غیر رَسمی تعلیم

اسلامیات

پیکیج سی

نظامتِ نصاب و تعلیمِ اساتذہ
خیبر پختون خوا، ایبٹ آباد

پیکیج سی

برائے جماعت چہارم و پنجم

اسلامیات

غیر رَسمی تعلیم

نظامتِ نصاب و تعلیمِ اساتذہ خیبر پختونخوا، ایبٹ آباد

جملہ حقوق بہ حق نظامتِ نصاب و تعلیمِ اساتذہ خیبر پختونخوا، ایبٹ آباد محفوظ ہیں۔

یہ تدریسی مواد غیر رسمی تعلیم اور ALP سنٹرز کے طلبہ کی تعلیمی ضروریات کو مدِنظر رکھتے ہوئے بنایا گیا ہے۔
اس تدریسی مواد کی بہتری کے لیے ادارہ آپ کی تجاویز کا خیر مقدم کرے گا۔

منظور کردہ: نظامتِ نصاب و تعلیمِ اساتذہ، خیبر پختون خوا، ایبٹ آباد
بحوالہ مراسلہ نمبر: Notification no. 2933-36/CTR/DCTE Dated: 28.09.2023

مؤلفین و نظرِ ثانی:

- شبانہ شاہین، ڈیسک آفیسر اسلامیات
  نظامتِ نصاب و تعلیم اساتذہ خیبر پختون خوا، ایبٹ آباد
- محمد اطہر، ایڈیشنل ڈائریکٹر سٹینڈرڈ سیٹنگ وِنگ
  نظامتِ نصاب و تعلیم اساتذہ خیبر پختون خوا، ایبٹ آباد
- قاری محمد الیاس، پرنسپل
  گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول بگڑہ، ہری پور
- مسعود الرحمٰن، سینئر معلّم عربی
  گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول ریحانہ، ہری پور
- ڈاکٹر فیصل اقبال، ایس ایس ٹی
  گورنمنٹ مڈل سکول چک پنسیال، مانسہرہ
- ڈاکٹر نزاکت علی، معلّم عربی
  گورنمنٹ مڈل سکول مانگل، ایبٹ آباد

زیرِ نگرانی: گوہر علی خان، ڈائریکٹر نصاب و تعلیم اساتذہ، ایبٹ آباد
سید امجد علی، ایڈیشنل ڈائریکٹر نظامتِ نصاب و تعلیم اساتذہ، ایبٹ آباد

تکنیکی معاونت: محمد یونس، کریکولم و میٹریل ڈویلپمنٹ سپیشلسٹ JICA-AQAL پروجیکٹ
گُل ناز جبیں، ایجوکیشن آفیسر، یونیسیف پاکستان

انتظامی معاونت: محمد آصف کاسی، صوبائی کوآرڈی نیٹر خیبر پختون خوا، JICA-AQAL پروجیکٹ
عاطف قدوس، پروگرام مینیجر اے ایل پی، پی آئی یو

لے آؤٹ ڈیزائن: فرحان جاوید اختر، اکمل شہزاد JICA-AQAL پروجیکٹ

طباعت: ۲۰۲۳ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

پیش لفظ

کسی بھی قوم کی تشکیل میں نصاب کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ALP (Alternate Learning Pathways) کے نصابِ اسلامیات میں اس بات کو مدِّ نظر رکھا گیا ہے کہ یہ نصاب محض عقائد، عبادات، سیرت اور اخلاق و آداب کی معلومات تک ہی محدود نہ رہے بلکہ طلبہ کی کردار سازی اور شخصیت میں انہیں عملی اور مثالی مسلمان بنانے میں معاون ثابت ہو۔

ALP نصابِ اسلامیات میں اہلیتیں (Strands) معیارات (Standards) حدودِ تدریج (Benchmarks) حاصلاتِ تعلّم (Learning Outcomes) اور خصوصی طور پر عملی سرگرمیوں کو شامل کیا گیا ہے جس سے تخلیقی صلاحیتوں کی حوصلہ افزائی اور روزمرّہ زندگی میں اسلام کے عملی اطلاق کو فروغ حاصل ہو گا۔

ALP نصاب کے مطابق مرتب کردہ اس اسلامیات کی کتاب میں قرآن مجید، احادیثِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ، ایمانیات و عبادات، سیرتِ طیبہ، اخلاق و آداب اور مشاہیر اسلام جیسے اہم اجزا شامل ہیں، جو طلبہ و طالبات کے قلوب و اذھان میں اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی محبت پیدا کرکے ان کو اطاعتِ الٰہی اور اطاعتِ رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے لیے عملی طور پر تیار کرنے میں مدد و معاون ثابت ہوں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ طلبہ کو بہترین اور عملی مسلمان بنانے میں بھی کارآمد ثابت ہوں گے۔

اس کتاب کو خاص طور پر اُن طلبہ کے لیے تیار کیا گیا ہے جو کسی وجہ سے سکولوں میں باقاعدہ تعلیم حاصل کرنے سے قاصر ہیں۔ اس سطح پر ایسے طلبہ کی ضرورت کو مد نظر رکھ کر نہایت جامع، مختصر اور عملی نصاب بنایا گیا ہے جس میں یکساں قومی نصاب کے تمام اجزا، معیارات، حدودِ تدریج اور حاصلاتِ تعلّم کا مکمل احاطہ کیا گیا ہے تاکہ قومی توقعات بہر صورت پوری کی جائیں اور کسی پہلو میں بھی تشنگی باقی نہ رہے۔

اس کتاب کو سادہ، عام فہم اور آسان زبان میں متعارف کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پوری کوشش کی گئی ہے کہ کتاب ہر قسم کی لفظی و معنوی اغلاط سے پاک ہو۔ تاہم اگر کتاب کی پرنٹنگ کے بعد کسی قسم کی غلطی سامنے آئے تو ادارہ کو مطلع کریں۔ ادارہ آپ کے تعاون کا شکر گزار رہے گا۔

اس درسی کتاب کو تیار کرنے والے ماہرین اور UNICEF اور JICA–AQAL کی ٹیم مبارک باد کی مستحق ہے جن کی اَن تھک محنت اور بھرپور تعاون سے یہ کام بروقت تکمیل کو پہنچا۔

نظامتِ نصاب و تعلیمِ اساتذہ خیبر پختون خوا، ایبٹ آباد

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
	پیش لفظ	
	ہدایات برائے معلّمین	
1.	باب اوّل: قرآن مجید و حدیثِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ	1
	(الف) ناظرہ قرآن مجید	1
	(ب) حفظِ قرآنِ مجید	2
	(ج) حفظ و ترجمہ	4
	(د) حدیث نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ	7
	(ہ) دعائیں (زبانی)	9
2.	باب دوم: ایمانیات و عبادات	11
	(الف) ایمانیات	11
	1. فرشتوں پر ایمان	11
	2. آسمانی کتابوں پر ایمان	14
	3. آخرت پر ایمان	17
	4. عقیدہ ختمِ نبوت اور اطاعتِ رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ	20
	(ب) عبادات	24
	1. زکوٰۃ	24
	2. تلاوت قرآن مجید	27
	3. جمعۃ المبارک	30
	4. حقوق اللہ	33
3.	باب سوم: سیرتِ طیبہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ	36
	1. نزولِ وحی کا واقعہ	36
	2. دعوت و تبلیغ	39
	3. ہجرتِ حبشہ (اولیٰ و ثانیہ)	42
	4. شعب ابی طالب	45
	5. عام الحزن	48
	6. سفر طائف	51

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
	7. معراج النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ	53
	8. ہجرتِ مدینہ منوّرہ	56
	9. مواخاتِ مدینہ	59
	10. مسجدِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ	62
	11. میثاقِ مدینہ کا تعارف	65
	12. غزوات (بدر، احد، خندق)	68
.4	**باب چہارم: اخلاق و آداب**	72
	1. سادگی	72
	2. رواداری	75
	3. وقت کی پابندی	78
	4. آدابِ مجلس	81
.5	**باب پنجم: حسنِ معاملات و معاشرت**	84
	1. دیانت داری	84
	2. خدمتِ خلق	87
	3. وطن سے محبت (ذمہ دار شہری)	90
	4. چغل خوری	93
.6	**باب ششم: ہدایت کے سر چشمے اور مشاہیر اسلام**	95
	1. حضرت داؤد علیہ السلام	95
	2. حضرت موسیٰ علیہ السلام	98
	3. حضرت عیسیٰ علیہ السلام	101
	4. خلیفۂ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	104
	5. خلیفۂ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	107
	6. خلیفۂ چہارم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	110
.7	**باب ہفتم: اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے**	113
	1. صفائی اور پانی کی ضرورت و اہمیت	113
	2. حادثات سے بچنے کی تدابیر	117
	3. درختوں اور پودوں کی اہمیت	120

باب اوّل: قرآن مجید و حدیثِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

(الف) ناظرہ قرآن مجید

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- حروف کے مخارج، رموزِ اوقاف اور آداب کا خیال رکھتے ہوئے تلاوت کر سکیں۔
- پارہ 9 تا 30 کی قواعد کے مطابق تلاوت کر سکیں۔

نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور اسے (دوسروں کو) سکھائے۔ (صحیح بخاری: 5027)

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- روزانہ کم از کم دور کوع اساتذہ کرام یا کسی قاری صاحب / صاحبہ کو سنانے کا معمول بنائیں۔
- کسی معروف قاری صاحب کی آواز میں تلاوت سننے کا معمول بنائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- طلبہ کو تصویری چارٹ یا ویڈیو کی مدد سے حروف کے مخارج اور رموزِ اوقاف سمجھائیں۔
- طلبہ کو کسی معروف قاری صاحب کی آواز میں تلاوت سنائیں اور طلبہ میں شوق پیدا کرنے کے لیے حسن قرأت کا مقابلہ کرائیں۔
- ناظرہ قرآنِ مجید کے پیریڈ میں قواعدِ تجوید کے مطابق طلبہ کو پارہ نو تا پارہ تیس میں سے تلاوت کرائیں۔

(ب) حفظِ قرآن مجید

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- آیت الکرسی، سورۃ الفیل، سورۃ قریش، سورۃ الماعون، سورۃ الکافرون درست تلفظ کے ساتھ یاد کر کے نمازمیں اور نماز کے علاوہ تلاوت کر سکیں۔
- آیت الکرسی کی اہمیت و فضیلت جان سکیں۔

> کیا آپ جانتے ہیں!
> رات کو سونے سے پہلے آیت الکرسی پڑھنی چاہیے۔ جو شخص رات کو سوتے وقت آیت الکرسی پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس شخص کی حفاظت کے لیے ایک محافظ (فرشتہ) مقرر کر دیتے ہیں۔

﴿آیت الکرسی﴾

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۞

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ۚ اَلۡحَـىُّ الۡقَيُّوۡمُ ۚ لَا تَاۡخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوۡمٌ‌ ؕ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ‌ؕ مَنۡ ذَا الَّذِىۡ يَشۡفَعُ عِنۡدَهٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِهٖ‌ؕ يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡ‌ۚ وَلَا يُحِيۡطُوۡنَ بِشَىۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ‌ۚ وَسِعَ كُرۡسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ‌‌ۚ وَلَا يَـــُٔوۡدُهٗ حِفۡظُهُمَا ‌ۚ وَهُوَ الۡعَلِىُّ الۡعَظِيۡمُ ﴿۲۵۵﴾

﴿سُوۡرَةُ الۡفِيۡلِ مَكِّيَّةٌ﴾

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۞

اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِيۡلِؕ ﴿۱﴾ اَلَمۡ يَجۡعَلۡ كَيۡدَهُمۡ فِىۡ تَضۡلِيۡلٍۙ ﴿۲﴾ وَّاَرۡسَلَ عَلَيۡهِمۡ طَيۡرًا اَبَابِيۡلَۙ ﴿۳﴾ تَرۡمِيۡهِمۡ بِحِجَارَةٍ مِّنۡ سِجِّيۡلٍۙ‏ ﴿۴﴾ فَجَعَلَهُمۡ كَعَصۡفٍ مَّاۡكُوۡلٍ ﴿۵﴾

﴿سُوۡرَةُ قُرَيۡشٍ مَكِّيَّةٌ﴾

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۞

لِاِيۡلٰفِ قُرَيۡشٍۙ ﴿۱﴾ اٖلٰفِهِمۡ رِحۡلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيۡفِ‌ۚ ﴿۲﴾ فَلۡيَعۡبُدُوۡا رَبَّ هٰذَا الۡبَيۡتِۙ ﴿۳﴾ الَّذِىۡۤ اَطۡعَمَهُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ ﴿۴﴾

﴿سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

اَرَءَيْتَ الَّذِىْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝١ فَذٰلِكَ الَّذِىْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝٢ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى
طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝٣ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝٤ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝٥
الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝٦ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝٧

﴿سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝١ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝٢ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝٣
وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝٤ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝٥ لَكُمْ دِيْنُكُمْ
وَلِىَ دِيْنِ ۝٦

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- مذکورہ سورتیں درست تلفظ کے ساتھ حفظ کر کے ایک دوسرے کو سنائیں۔
- کسی معروف قاری صاحب کی آواز میں مذکورہ سورتوں کی تلاوت سنیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- طلبہ کے گروپ بنا کر مذکورہ سورتیں حفظ کرائیں اور ان کے درمیان حفظ کا مقابلہ کرائیں۔
- طلبہ کو مذکورہ سورتیں کسی معروف قاری صاحب کی آواز میں سنائیں۔

(ج) حفظ و ترجمہ

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- سورۃ الکوثر مع ترجمہ یاد کر سکیں۔
- رکوع، قومہ، سجدہ کی تسبیحات، تشہد، درود ابراہیمی اور دعاء قنوت مع ترجمہ یاد کر سکیں۔

﴿سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ﴿١﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴿٢﴾ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ﴿٣﴾

ترجمہ: (اے نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی۔ پس آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیں اور قربانی کریں۔ بے شک آپ کا دشمن ہی بے نسل (بے نام و نشان) رہے گا۔

نماز میں پڑھی جانے والی تسبیحات

رکوع کی تسبیح: سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ

ترجمہ: پاک ہے میرا رب عظمت والا۔

رکوع سے اٹھتے ہوئے پڑھیں: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

ترجمہ: اللہ نے سُن لی اس کی جس نے اس کی تعریف کی۔

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

ترجمہ: اے ہمارے رب! اور تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں۔

سجدہ میں پڑھیں: سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى

ترجمہ: پاک ہے میرا رب اونچی شان والا۔

تشہد

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ترجمہ: تمام زبانی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے نبی (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ)، اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا/ دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا/ دیتی ہوں کہ حضرت محمد (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔

درودِ ابراہیمی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

ترجمہ: اے اللہ (تعالیٰ) رحمت نازل فرما محمد (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) پر اور محمد (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کی آل پر، جیسا کہ تونے رحمت نازل فرمائی ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر۔ بے شک تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما محمد (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) پر اور محمد (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کی آل پر جیسا کہ تونے برکت نازل فرمائی ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر۔ بے شک تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔

دعائے قنوت

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ۔

ترجمہ: اے اللہ ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ ہی سے بخشش چاہتے اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں، اور تیرے اوپر ہی بھروسہ

کرتے ہیں اور تیری ہی اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑ دیتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے لیے ہی نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف ہی دوڑتے ہیں اور تیرے سامنے حاضر ہوتے ہیں اور تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- سورۃ الکوثر مع ترجمہ یاد کریں اور ایک دوسرے کو سنائیں۔
- گروپ کی صورت میں نماز کی تسبیحات، تشہد، درود ابراہیمی اور دعاء قنوت مع ترجمہ یاد کر کے ایک دوسرے کو سنائیں۔
- مکمل نماز مع ترجمہ مسجد یا گھر سے سیکھ کر ایک دوسرے کو سُنائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- نماز میں درود ابراہیمی کے بعد پڑھی جانے والی کوئی مسنون دعا طلبہ کو یاد کرائیں۔
- طلبہ کو مکمل نماز کی عملی مشق کرائیں۔

(د) حدیثِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

دس منتخب احادیثِ مبارکہ مع ترجمہ سمجھ کر روزمرہ زندگی میں ان پر عمل کر سکیں۔

•	مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ	(جامع ترمذی حدیث نمبر:1955)
	جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بھی نہیں ادا کرتا۔	
•	لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ	(مسلم حدیث نمبر:291)
	چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔	
•	لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ	(صحیح بخاری حدیث نمبر:7376)
	اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں فرماتے جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔	
•	اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ اَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا	(بخاری حدیث نمبر:3759)
	تم میں سے وہ شخص میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے جو زیادہ اچھے اخلاق والا ہو۔	
•	لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَّا يَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَآئِقَهٗ	(مسلم حدیث نمبر:172)
	وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جس کا پڑوسی اس کی ایذاؤں سے محفوظ نہ رہے۔	
•	اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ	(بخاری حدیث نمبر:3473)
	جب تم حیا نہ کرو تو جو چاہے کرو۔	
•	مَنْ يُّحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ كُلَّهٗ	(مسلم حدیث نمبر:6599)
	جو شخص نرم عادت سے محروم رہا، وہ ساری بھلائی سے محروم رہا۔	
•	لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ	(مسلم حدیث نمبر:6521)
	رشتہ قطع کرنے والا جنت میں نہ جائے گا۔	
•	لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ	(بخاری حدیث نمبر:13)
	تم میں سے کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کیلئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔	
•	اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ	(جامع ترمذی حدیث نمبر:2219)
	میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔	

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- مذکورہ احادیث مع ترجمہ یاد کریں اور ایک دوسرے کو سنائیں۔
- مذکورہ احادیث پر آپ روز مرّہ زندگی میں کیسے عمل کرسکتے ہیں ایک دوسرے سے بات چیت کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- طلبہ سے متن اور ترجمہ کے الگ الگ فلیش کارڈز بنواکر مذکورہ احادیثِ مبارکہ کے متن اور ترجمہ کو آپس میں ملائیں۔
- طلبہ کو مذکورہ احادیثِ مبارکہ کا مفہوم سمجھائیں اور روز مرّہ زندگی میں ان پر عمل کرنے کی ترغیب دلائیں۔

(ہ) دعائیں (زبانی)

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- بیت الخلا اور گھر میں داخل ہونے اور باہر نکلنے، مسجد میں داخل ہونے اور باہر نکلنے، سونے اور جاگنے کی دعائیں مع ترجمہ یاد کر سکیں۔
- مذکورہ دعاؤں کو سمجھ کر روز مرّہ زندگی میں ان پر عمل کرنے کے عادی بن سکیں۔

بیت الخلا میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَآئِثِ (صحیح بخاری: 142)

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا / آتی ہوں برے جنات (مذکر و مؤنث) سے۔

بیت الخلا سے باہر نکلنے کی دعا

غُفْرَانَکَ (جامع ترمذی: 07)

ترجمہ: اے اللہ میں تیری بخشش چاہتا / چاہتی ہوں۔

گھر میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَ عَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا (سنن ابی داؤد: 5096)

ترجمہ: اے اللہ میں آپ سے داخل ہونے کی بھلائی اور نکلنے کی بھلائی مانگتا / مانگتی ہوں، اللہ تعالیٰ کے نام سے ہی ہم داخل ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے نام سے ہی ہم نکلے، اور اللہ تعالیٰ ہی پر جو ہمارا رب ہے، ہم نے بھروسہ کیا۔

گھر سے نکلنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ (جامع ترمذی: 3426)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا، برائی سے بچنے کی قوت اور نیکی کی طاقت صرف اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہے۔

سونے کی دعا

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْيَا (صحیح بخاری: 6314)

ترجمہ: اے اللہ تیرے نام کے ساتھ میں مرتا ہوں اور جیتا ہوں

سو کر اٹھنے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَحْيَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ (صحیح بخاری: 6314)

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں موت کے بعد زندہ کیا اور ہم نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْٓ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ (صحیح مسلم: 713)

ترجمہ: اے اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

مسجد سے باہر نکلنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ (صحیح مسلم: 713)

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا / کرتی ہوں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- مذکورہ دعائیں مع ترجمہ یاد کریں اور ایک دوسرے کو سنائیں۔
- اپنا جائزہ لیں کہ مذکورہ دعاؤں میں سے آپ کون کون سی دُعا کا اہتمام کرتے ہیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- طلبہ کو مذکورہ دعائیں یاد کرنے اور روزمرہ زندگی میں پڑھنے کی ترغیب دیں۔
- طلبہ کو مذکورہ دُعائیں درُست تلفّظ کے ساتھ یاد کرائیں اور ان کے مفہوم سے بھی آگاہ کریں۔

باب دوم: **ایمانیات وعبادات**

(الف) ایمانیات

1. فرشتوں پر ایمان:

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- تمام فرشتوں پر ایمان لانے کے حکم، مشہور فرشتوں کے نام اور ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ ہو سکیں۔

فرشتوں پر ایمان لانے کا مطلب ہے اس بات پر پختہ یقین رکھنا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں۔ انہیں کھانے، پینے، سونے اور دیگر نفسانی خواہشات کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کے پابند ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں جو بھی حکم ملے، فوراً اس کی تعمیل کرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَّا یَعۡصُوۡنَ اللّٰہَ مَاۤ اَمَرَہُمۡ وَ یَفۡعَلُوۡنَ مَا یُؤۡمَرُوۡنَ ﴿۶﴾ (سورۃ التحریم:06)

ترجمہ: وہ (فرشتے) نافرمانی نہیں کرتے اللہ کی جس کا وہ انہیں حکم دیتا ہے، اور وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

فرشتے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے جس کا علم اللہ تعالیٰ کو ہی ہے۔ آسمانوں میں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں کوئی فرشتہ نہ ہو۔ مسلمان ہونے کے لیے فرشتوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو نظامِ کائنات میں مختلف کام انجام دینے کے لیے پیدا کیا ہے۔ مشہور فرشتوں کے نام اور کام یہ ہیں:

یادرکھنے کی بات!

جبرائیل علیہ السلام تمام فرشتوں کے سردار ہیں اور ان کا لقب "رُوح الاَمین" ہے۔

حضرت عزرائیل علیہ السلام کو "ملک الموت" کہا جاتا ہے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام: یہ اللہ تعالیٰ کا پیغام (وحی) انبیاء ورُسل علیہم السلام کے پاس لاتے تھے۔

حضرت میکائیل علیہ السلام: ہواؤں اور بارشوں کا انتظام اور مخلوق تک روزی پہنچانے کا کام ان کے ذمہ ہے۔

حضرت اسرافیل علیہ السلام: یہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حکم سے صُور پھونکیں گے۔

حضرت عزرائیل علیہ السلام: یہ مخلوق کی روح قبض کرتے ہیں۔

کراماً کاتبین: کراماً کاتبین کا معنی "معزز لکھنے والے" ہیں۔ یہ دو فرشتے ہیں جو انسان کے اعمال لکھنے پر مقرر ہیں۔ یہ انسان کے دائیں اور بائیں جانب ہوتے ہیں۔ دائیں طرف والا فرشتہ نیکیاں اور بائیں طرف والا برائیاں لکھتا ہے۔

محافظ فرشتے: یہ فرشتے انسان کی حفاظت کے لیے ہر وقت اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ (سورۃ الرعد: 11)

ترجمہ: اس کے پہرے دار (مقرر) ہیں اس (انسان) کے آگے بھی اور پیچھے بھی وہ اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

منکر نکیر: یہ فرشتے انسان کے مرنے کے بعد قبر میں سوال کرتے ہیں۔

فرشتے اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی کرتے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اس کے تمام احکام پر عمل کریں۔

﴿مشق﴾

(الف) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. فرشتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں:

الف) نوری ب) ناری ج) خاکی د) آبی

2. انسان کے اعمال لکھنے والے فرشتے ہیں:

الف) منکر نکیر ب) محافظ فرشتے ج) کراماً کاتبین د) رحمت کے فرشتے

3. تمام مخلوق کی روح قبض کرنے کی ذمہ داری ہے:

الف) حضرت جبرائیل علیہ السلام کی ب) حضرت عزرائیل علیہ السلام کی
ج) حضرت میکائیل علیہ السلام کی د) حضرت اسرافیل علیہ السلام کی

4. کھانے، پینے اور نفسانی خواہشات کی ضرورت نہیں ہوتی:

الف) انسانوں کو ب) جنّوں کو ج) حیوانوں کو د) فرشتوں کو

(ب) سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. فرشتوں سے متعلق ایک آیت کریمہ کا ترجمہ لکھیں۔
2. فرشتوں کی کوئی سی دو خصوصیات لکھیں۔

3. روح الامین کس کا لقب ہے؟

4. فرشتوں پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟

(ج) تفصیلی جواب دیں۔

1. مشہور فرشتوں کے نام اور ذمہ داریاں لکھیں۔

2. فرشتوں کی فرماں برداری سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

سرگرمی برائے طلبہ:

- مشہور فرشتوں کے ناموں اور ذمہ داریوں پر مشتمل ایک چارٹ بنائیں۔
- فرشتوں کی خصوصیات کے متعلق آپس میں مذاکرہ کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- طلبہ کو فرشتوں کے متعلق مزید معلومات سے آگاہ کریں۔
- فرشتوں کی فرماں برداری سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟ طلبہ کو اس سے آگاہ کریں۔

2. آسمانی کتابوں پر ایمان

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- آسمانی کتب پر ایمان کے حکم سے آگاہ ہو سکیں۔
- آسمانی کتب اور جن انبیاء کرام علیہم السلام پر وہ نازل ہوئیں، ان کے اسماء گرامی جان سکیں۔
- قرآن مجید کی فضیلت اور انسانی زندگی میں اس کی اہمیت جان سکیں۔

کیا آپ جانتے ہیں!

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے خاص بندوں کو چنا، جنھیں نبی اور رسول کہا جاتا ہے۔

یاد رکھیں!

اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ چھوٹی کتب یا ان کے اجزاء کو صحائف کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت اور رہ نُمائی کے لیے بعض انبیاء کرام علیہم السلام پر کتابیں نازل کیں، ان "کو آسمانی کتب" یا "الہامی کتب" کہتے ہیں۔ آسمانی کتب پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اس بات پر پختہ یقین رکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے چند انبیاء کرام علیہم السلام پر کتابیں نازل کیں ان کتابوں کی تعلیمات برحق تھیں۔ بعض انبیاء کرام علیہم السلام کو جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو صحیفے بھی دیے گئے۔

چار مشہور آسمانی کتب اور جن انبیائے کرام علیہم السلام پر نازل ہوئیں ان کے نام یہ ہیں۔

زبور مقدس: حضرت داؤد علیہ السلام پر، **تورات مقدس:** حضرت موسیٰ علیہ السلام پر، **انجیل مقدس:** حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئیں۔ **قرآنِ مجید:** حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہوا۔ مسلمان ہونے کے لیے تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ

(سورۃ البقرۃ:285)

ترجمہ: رسول (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) اس (کلام) پر ایمان لائے جو ان کی طرف نازل فرمایا گیا ہے ان کے رب کی طرف سے اور سب مؤمنین بھی، سب کے سب ایمان لائے اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر۔

قرآن مجید رمضان المبارک میں نازل ہوا۔ یہ آخری آسمانی کتاب ہے۔ قرآن مجید پہلی تمام آسمانی کتابوں کی تصدیق

کرتا ہے۔ پہلی کتابیں خاص علاقے اور زمانوں کے لیے تھیں۔ جبکہ قرآن مجید قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کی ہدایت کا واحد ذریعہ ہے۔ پہلی آسمانی کتب میں تحریف کی گئی جبکہ قرآن مجید ہر قسم کی تبدیلی اور تحریف سے پاک ہے۔ قرآن مجید کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود لی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ (سورۃ الحجر:09)

ترجمہ: بے شک ہم ہی نے (اس) ذکر (قرآن) کو نازل فرمایا ہے اور بے شک ہم ہی اس کی ضرور حفاظت فرمانے والے ہیں۔

مسلمان ہونے کے لیے ضروری ہے کہ اس بات پر پختہ یقین رکھا جائے کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری اور سچی الہامی کتاب ہے۔ قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے نجات اسی پر عمل کرنے میں ہے۔ جس طرح نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اسی طرح اس کے بعد کوئی کتاب نازل نہیں ہو گی۔ قرآن مجید مکمل اور جامع کتاب ہے جو زندگی کے ہر شعبہ میں رہ نمائی کرتی ہے۔ یہ ایک بے مثال کتاب ہے۔ تمام انسان اور جنات اس جیسی کتاب لانے سے عاجز ہیں۔

ہمیں چاہیے کہ ہم قرآن مجید کے آخری اور الہامی کتاب ہونے پر پختہ یقین رکھیں۔ اس کو سیکھیں، سمجھیں اور اس کی تعلیمات پر عمل کریں۔ قرآن مجید کی تلاوت کا معمول بنائیں اور اس میں غور و فکر کریں۔

مشق

(الف) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب ہے:

الف) زبور مقدس ب) تورات مقدس ج) انجیل مقدس د) قرآن مجید

2. اللہ تعالیٰ نے حفاظت کی ذمہ داری لی ہے:

الف) تورات مقدس کی ب) زبور مقدس کی ج) انجیل مقدس کی د) قرآن مجید کی

3. سب سے آخری الہامی کتاب ہے:

الف) تورات مقدس ب) زبور مقدس ج) انجیل مقدس د) قرآن مجید

4. حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب ہے:

الف) انجیل مقدس ب) قرآن مجید ج) زبور مقدس د) تورات مقدس

(ب) سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟
2. مشہور آسمانی کتب اور جن انبیاء کرام علیھم السلام پر وہ نازل ہوئیں ان کے نام لکھیں۔
3. آسمانی کتاب اور صحیفہ سے کیا مراد ہے؟
4. آسمانی کتب پر ایمان سے متعلق ایک آیت کریمہ کا ترجمہ لکھیں۔
5. قرآن مجید کون سے مہینہ میں نازل کیا گیا؟

(ج) تفصیلی جواب دیں۔

1. قرآن مجید کی اہمیت و فضیلت بیان کریں۔
2. قرآن مجید کی چند خصوصیات لکھیں۔

سرگرمی برائے طلبہ:

- آسمانی کتب اور جن انبیاء کرام علیھم السلام پر وہ نازل ہوئیں، ان کے ناموں پر مشتمل چارٹ بنائیں۔
- قرآن مجید کی خصوصیات کی فہرست بنائیں اور آپس میں مذاکرہ کریں۔
- فلیش کارڈ پر انبیاءِ کرام علیھم السلام کے نام لکھوائیں۔ دوسرے رَنگ کے فلیش کارڈز پر کُتب کے نام لکھوائیں اور طلبہ سے ان کو آپس میں ملانے کا کہیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- قرآن مجید کی خصوصیات سے طلبہ کو آگاہ کریں۔
- قیامت تک قرآن مجید ہی پر عمل کرنے میں نجات ہے اس سے طلبہ کو مزید آگاہ کریں، قرآن مجید کو سیکھنے، سمجھنے، اس میں غور و فکر کرنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی طلبہ کو ترغیب دیں۔

3. آخرت پر ایمان

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- عقیدہ آخرت کے معنی و مفہوم اور اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- عقیدہ آخرت کے انسانی زندگی پر مرتب ہونے والے اثرات سے آگاہ ہو سکیں۔
- آخرت میں جواب دہی کو سامنے رکھتے ہوئے نیک اعمال کی طرف راغب ہو سکیں۔

آخرت کے معنی ہیں "بعد میں آنے والی"۔ اس سے مراد "مرنے کے بعد والی زندگی" ہے۔ عقیدہ آخرت کا مطلب یہ ہے کہ اس بات پر پختہ یقین رکھا جائے کہ تمام انسانوں نے ایک دن مرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ انسانوں کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر کے ایک جگہ جمع کریں گے۔ اس دن اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کے اعمال کا حساب لیں گے اور ان کے اعمال کا وَزن کیا جائے گا۔ انسانوں کو ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ جس کے نیک اعمال وزن میں زیادہ ہوئے اسے انعام میں جنّت ملے گی۔ جس کے اعمال کے وزن ہلکے ہوں گے اسے سزا کے طور پر جہنّم میں داخل کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ ۟ۙ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ۟ؕ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ ۟ۙ فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌ ۟ؕ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا هِیَهْ ۟ؕ نَارٌ حَامِیَةٌ ۟۠ (سورۃ القارعۃ: 6 تا 11)

ترجمہ: تو وہ شخص جس کے (نیک اعمال کے) پلڑے بھاری ہوں گے۔ تو وہ خوشگوار پسندیدہ زندگی میں ہو گا۔ اور رہا وہ شخص جس کے (نیک اعمال کے) پلڑے ہلکے ہوں گے۔ تو اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہو گا۔ اور آپ کو کیا معلوم کہ وہ کیا ہے۔ (وہ) بھڑکتی ہوئی آگ (کا بے حد نچلا گڑھا) ہے۔

> یاد رکھنے کی بات!
>
> قرآن مجید میں بیان ہونے والے جہنم کے چند نام:
>
> | | |
> |---|---|
> | اَلْهَاوِیَة | اَلْحُطَمَة |
> | اَلْحَامِیَة | اَلسَّقَرُ |
> | اَلسَّعِیْرُ | اَلْجَحِیْمُ |

عقیدہ آخرت اسلام کے بنیادی عقائد میں شامل ہے۔ مسلمان ہونے کے لیے عقیدہ آخرت پر ایمان لانا ضروری ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ۟ؕ (سورۃ البقرۃ: 4)

ترجمہ: اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

دنیا کی زندگی عارضی اور آخرت کی زندگی ابدی (ہمیشہ رہنے والی) ہے۔ دنیا میں جیسے اعمال کرے گا، آخرت میں ان کے مطابق اسے بدلہ دیا جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ۟ؕ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ۟۠ (سورۃ الزلزال: 7، 8)

ترجمہ: تو جس نے ذرّہ برابر نیکی کی ہو گی وہ (بھی) اسے دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرّہ برابر برائی کی ہو گی وہ اِسے دیکھ لے گا۔

دنیا عمل کرنے کی جگہ اور آخرت بدلے کی جگہ ہے۔ انسان کی آزمائش ہے کہ وہ دنیا میں کیسے اعمال کرتا ہے۔ جو شخص دنیا میں نیک اعمال کرے گا وہ آخرت میں کامیاب ہو گا اور جو برے عمل کرے گا، وہ آخرت میں ناکام ہو گا۔

عقیدہ آخرت کے انسانی زندگی پر اثرات:

- عقیدہ آخرت انسان میں نیک اعمال کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔
- انسان کو برائیوں سے بچاتا ہے۔
- انسان سے حرص و لالچ کو ختم کرتا ہے۔
- انسان میں صبر و شکر، توکّل، بہادری اور خُوش اَخلاقی جیسی صفات پیدا کرتا ہے۔
- انسان میں جواب دہی کا احساس پیدا کرتا ہے۔

ہمیں چاہیے کہ عقیدہ آخرت پر ایمان مضبوط کریں اور آخرت کی زندگی کو سامنے رکھتے ہوئے نیک اعمال کریں۔ برے کاموں سے بچیں۔ والدین کا کہا مانیں، اور دوسروں سے اچھا سلوک کریں، تاکہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں تو وہ خوش ہو کر ہمیں معاف کر دے۔

﴿مشق﴾

(الف) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. آخرت کے معنی ہیں:

الف) پہلے آنے والی　　ب) بعد میں آنے والی　　ج) جلدی آنے والی　　د) اچانک آنے والی

2. "اَلْجَحِیْمُ" نام ہے:

الف) وادی کا　　ب) گھاٹی کا　　ج) جنت کا　　د) جہنم کا

3. آخرت میں وزن کیا جائے گا:

الف) اچھے اعمال کا　　ب) برے اعمال کا　　ج) بعض اعمال کا　　د) تمام اعمال کا

4. انسان کو دنیا میں بھیجا گیا:

الف) آزمائش کے لیے　　ب) کھیل کود کے لیے　　ج) کھانے پینے کے لیے　　د) عیش و عشرت کے لیے

(ب) سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. عقیدہ آخرت پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟
2. جہنّم کے کوئی سے تین نام لکھیں۔
3. ہم آخرت میں کیسے کامیاب ہوسکتے ہیں؟
4. آخرت سے متعلق ایک آیت کریمہ کا ترجمہ لکھیں۔
5. جنّت کن لوگوں کو ملے گی؟

(ج) تفصیلی جواب دیں۔

1. عقیدہ آخرت کے انسانی زندگی پر مرتب ہونے والے چند اَثرات تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- جن نیک اعمال کی وجہ سے انسان کو آخرت میں کامیابی ملے گی ان کی فہرست بنائیں۔
- عقیدہ آخرت کے انسانی زندگی پر مرتب ہونے والے اثرات پر مبنی ایک چارٹ بنائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- نیک اور بد اعمال پر مبنی ایک چارٹ طلبہ سے تیار کروائیں اور طلبہ کو نیک اعمال کرنے کی ترغیب دیں اور بُرے اعمال سے بچنے کی تاکید کریں۔
- عقیدہ آخرت اور آخرت کے احوال سے طلبہ کو مزید آگاہ کریں۔
- عقیدہ آخرت کے انسانی زندگی پر مرتب ہونے والے اثرات پر طلبہ میں مذاکرہ ومباحثہ کرائیں۔

4: عقیدہ ختمِ نبوت اور اطاعتِ رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- عقیدہ ختمِ نبوت کے معنی و مفہوم اور اہمیت جان سکیں۔
- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو ہمیشہ کے لیے آخری نبی اور رسول مانتے ہوئے یہ سمجھ سکیں کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بعد قیامت تک کوئی نبی یا رسول نہیں ہو گا۔
- اطاعتِ رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور سنت کے معنی و مفہوم سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اسوۂ حسنہ کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھال سکیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے آدم علیہ السلام سے انبیاء کرام علیہم السلام کا سلسلہ شروع کیا جسے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر ختم کر دیا۔ عقیدہ ختمِ نبوت کا مطلب ہے کہ اس بات پر پختہ یقین رکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو آخری نبی اور رسول بنا کر بھیجا ہے۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بعد قیامت تک کوئی نبی یا رسول نہیں ہو گا۔ جو شخص نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

> یاد رکھنے کی بات!
> خاتم النبیّن کے معنی ہیں "سب سے آخری نبی"۔ یہ ہمارے نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خصوصی صفت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾ (سورۃ الاحزاب: 40)

ترجمہ: نہیں ہیں محمد (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مبارک ہے:

اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعۡدِیۡ (سنن ابی داؤد:4252)

ترجمہ: میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

مسلمان ہونے کے لیے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی اور رسول ماننا ضروری ہے۔ یہ عقیدہ قرآن کریم کی متعدد آیات اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہے، یہ تمام مسلمانوں کا بنیادی اور متفقہ عقیدہ ہے۔

اطاعت رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ:

اطاعت کے معنی "پیروی کرنا" ہے۔ اطاعتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا مطلب "حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مکمل پیروی کرنا" ہے، یعنی جن کاموں کا نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حکم دیا ان پر عمل کرے اور جن سے منع کیا ان سے رُک جائے۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت دراصل اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

مَنۡ یُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰہَ ۚ (سورۃ النسآء:80)

ترجمہ: جس نے رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کی اطاعت کی تو یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

> فرمانِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہے:
> جس نے میری سُنّت سے مُنہ موڑا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ (صحیح بخاری:5063)

اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی کو بہترین نمونہ قرار دیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ (سورۃ الاحزاب:21)

ترجمہ: یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات مبارکہ) بہترین نمونہ ہے۔

سُنّتِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ:

سُنّت کے معنی طریقہ کے ہیں۔ سُنّتِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے مراد نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی گزارنے کا طریقہ ہے۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کھانے پینے، سونے جاگنے، لین دین اور عبادت غرض زندگی کے تمام اُمور میں جو طریقے اختیار کیے،

سُنّتِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں شامل ہیں۔

ہمیں چاہیے کہ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی مانیں اور ان کی سُنّت کی مکمل پیروی کریں، تاکہ دنیا و آخرت میں سرخرو ہو سکیں۔

﴿مشق﴾

(الف) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. اطاعت کے معنی ہیں:

الف) پیروی کرنا   ب) زندگی گزارنا   ج) محبت کرنا   د) مدد کرنا

2. سُنّت کے معنی ہیں:

الف) محبت   ب) طریقہ   ج) تعلق   د) اِرادہ

3. قرآن مجید میں نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو کہا گیا ہے:

الف) کلیم اللہ   ب) خلیل اللہ   ج) صفی اللہ   د) خاتم النبیین

4. ختمِ نبوت سے متعلق آیت کریمہ ہے:

الف) سورۃ الفیل میں   ب) سورۃ الاخلاص میں   ج) سورۃ الاحزاب میں   د) سورۃ الماعون میں

5. خاتم النبیّین کے معنی ہیں:

الف) پیارا نبی   ب) عظیم نبی   ج) سچا نبی   د) آخری نبی

(ب) سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. عقیدہ ختمِ نبوت کے بارے میں ایک آیت کریمہ کا ترجمہ لکھیں۔
2. اطاعتِ رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے کیا مراد ہے؟
3. سُنّتِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا معنی و مفہوم تحریر کریں۔
4. عقیدہ ختمِ نبوت کے متعلق ایک حدیث مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔
5. سُنّتِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی پیروی کیوں ضروری ہے؟

(ج) تفصیلی جواب دیں۔

1. اطاعتِ رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اہمیت بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- عقیدہ ختمِ نبوت سے متعلق ایک آیت کریمہ اور ایک حدیثِ مبارکہ پر مبنی چارٹ بنائیں۔
- اپنی روزمرّہ زندگی میں آپ جن سُنّتوں پر عمل کرتے ہیں ان کی فہرست تیار کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- طلبہ کو عقیدہ ختمِ نبوت سے آگاہ کریں اور اطاعتِ رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ترغیب دیں۔
- ”عقیدہ ختمِ نبوت پر ایمان کے اثرات“ پر طلبہ کے مابین مذاکرہ کرائیں۔
- طلبہ پر سُنّتِ رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اہمیت واضح کریں اور انھیں نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتیں اپنانے کی ترغیب دیں۔

ایمانیات وعبادات

(ب)عبادات

1. زکوٰۃ:

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن وسُنّت کی روشنی میں:

- زکوٰۃ کا معنیٰ و مفہوم اور اہمیت و فضیلت جان سکیں۔
- زکوٰۃ کی فرضیت اور احکام سے آگاہ ہو سکیں۔
- زکوٰۃ کے معاشرے پر اثرات سمجھ سکیں۔

زکوٰۃ کا معنی و مفہوم:

زکوٰۃ کے معنی پاک ہونا اور بڑھنا ہیں۔ صاحبِ نصاب ہونے کی صورت میں سال میں ایک مرتبہ اپنے مال کا مقررہ حصہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینا زکوٰۃ کہلاتا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے مال پاک ہو جاتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ برکت ڈال دیتے ہیں۔

مزید جانیے!
صاحبِ نصاب اس شخص کو کہتے ہیں جس کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا ان کی قیمت کے برابر رقم ہو اور اس پر سال گزر جائے۔

زکوٰۃ کی اہمیت و فضیلت:

زکوٰۃ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ہے۔ یہ ایک مالی عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر صاحبِ نصاب مسلمان پر اسے فرض کیا ہے۔ قرآن مجید میں اکثر مقامات پر نماز اور زکوٰۃ کا حکم ایک ساتھ آیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ (سورۃالبقرۃ: 43)

ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔

مزید جانیے!
زمین کی پیداوار پر جو زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے اسے عُشر کہتے ہیں۔

اس آیت کریمہ سے واضح ہوتا ہے کہ نماز اور زکوٰۃ کے بغیر اسلام کی عمارت قائم نہیں رہ سکتی۔ زکوٰۃ کی اہمیت اس سے واضح ہوتی ہے کہ خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں کچھ قبائل نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کیا تو آپ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے خلاف جہاد کا اعلان کیا۔ اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ زکوٰۃ کا انکار کفر ہے۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے کے بارے میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:
"جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی چیز خرچ کرے وہ اس کے لئے سات سو گنا بڑھا کر لکھ دی جاتی ہے۔"
(ترمذی:1625)

زکوٰۃ کے معاشرتی فوائد:

- زکوٰۃ ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔
- زکوٰۃ ادا کرنے سے آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے۔
- زکوٰۃ معاشرہ سے غربت اور افلاس کے خاتمے کا ذریعہ ہے۔
- زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کا دل مال کی محبت سے پاک ہوتا ہے۔
- زکوٰۃ ادا کرنے سے مال چند لوگوں تک محدود نہیں رہتا، بلکہ معاشرہ کے تمام افراد اس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح انسانوں کے آپس کے تعلقات بہتر ہوتے ہیں۔

ہم زکوٰۃ ادا کرکے معاشرہ سے غربت اور افلاس کا خاتمہ کرکے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر سکتے ہیں۔

مشق

(الف) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. زکوٰۃ کا معنٰی ہے:

الف) مدد کرنا ب) خیال رکھنا ج) بڑھنا د) جمع کرنا

2. قرآن مجید میں اکثر نماز کے ساتھ ذکر ہے:

الف) زکوٰۃ کا ب) روزہ کا ج) حج کا د) جہاد کا

3. زکوٰۃ کا انکار کرنے والوں کے خلاف اعلانِ جہاد کیا:

الف) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ب) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
ج) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے د) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

4. سونے کا نصاب ہے:

الف) ساڑھے چار تولے ب) ساڑھے پانچ تولے ج) ساڑھے چھ تولے د) ساڑھے سات تولے

(ب) سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. زکوٰۃ سے کیا مراد ہے؟
2. صاحبِ نصاب کسے کہتے ہیں؟
3. زکوٰۃ کے چند فوائد تحریر کریں۔
4. عُشر کسے کہتے ہیں؟

(ج) تفصیلی جواب دیں۔

1. زکوٰۃ کی اہمیت اور فضیلت تحریر کریں۔

سرگرمی برائے طلبہ:

- اپنی جیب خرچ سے کچھ رقم بچا کر غریب طلبہ کی مدد کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- طلبہ کو زکوٰۃ کے نصاب اور مصارف کے بارے میں مزید آگاہی دیں۔
- زکوٰۃ اور صدقہ کا فرق طلبہ پر واضح کریں۔

2. تلاوتِ قرآن مجید:

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- قرآن مجید کا تعارف، اہمیت اور عظمت و فضائل جان سکیں۔
- تلاوت کے احکام و آداب اور قرآن مجید کے حقوق سے واقف ہو کر ان حقوق کو ادا کرنے والے بن سکیں۔

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری آسمانی کتاب ہے جو ہمارے پیارے نبی حضرت محمد (رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) پر عربی زبان میں تقریباً تیئس (23) سالوں میں نازل ہوا۔ قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ قرآن مجید تمام انسانوں کے لئے ہدایت، رحمت اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصیحت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

> **آیئے جانیں۔۔۔**
> قرآن کے لفظی معنی ہیں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○ (سورۃ یونس: 57)

ترجمہ: اے لوگو! یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آچکی ہے اور ان (بیماریوں) کی شفا جو سینوں میں ہیں اور مومنوں کے لئے ہدایت ور حمت ہے۔

قرآن مجید سیکھنے اور اس کی تلاوت کی بڑی فضیلت ہے۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

ترجمہ: تم میں سے سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور اسے دوسروں کو سکھائے۔ (صحیح بخاری: 5027)

اس لیے قرآن مجید سیکھنا اور اس کی تلاوت کرنا ہم پر فرض ہے۔ قرآن مجید کا ایک حرف پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ قرآن مجید کی تلاوت سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

تلاوتِ قرآن مجید کے احکام و آداب:

- تلاوت سے پہلے وضو کرنا چاہیئے۔
- قرآن مجید کی تلاوت کے لیے جسم، لباس اور جگہ پاک ہونے چاہئیں۔
- تلاوت شروع کرنے سے پہلے تعوّذ اور تسمیہ پڑھنا چاہیے۔
- تلاوت ٹھہر ٹھہر کر قواعد تجوید کے مطابق خوبصورت آواز میں کرنی چاہیئے۔

- جب قرآن مجید پڑھا جائے تو خاموشی اور توجہ سے سننا چاہیئے۔
- قرآنِ مجید کی عظمت کا اِحساس کرتے ہوئے دھیان اور غور و فکر کے ساتھ تلاوت کرنی چاہیے۔

قرآن مجید کے حقوق:

- قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ماننا۔
- قرآن مجید کی تلاوت کرنا۔
- قرآن مجید کو سیکھنا اور سمجھنا۔
- قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل کرنا۔
- قرآن مجید کا پیغام دوسرے انسانوں تک پہنچانا۔

مزید جانیے:
نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص قرآن مجید پڑھتا ہے اور پڑھنے میں مہارت رکھتا ہے وہ بزرگ پاک باز فرشتوں کے ساتھ ہو گا۔
(جامع ترمذی:2904)

ہمیں چاہیئے کہ ہم روزانہ قرآن مجید کی تلاوت کریں۔ اس کی تعلیمات کو سمجھیں اور ان پر عمل کریں تا کہ دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو سکیں۔

مشق

(الف) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. قرآن مجید نازل ہوا تقریباً:

الف) اُنیس سالوں میں　ب) بیس سالوں میں　ج) اکیس سالوں میں　د) تیئس سالوں میں

2. قیامت تک تمام انسانوں کے لئے ہدایت اور نصیحت ہے:

الف) تورات　ب) زبور　ج) انجیل　د) قرآن مجید

3. قرآن مجید کا ایک حرف پڑھنے سے نیکیاں ملتی ہیں:

الف) دس　ب) بیس　ج) تیس　د) چالیس

4. **"قرآن"** کے معنی ہیں:

الف) خوبصورت کتاب　ب) عظیم کتاب
ج) آخری کتاب　د) بار بار پڑھی جانے والی کتاب

(ب) سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. قرآن مجید کا مختصر تعارف تحریر کریں۔

2. نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کس شخص کو بہترین کہا؟
3. ہم پر قرآن مجید کے کون کون سے حقوق ہیں؟
4. قرآن مجید کی حفاظت کا ذِمّہ کس نے لیا ہے؟
5. تلاوتِ قرآنِ مجید کے کوئی سے تین آداب لکھیں۔

(ج) تفصیلی جواب دیں۔

1. قرآن مجید کی عظمت اور فضیلت بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- قرآن مجید کی جن تعلیمات پر آپ عمل کرتے ہیں ان کی ایک فہرست تیار کریں۔
- تلاوت کے آداب پر مشتمل ایک چارٹ تیار کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- طلبہ کے مابین قرآن مجید کے حقوق کے بارے میں مذاکرہ کا اہتمام کریں۔
- طلبہ پر قرآن مجید کے حقوق کی ادائی کی عملی صورتیں واضح کریں۔

3. جمعۃ المبارک:

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن وسنّت کی روشنی میں:

- یوم جمعہ اور نماز جمعہ کی اہمیت اور فضائل سے آگاہ ہو سکیں۔
- نماز جمعہ کے احکام و آداب اور معاشرتی فوائد سے واقفیت حاصل کر سکیں۔

جمعۃ المبارک کی اہمیت و فضیلت:

ہفتہ بھر کے دِنوں میں جمعہ افضل دن ہے۔ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اسے **"سید الایام"** (تمام دنوں کا سردار) قرار دیا ہے۔ ایک اور حدیث میں آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے جمعہ کے دن کے بارے میں فرمایا:

خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ (جامع ترمذی: 488)

ترجمہ: بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے۔

نماز جمعہ کی بہت اہمیت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ جب جمعہ کی اذان دی جائے تو نماز کے لیے جلدی آئیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَيْعَ ؕ (سورۃ الجمعۃ: 9)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز (جمعہ) کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف (جلدی) چل پڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔

جان بوجھ کر جمعہ کی نماز چھوڑ دینا بہت بڑا گناہ ہے۔ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

لوگ نماز جمعہ چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا اور وہ غافلوں میں شامل ہو جائیں گے۔ (صحیح مسلم: 865)

جمعہ کے دن کی فضیلت کے بارے میں آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

جس نے جمعہ کے دن اچھی طرح وضو کیا، پھر وہ نماز کے لیے آیا اور خاموشی سے جمعہ کا خطبہ سنا تو اس کے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور مزید تین دِنوں کے گُناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (صحیح مسلم: 857)

نمازِ جمعہ کے احکام و آداب:

- جمعہ کی نماز ظہر کے وقت دو رکعات باجماعت ادا کی جاتی ہے۔
- نماز جمعہ کے لئے غسل کرنا، صاف ستھرے کپڑے پہننا اور خوشبو لگا کر جلدی مسجد پہنچنا نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا طریقہ ہے۔
- نماز سے قبل خطبہ دیا جاتا ہے جسے خاموشی، توجہ اور اَدب سے سننے کا حکم ہے۔
- نماز جمعہ کے لیے جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھ جانا چاہیئے۔ گردنیں پھلانگ کر آگے صف میں جانا اور مسجد میں آپس میں باتیں کرنا جمعہ کے آداب کے خلاف ہے۔

مزید جانیے!
جمعہ کے دن نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر درود بھیجنے کی بڑی فضیلت ہے۔ اس لئے کثرت سے درود پڑھنا

حدیث مبارکہ کے مطابق:
جمعہ کے دن سورۃ الکھف پڑھنا فضیلت والا عمل ہے۔

نمازِ جمعہ کے معاشرتی فوائد:

- نمازِ جمعہ سے مسلمانوں میں باہمی محبت اور اتفاق و اتحاد پیدا ہوتا ہے۔
- جمعہ کا خطبہ لوگوں کی اصلاح اور تعلیم و تربیت کا مؤثر ذریعہ ہے۔
- مسلمان ایک دوسرے کے حالات سے باخبر ہوتے ہیں۔
- امیر اور غریب کا فرق مٹ جاتا ہے۔ اس طرح مسلمانوں میں معاشرتی مساوات پیدا ہوتی ہے۔

ہمیں چاہیئے کہ ہم تمام آداب کا خیال رکھتے ہوئے نماز جمعہ ادا کریں۔ جمعہ کے دِن کثرت سے دُرود شریف پڑھیں اور بغیر کسی عذر کے جمعہ ترک نہ کریں۔

مشق

(الف) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دنوں کا سردار قرار دیا:

الف) پیر کو　　ب) جمعہ کو　　ج) جمعرات کو　　د) ہفتہ کو

2. نماز جمعہ کی فرض رکعات ہیں:

الف) دو　　ب) تین　　ج) چار　　د) پانچ

3. نماز جمعہ کا وقت ہے:

الف) فجر　　ب) ظہر　　ج) عصر　　د) مغرب

4. جمعہ کے دن تلاوت کی فضیلت ہے:

الف) سورۃ الفاتحہ کی　ب) سورۃ البقرہ کی　ج) سورۃ آلِ عمران کی　د) سورۃ الکہف کی

5. نمازِ جمعہ کی ادائی کا حکم ہے:

الف) سورۃ البقرہ میں　ب) سورۃ الکہف میں　ج) سورۃ الفرقان میں　د) سورۃ الجمعۃ میں

(ب) سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. **"سید الایام"** سے کیا مراد ہے؟
2. جمعہ کی نماز چھوڑنے والے کے بارے میں نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کیا فرمایا؟
3. نمازِ جمعہ کے کوئی سے تین آداب لکھیں۔
4. جمعہ کی فضیلت کے بارے میں کسی ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں۔

(ج) تفصیلی جواب دیں۔

1. نمازِ جمعہ کی اہمیت اور معاشرتی فوائد تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- جمعہ کے دن کے مسنون اعمال کی فہرست تیار کریں اور اپنا جائزہ لیں کہ کیا آپ ان پر عمل کرتے ہیں۔
- جمعہ کے دن نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر کثرت سے دُرود بھیجنے کی عملی مشق کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- گزشتہ جمعہ کے دِن کس طالب علم نے کتنی بار دُرود شریف پڑھا، طلبہ میں مقابلہ کرائیں۔ اوّل، دوم اور سوم آنے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں۔
- طلبہ کو نمازِ جمعہ کی فضیلت اور آداب سے مزید آگاہ کریں۔

4. حقوق اللہ:

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- اللہ تعالیٰ کو خالق، مالک، رازق اور معبود سمجھتے ہوئے اس کے حقوق جان سکیں۔
- دعا کی اہمیت جان کر عملی زندگی میں دعا مانگنے کے عادی بن سکیں۔
- اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو پہچان کر اس کا شکر ادا کرنے والے اور تکلیف و مصیبت میں صبر و استقامت اور توکّل کا مظاہرہ کرنے والے بن سکیں۔

حقوق اللہ سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کے حقوق۔ یہ وہ حقوق ہیں جن کو ادا کرنا ہر انسان کے لئے ضروری ہے۔ جیسے ہر انسان پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو ایک مانے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے کیونکہ اللہ تعالیٰ پوری کائنات کا پیدا کرنے والا اور مالک ہے۔ اس نے زمین، آسمان، سورج، چاند، ستارے پیدا کیے۔ زمین میں پہاڑ، دریا، چشمے، ندی نالے پیدا کیے۔ انسان کو سننے، دیکھنے اور سمجھنے کی صلاحیتیں دیں اور بہترین شکل وصورت میں پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ ساری نعمتیں انسان کے لئے پیدا کیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هُوَ الَّذِیۡ خَلَقَ لَكُمۡ مَّا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا ق (سورۃ البقرہ: 29)

ترجمہ: وہی (اللہ) ہے جس نے تمہارے لئے پیدا فرمایا وہ سب کچھ جو زمین میں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ہر چیز انسان کے لیے پیدا کی اور کائنات کی ہر چیز کو انسان کی خدمت میں لگا دیا۔ بندوں پر یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس احسان کو پہچان کر اس کا شکر ادا کریں اور اس کے بندے بن کر رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنات کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ ○ (سورۃ الذٰریٰت: 56)

ترجمہ: اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔

اللہ تعالیٰ کے حقوق میں پہلا حق اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، اسے اکیلا ماننا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا ہے۔ دوسرا حق یہ ہے کہ صرف اسی کی عبادت کی جائے۔ اپنی پوری زندگی اس کے احکام کے مطابق بسر کی جائے۔ نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، قربانی اور تلاوتِ قرآن مجید اہم عبادات ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ایک حق یہ بھی ہے کہ انسان اپنی ہر ضرورت کے لئے صرف اسی کے سامنے ہاتھ پھیلائے اور صرف اسی سے مانگے۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ (جامع ترمذی: 3372)

ترجمہ: دُعا ہی عبادت ہے۔

یہ یقین رکھے کہ نفع و نقصان اور زندگی اور موت کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ اس لیے ہر مصیبت اور تکلیف میں صبر کرے اور نعمتوں اور خوشی ملنے پر اس کا شکر ادا کرے اور اسی پر بھروسہ کرے۔

ہمیں چاہیئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کو اپنا خالق و مالک اور حقیقی رب سمجھتے ہوئے اپنی پوری زندگی اس کے احکام کے مطابق بسر کریں اور مصیبت اور تکلیف پر صبر کریں اور صرف اسی سے مانگیں۔

﴿مشق﴾

(الف) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. دنیا کی تمام چیزیں پیدا کی گئیں:

الف) فرشتوں کے لئے　ب) انسانوں کے لیے　ج) حیوانات کے لیے　د) جنّات کے لیے

2. اللہ تعالیٰ نے بہترین حالت میں پیدا کیا:

الف) حیوانات کو　ب) جنات کو　ج) پرندوں کو　د) انسان کو

3. اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنات کو پیدا کیا:

الف) سیر و سیاحت کے لئے　ب) کھانے پینے کے لئے

ج) عبادت کے لیے　د) مال جمع کرنے کے لئے

4. بندوں پر اللہ تعالیٰ کا سب سے پہلا حق ہے:

الف) نماز پڑھنا　ب) اس پر ایمان لانا　ج) اس سے مانگنا　د) صبر کرنا

(ب) سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. حقوق اللہ سے کیا مراد ہے؟
2. دعا کے متعلق حدیث مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔
3. اللہ تعالیٰ نے جنّات اور اِنسانوں کو کس مقصد کے لیے پیدا کیا؟
4. مصیبت اور تکلیف کے وقت ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟
5. ہم اللہ تعالیٰ کا شکر کیسے اَدا کرسکتے ہیں؟

(ج) تفصیلی جواب دیں۔

1. ہم اپنی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کس طرح ادا کرسکتے ہیں؟ وضاحت کریں۔

سرگرمی برائے طلبہ:

- اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم پر عائد ہونے والے حقوق کی فہرست تیار کریں اور اپنا جائزہ لیں کہ آپ کون کون سے حقوق ادا کرتے ہیں؟

ہدایات برائے اساتذہ:

- طلبہ کو حقوق اللہ کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کریں۔
- طلبہ میں اللہ تعالیٰ اور رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت اور اطاعت کا جذبہ پیدا کریں اور انھیں اللہ تعالیٰ کا شکر اَدا کرنے کے مختلف طریقے بتائیں۔

باب سوم: سیرتِ طیبہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ

1. نزولِ وَحی کا واقعہ:

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن وسُنّت کی روشنی میں:

- نزولِ وَحی کے واقعہ کے متعلق جان سکیں۔
- حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنھا کے کلمات کی روشنی میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے کردار وعظمت سے آگاہ ہو کر سبق حاصل کر سکیں۔
- سورۃ العلق کی روشنی میں علم کی اہمیت جان سکیں۔

جب نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک جب چالیس سال کے قریب ہوئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور غور وفکر کے لیے غار حرا تشریف لے جاتے۔

ایک دن جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ معمول کے مطابق غارِ حرا میں عبادت اور غور وفکر میں مصروف تھے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو سورۃ العلق کی پہلی پانچ آیات پڑھنے کو کہا:

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾ اِقۡرَاۡ وَ رَبُّکَ الۡاَکۡرَمُ ۙ﴿۳﴾
الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ یَعۡلَمۡ ؕ﴿۵﴾ (سورۃ العلق آیات: 1-5)

ترجمہ: آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ) اپنے رَبّ کے نام سے پڑھیے جس نے (سب کو) پیدا فرمایا۔ اس نے اِنسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا فرمایا۔ آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ) پڑھیے اور آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا (جس نے) اِنسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔

یہ رمضان المبارک کا مہینہ تھا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر پہلی وحی نازل ہوئی تھی۔ وحی کا نازل ہونا ایک غیر معمولی واقعہ تھا۔ اس واقعہ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی طبیعت پر بہت زیادہ اثر کیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر لرزہ طاری ہو گیا۔ آپ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ گھر تشریف لائے اور ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ مجھے چادر اوڑھادو۔ کچھ دیر آرام کرنے کے بعد جب آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی طبیعت بحال ہوئی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرشتے کی آمد کا سارا واقعہ سنایا۔ انھوں نے ساری بات سن کر آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دی اور کہا:

"اللہ کی قسم! اللہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ یقیناً آپ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) صلہ رحمی کرتے ہیں، ناتواں کا بوجھ اُٹھاتے ہیں، جو چیز لوگوں کے پاس نہیں وہ انہیں کما کر دیتے ہیں مہمان کی خاطر تواضع کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں مدد کرتے ہیں۔" (صحیح بخاری:03)

اس کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں اور ان کو نزول وحی کے واقعہ کے بارے میں بتایا۔ ورقہ بن نوفل پہلی آسمانی کتابوں، تورات اور انجیل کا علم رکھتے تھے۔

> حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر وحی کا سلسلہ تقریباً تیئیس (23) سال تک جاری رہا۔

اُنھوں نے یہ واقعہ سن کر کہا کہ یہ وہی فرشتہ ہے جو اس سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی لے کر آچکا ہے۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اس امت کے نبی ہیں۔ اگر میری زندگی نے ساتھ دیا تو میں ضرور آپ کی مدد کروں گا۔

اللہ تعالیٰ نے پہلی وحی میں علم کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ علم ایک ایسی روشنی ہے جو اچھّے اور بُرے کو سمجھنے کی صلاحیت عطا کرتا ہے۔ ایک طالب علم کی حیثیت سے ہمیں علم کی اہمیت سے واقف ہونا چاہیے اور علم حاصل کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ محنت کرنی چاہیے۔

﴿مشق﴾

(الف) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ عبادت اور غور و فکر کے لیے تشریف لے جاتے تھے:

الف) غار حرا　　ب) غار ثور　　ج) کوہ طور　　د) جبل اُحد

2. نزول وحی کے وقت نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک تقریباً تھی:

الف) تیس سال　　ب) چالیس سال　　ج) پچاس سال　　د) ساٹھ سال

3. پہلی وحی کے نزول کا مہینہ تھا:

الف) رمضان　　ب) رجب　　ج) شعبان　　د) شوال

4. حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر وحی کا سلسلہ جاری رہا:

الف) تقریباً23 سال　　ب) تقریباً20 سال　　ج) تقریباً25 سال　　د) تقریباً30 سال

(ب) سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. پہلی وحی میں سورہ العلق کی کتنی آیات نازل ہوئیں؟
2. پہلی وَحی میں کس چیز کی اہمیت بیان ہوئی ہے؟
3. نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ غار حرا میں کیوں جاتے تھے؟
4. پہلی وحی کب اور کہاں نازل ہوئی؟

(ج) تفصیلی جواب دیں۔

1. سورہ العلق کی ابتدائی پانچ آیات کا ترجمہ تحریر کریں۔
2. سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہانے رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو کن الفاظ میں تسلی دی؟

سرگرمی برائے طلبہ:

- پہلی وحی کے واقعہ کا طلبہ آپس میں مذاکرہ کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے کلمات کی روشنی میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے کردار کی عظمت کے بارے میں طلبہ کو مزید بتائیں۔
- علم کی اہمیت کے موضوع پر طلبہ کے مابین تقریری مقابلہ کرائیں۔

2. دعوت و تبلیغ:

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنّت کی روشنی میں:

- اسلام کی تبلیغ کا مفہوم، ضرورت اور اہمیت جان سکیں۔
- دعوت اسلام کے آغاز کی مشکلات اور سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والی شخصیات سے متعارف ہو سکیں۔
- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے امت پر دعوت و تبلیغ کی ذمہ داریوں کو سمجھ کر عملی زندگی میں ان پر عمل پیرا ہو سکیں۔

دعوت و تبلیغ کا مفہوم:

دعوت و تبلیغ کا مطلب ہے لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا اور اُن تک احکام الٰہی پہنچانا۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کو دنیا میں اسی مقصد کے لیے بھیجا کہ وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف بلائیں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچائیں۔ چنانچہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس حکم پر پورا پورا عمل کیا اور دعوت و تبلیغ کا حق ادا کر دیا۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ (سورۃ المائدہ آیت:67)

ترجمہ: اے رسول (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) پہنچا دیجیے جو کچھ آپ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) پر آپ کے رَب کی جانب سے نازل فرمایا گیا ہے۔

پہلی وحی کے نزول کے کچھ عرصہ بعد آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر دوسری وحی میں سُورۃُ المُدثر کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں۔ جس میں آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو حکم دیا گیا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی بندگی کی طرف بلائیں۔ انھیں اچھے اخلاق اپنانے کی تعلیم دیں۔

ابتداء میں آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے دعوت و تبلیغ کا فریضہ راز داری سے انجام دیا اور صرف قریبی لوگوں کو ہی دعوت اسلام پیش کی اور خفیہ تبلیغ کا سلسلہ تین سال تک چلتا رہا۔ نبوت کے چوتھے سال آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کھلم کھلا تبلیغ شروع کر دی۔

دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو بے شمار تکالیف برداشت کرنا پڑیں۔ کافروں نے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا معاشرتی بائیکاٹ کیا، رشتہ داریاں توڑیں، بدزبانی

کی اور مختلف طریقوں سے اذیتیں پہنچائیں اور اسلام کی دعوت سے روکنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے چچا ابو طالب نے ہمیشہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ دیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اسلام قبول کرنے کی وجہ سے بہت سی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔

نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں سے چند کے نام یہ ہیں۔

- حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔
- حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
- حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
- حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بعد قیامت تک کوئی نبی یا رسول نہیں ہو گا۔اس لیے اب ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے لوگوں کو نیکی کی تلقین کریں اور برے کاموں سے منع کریں۔

﴿مشق﴾

(الف) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. عورتوں میں سب سے پہلے ایمان لائیں:

الف) حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا ب) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ج) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا د) حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا

2. دوسری وحی میں آیات نازل ہوئیں:

الف) سورۃ الحج کی ب) سورۃ الانفال کی ج) سورۃ العلق کی د) سورۃ المدثر کی

3. خفیہ تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا:

الف) تقریباً دو سال ب) تقریباً تین سال ج) تقریباً چار سال د) تقریباً پانچ سال

4. لوگوں کو اسلام کی طرف بُلانا کہلاتا ہے:

الف) دعوت و تبلیغ ب) خدمتِ خلق ج) صِلہ رحمی د) عفوّ و دَرگُزر

(ب) سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. دعوت و تبلیغ کا مفہوم لکھیں؟
2. دعوت و تبلیغ کے متعلق آیت کریمہ کا ترجمہ لکھیں۔
3. سورۃ المدثر میں کس بات کی تلقین کی گئی؟
4. آخری اُمت ہونے کی حیثیت سے ہم پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟

(ج) تفصیلی جواب دیں۔

1. دعوت و تبلیغ کی ضرورت واہمیت بیان کریں۔
2. ابتداء میں اسلام قبول کرنے والوں کے نام اور ان کو پیش آنے والی مشکلات تحریر کریں۔

سرگرمی برائے طلبہ:

- طلبہ سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والی شخصیات کے ناموں کا آپس میں مذاکرہ کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- طلبہ کو نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے اُمت پر دعوت و تبلیغ کی ذِمّہ داریوں کے بارے میں بتائیں۔
- طلبہ کو قریش مکّہ کی مخالفت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین کی ثابت قدمی کے واقعات سنائیں۔

3. ہجرت حبشہ (اولیٰ وثانیہ):

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ہجرت کا مفہوم اور ہجرت حبشہ کے بارے میں جان سکیں۔
- اسلام کے ابتدائی سالوں میں نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین کی مشکلات، نجاشی کے دربار میں حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقریر اور نجاشی کے کردار سے آگاہ ہو سکیں۔
- مشکلات پر صبر کرنے کی عادت اپنا سکیں۔

اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے دین کی حفاظت کے لیے گھر بار چھوڑنے کو ہجرت کہتے ہیں۔ ہجرت حبشہ سے مراد وہ ہجرت ہے، جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے مکہ مکرمہ سے حبشہ کی طرف کی تھی۔ حبشہ عرب کے جنوب میں بحیرہ احمر کے دوسرے کنارے پر واقع ہے۔ آج کل یہ علاقہ ایتھوپیا کہلاتا ہے۔

بعثت کے پانچویں سال جب کفار مکہ کے مظالم حد سے بڑھ گئے تو رسالت مآب صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو حبشہ ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ یہ ہجرت حبشہ اولیٰ کہلاتی ہے۔ اس میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں بارہ مَردوں اور چار عورتوں کے قافلہ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ وہاں کا بادشاہ نجاشی ایک عادل حکمران تھا۔ چنانچہ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حکم کے مطابق مسلمانوں کا پہلا قافلہ حبشہ روانہ ہوا۔ یہ قافلہ تھوڑا عرصہ ہی حبشہ میں ٹھہرا تھا کہ حبشہ میں یہ افواہ پھیل گئی کہ قریش کے سرکردہ لوگوں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ اس افواہ کی وجہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے مسلمان واپس آ گئے۔ مکہ مکرمہ پہنچ کر انھیں معلوم ہوا کہ خبر جھوٹی تھی۔ کفار کے ظلم و ستم میں روز بروز اضافہ ہو رہا تھا۔ نبوت کے ساتویں سال مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد نے حبشہ کی طرف دوبارہ ہجرت کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ لوگ حبشہ جا کر نہایت سکون و اطمینان سے رہنے لگے۔ یہاں وہ آزادانہ طریقے سے عبادت کرنے لگے۔

مشرکین مکہ کے لیے مسلمانوں کا حبشہ میں سکون و اطمینان سے رہنا ناقابل برداشت تھا۔ انھوں نے مسلمانوں کو واپس لانے کے لیے نجاشی کے پاس ایک وفد بھیجا۔ یہ وفد دو افراد پر مشتمل تھا۔ وفد نے نجاشی کو کہا کہ یہ لوگ بے دین ہو گئے ہیں۔ آپ ان کو ہمارے حوالے کر دیں۔ نجاشی ایک انصاف پسند حکمران تھا۔ اس نے یک طرفہ فیصلہ دینے کی بجائے مسلمانوں کی بات سننے کا فیصلہ کیا

> ہجرتِ حبشہ ثانیہ میں تراسی (83) مَرد اور اُنیس (19) عورتیں شامل تھیں۔

اور انھیں دربار میں بلایا۔ مسلمانوں نے حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ترجمانی کا فریضہ سونپا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نجاشی کے سوال پر کہا:

"اے بادشاہ! ہم جاہل تھے، بتوں کو پوجتے تھے، مردار کھاتے تھے، برائیاں کرتے تھے، رشتے داریاں توڑتے اور ہمسایوں سے بدسلوکی کرتے تھے۔ ہم اسی حالت میں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم میں سے ایک رسول چنا، جن کے اعلیٰ اخلاق، سچائی، امانت اور پاک دامنی کو ہم پہلے سے جانتے تھے۔ اُنھوں نے ہمیں اللہ کے سچے دین کی طرف بلایا۔ نماز، روزہ اور زکوٰۃ کا حکم دیا۔ پاک دامنی اور صلہ رحمی کی تعلیم دی اور ہم اُن پر ایمان لے آئے۔ اس وجہ سے ہماری قوم ہم سے ناراض ہو گئی۔ ہماری قوم نے ہم پر ظلم و ستم ڈھائے اور ہمیں ہمارے دین سے پھیرنے کے لیے سزائیں دیں۔ ہم نے اُن کے ظلم و ستم سے تنگ آکر آپ کے ملک میں پناہ لی۔ تاکہ ہم امن سے رہ سکیں۔ ہمیں امید ہے کہ آپ کے ملک میں ہم پر ظلم نہیں کیا جائے گا"۔

نجاشی یہ گفت گُو سُن کر بولا: تمھارے نبی اللہ کا جو کلام لائے ہیں اس میں سے کچھ سناؤ۔ حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورہ مریم کی چند آیات پڑھ کر سنائیں۔ نجاشی پر ان کا بہت اثر ہوا۔ اُس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور بولا:
اللہ تعالیٰ کی قسم! یہ کلام اور انجیل دونوں ایک ہی چراغ کے نور ہیں۔ یہ کہہ کر اس نے قریش کے لوگوں سے صاف کہہ دیا کہ میں ان لوگوں کو تمھارے حوالے نہیں کروں گا۔
اس واقعہ کے بعد قریش کے نمائندے واپس مکہ مکرمہ چلے گئے اور مسلمان حبشہ میں امن و سکون اور آزادی سے رہنے لگے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے اپنے دین اور عقیدہ کی حفاظت کے لیے اپنے گھر بار چھوڑ دیے اور مکہ مکرمہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے اس طرز عمل سے ہمیں یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ ایک مسلمان کو اپنے دین کی حفاظت کے لیے جان و مال کی قربانی دینے کے لیے تیار رہنا چاہیے اور مشکلات پر صبر کرنا چاہیئے۔

مشق

(الف) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. مسلمانوں نے پہلی ہجرت کی:

الف) یمن کی طرف　ب) حبشہ کی طرف　ج) شام کی طرف　د) مدینہ کی طرف

2. نجاشی بادشاہ تھا:

الف) مصر کا　ب) حبشہ کا　ج) یمن کا　د) ایران کا

3. شاہ حبشہ کے دربار میں تقریر کی:

الف) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ب) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

ج) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے د) حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

4. ہجرت حبشہ اولیٰ میں مسلمانوں کی تعداد تھی:

الف) چودہ ب) سولہ ج) اٹھارہ د) بیس

(ب) سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. ہجرت سے کیا مراد ہے؟
2. پہلی ہجرت حبشہ کے بعد مسلمان مکہ مکرمہ کیوں واپس آئے؟
3. دوسری ہجرت حبشہ میں کتنے لوگ شامل تھے؟
4. پہلی ہجرت حبشہ میں قافلے کے امیر کون تھے؟

(ج) تفصیلی جواب دیں۔

1. حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نجاشی کے دربار میں جو تقریر کی اس کو اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

سرگرمی برائے طلبہ:

- نجاشی کے دربار میں حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی تقریر کے اہم نکات کا آپس میں مذاکرہ کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- سیرت النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی روشنی میں طلبہ کو مشکلات پر صبر کرنے کی تلقین کریں۔

4. شعب ابی طالب:

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- شعب ابی طالب کا تعارف اور محصورین کی مشکلات سے آگاہ ہو سکیں۔
- محصورین کے لیے اللہ تعالیٰ کی مدد سے واقف ہو سکیں۔

عربی زبان میں دو پہاڑوں کے درمیان خالی جگہ کو شعب کہتے ہیں۔ یہ جگہ بنو ہاشم کی ملکیت تھی۔ حضرت ابو طالب بنو ہاشم کے سردار تھے۔ اس لیے اس جگہ کو شعب ابی طالب کہتے ہیں۔

نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اسلام کی دعوت پیش کرتے ہوئے چھ سال گزر چکے تھے۔ اس عرصہ میں آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو بہت سی مشکلات سے گزرنا پڑا۔ حتّٰی کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی ایک بڑی تعداد اپنے گھر بار چھوڑ کر حبشہ کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئی۔ مگر اس کے باوجود مسلمانوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا تھا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے بہادر حضرات بھی اسلام قبول کر چکے تھے۔ اس صورت حال نے کفار کو مزید پریشان کر دیا اور اب انھوں نے انتہائی قدم اٹھانے کا فیصلہ کر لیا۔ یہ لوگ وادی محصب میں اکٹھے ہوئے اور بنو ہاشم کے خلاف ایک انتہائی ظالمانہ معاہدہ کیا۔ انھوں نے آپس میں اس بات پر اتفاق کیا کہ:

> شعب ابی طالب کوہ صفا اور مروہ کے قریب واقع ہے۔

- جب تک حضرت ابو طالب اپنے بھتیجے کو ہمارے حوالے نہ کر دیں گے اُس وقت تک ان کے قبیلے میں شادی نہیں کریں گے۔
- ان کے ساتھ خرید و فروخت نہیں کریں گے۔
- ان کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رکھیں گے۔

یہ تحریر لکھ کر خانہ کعبہ کے اندر لٹکا دی گئی تاکہ اس تحریر کی اہمیت ہر کوئی جان لے۔ اس معاہدہ کے نتیجے میں حضرت ابو طالب نے اپنے سارے خاندان کو شعب ابی طالب میں جمع کر لیا۔ بنو مطلب نے بھی بنو ہاشم کا ساتھ دیا۔ سب نے اپنے سردار حضرت ابو طالب کی آواز پر لبّیک کہا تھا۔ صرف ابو لہب پورے خاندان میں ایک ایسا شخص تھا جس نے اپنے خاندان سے الگ ہو کر مشرکین کا ساتھ دیا۔

اس بائیکاٹ کے نتیجے میں بنو ہاشم کو انتہائی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مشرکین اُن تک کسی چیز کو نہیں پہنچنے دیتے تھے۔ حالات اس قدر سخت ہو گئے کہ بعض اوقات ان لوگوں کو درختوں کے پتے کھانے پڑے۔ مگر بنو ہاشم اور بنو مطلب نے ان

سخت حالات کا بہادری سے مقابلہ کیا اور کفار کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو بذریعہ وحی اطلاع دی کہ معائدہ کو دیمک نے چاٹ لیا ہے۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کا ذکر اپنے چچا حضرت ابو طالب سے کیا۔ انہوں نے کفارِ مکّہ سے کہا کہ اگر بھتیجے کی بات سچ نہ ہو تو میں اُسے تمھارے حوالے کر دوں گا۔ جب خانہ کعبہ کے اندر سے معاہدے کی تحریر کو اتار کر لایا گیا تو واقعی اس کو دیمک چاٹ چکی تھی۔ البتہ اللہ تعالیٰ کا نام محفوظ تھا۔ اس طرح یہ ظالمانہ معاہدہ خود بخود ختم ہو گیا اور بنو ہاشم محاصرے سے باہر آ گئے۔

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کے لیے ہر مشکل اور مصیبت میں ثابت قدم رہے اور صبر کا مظاہرہ کیا۔ لہٰذا ہمیں کسی بھی مشکل میں صبر و استقامت کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے۔

مشق

(الف) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. شعب سے مراد ہے:

الف) چوٹی　　ب) گھاٹی　　ج) میدان　　د) صحرا

2. شعبِ ابی طالب ملکیت تھی:

الف) بنو عدی کی　　ب) بنو مخزوم کی　　ج) بنو ہاشم کی　　د) بنو امیہ کی

3. قریش نے بنو ہاشم کے خلاف ظالمانہ معائدہ کی تحریر لٹکائی:

الف) ابولہب کے گھر　　ب) خانہ کعبہ میں　　ج) عتبہ کے گھر　　د) دار الندوہ میں

4. شعبِ ابی طالب واقع ہے:

الف) مکہ مکرمہ میں　　ب) مدینہ منورہ میں　　ج) طائف میں　　د) جدّہ میں

(ب) سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. ہجرت حبشہ کے بعد کِن دو اصحاب نے اسلام قبول کیا؟
2. کُفّارِ مکّہ کے معائدہ کی شرائط لکھیں۔
3. شعبِ ابی طالب کس کے قریب واقع ہے؟
4. شعبِ ابی طالب کے محاصرہ میں ہمارے لیے کیا سبق ہے؟

(ج) تفصیلی جواب دیں۔

1. شعب ابی طالب میں مسلمانوں کو کیا مشکلات پیش آئیں؟
2. مقاطعہ (بائیکاٹ) بنو ہاشم کیسے ختم ہوا؟

سرگرمی برائے طلبہ:

- شعب ابی طالب میں محصورین کی مشکلات کا طلبہ آپس میں مذاکرہ کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- مشکل وقت میں کیا طرز عمل ہونا چاہیئے؟ طلبہ کو اُسوہ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی روشنی میں بتائیں۔

5. عامُ الحُزن:

حاصلاتِ تعلّم:اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- عام الحزن کا معنی و مفہوم بیان کر سکیں۔
- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زندگی میں حضرت ابو طالب اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے کردار سے واقف ہو سکیں۔

عامُ الحُزن:

عربی زبان میں عام کے معنی سال اور حُزن کے معنی غم کے ہیں۔ عام الحزن کا مطلب ہے "غم کا سال۔

بعثت کے دسویں سال کو عام الحزن کہا جاتا ہے کیونکہ رسول اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو دو عزیز ہستیوں کی جدائی کا غم سہنا پڑا۔ ان میں سے ایک نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے چچا حضرت ابو طالب تھے۔ انھوں نے نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی نہایت محبت و شفقت سے پرورش کی تھی اور حضرت ابو طالب نے زندگی کے آخری سانس تک آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ دیا۔ حضرت ابو طالب کی حمایت کی وجہ سے قریش نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے خلاف انتہائی قدم اٹھانے سے ڈرتے تھے۔ یہ عزیز ہستی شعبِ ابی طالب میں محاصرے کے خاتمے کے بعد جلد ہی دنیا سے رخصت ہو گئی۔

> حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب طاہرہ تھا۔

حضرت ابو طالب کی وفات کے بعد آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اسی سال دنیا سے رخصت ہو گئیں۔ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بہت زیادہ غم گسار تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہر دکھ درد میں نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی برابر کی شریک تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنا سارا مال و اسباب اللہ تعالیٰ کی خاطر آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر قربان کر دیا تھا۔

آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان کے بارے میں فرمایا:

"جس وقت لوگوں نے میرا انکار کیا وہ مجھ پر ایمان لائیں ، جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا انھوں نے میری تصدیق کی جس وقت لوگوں نے مجھے محروم کیا انھوں نے مجھے اپنے مال میں شریک کیا اور اللہ نے مجھے ان سے

اولاد دی۔"(مسند احمد:10560)۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رفاقت میں پچیس سال گزارے۔ اس عرصے میں انھوں نے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جدائی نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو بہت غمگین کر دیا لیکن اس مشکل وقت میں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صبر و تحمل کے ساتھ اسلام کی دعوت کا کام جاری رکھا۔

عام الحزن سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ حالات خواہ کتنے ہی مشکل کیوں نہ ہو جائیں انسان کو ہمت نہیں ہارنی چاہیے اور اپنی ذمہ داری صبر و استقامت سے نبھانی چاہیئے۔

﴿مشق﴾

(الف) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. عام الحزن کہلاتا ہے:

الف) بعثت کا آٹھواں سال   ب) بعثت کا گیارھواں سال
ج) بعثت کا دسواں سال   د) بعثت کا بارھواں سال

2. حزن کے معنیٰ ہیں:

الف) خوشی   ب) غم   ج) بیماری   د) صحت

3. حضرت خدیجۃ الکبریٰ کا لقب تھا:

الف) طیبہ   ب) طاہرہ   ج) عابدہ   د) زاہدہ

4. حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رفاقت میں رہیں:

الف) تیس سال   ب) پچیس سال   ج) بائیس سال   د) اٹھائیس سال

(ب) سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. عام الحزن سے کیا مراد ہے؟
2. مقاطعہ قریش ختم ہونے کے بعد نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو کن دو ہستیوں کی جدائی کا غم سہنا پڑا؟

3. حضرت ابو طالب کا نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے کیا رشتہ تھا؟

4. عام الحزن کے سبق سے ہمیں کیا درس ملتا ہے؟

(ج) تفصیلی جواب دیں۔

1. حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی فضیلت میں ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زندگی میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے کردار کے بارے میں ایک دوسرے سے مذاکرہ کریں۔
- حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی خصوصیات کی فہرست بنائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- طلبہ سے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی اولاد کی فہرست تیار کروائیں۔
- پریشانی اور غم میں نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے طرز عمل سے طلبہ کو آگاہ کریں۔

6. سفرِ طائف

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- سفرِ طائف کا مقصد اور وہاں کے سرداروں کے رویہ سے متعلق جان سکیں۔
- سفرِ طائف کے واقعات جان کر اپنی عملی زندگی میں صبر و تحمل اور برداشت جیسی صفات اپنا سکیں۔

بعثت کے دسویں سال حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کفار مکہ کے رویہ سے تنگ آ کر دین کی تبلیغ کے لیے طائف تشریف لے جانے کا ارادہ فرمایا۔ شہر طائف مکہ مکرمہ سے تقریباً 95 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ اس سفر میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ہمراہ تھے۔

> طائف کا باغ دو بھائیوں عتبہ اور شیبہ کی ملکیت تھا۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ راستے میں جس قبیلے کے پاس سے گزرتے تھے اُسے اسلام کی دعوت پیش کرتے تھے۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ طائف پہنچے تو سب سے پہلے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ طائف کے تین سرداروں کے پاس تشریف لے گئے، یہ تینوں سگے بھائی تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انھیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ مگر انھوں نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے شہر کے عام لوگوں کو اسلام کی دعوت پیش کی مگر کوئی شخص آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بات سننے کے لیے تیار نہیں تھا۔ اس کے باوجود آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دس (10) دن تک دعوت اسلام کا سلسلہ جاری رکھا۔

واپسی پر شہر کے آوارہ لڑکوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو پتھر مار مار کر زخمی کر دیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک باغ میں پناہ لی اور وہیں پر جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ پہاڑوں کا فرشتہ بھی میرے ساتھ ہے۔ اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اجازت دیں تو اس شہر کو دونوں پہاڑوں کے درمیان میں پیس کر رکھ دیا جائے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی آنے والی نسلوں سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو صرف ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی کریں گے۔" (صحیح بخاری، حدیث: 3231)

اہلِ طائف کی بدسلوکی پر بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن کے خلاف بد دعا نہ کی بلکہ انتہائی صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا۔

سفرِ طائف سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں پیش آنے والی تکالیف اور مشکلات کو صبر و تحمل سے برداشت کرنا چاہیے۔

﴾مشق﴿

(الف) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. طائف سے نکل کر نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے پناہ لی:

الف) باغ میں ب) وادی میں ج) گھاٹی میں د) گھر میں

2. آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے بعثت کے دسویں سال تبلیغ دین کے لیے سفر کیا:

الف) جدہ کا ب) تبوک کا ج) طائف کا د) مدینہ کا

3. سفر طائف میں نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ تھے:

الف) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ب) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ج) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ د) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

4. طائف مکہ مکرمہ سے فاصلہ پر ہے:

الف) 25 کلومیٹر ب) 50 کلومیٹر ج) 95 کلومیٹر د) 120 کلومیٹر

(ب) سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے سفر طائف کا کیا مقصد تھا؟
2. نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ طائف کے کتنے سرداروں کے پاس گئے؟
3. نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کتنے ایام طائف میں دعوت اسلام کا سلسلہ جاری رکھا؟
4. سفر طائف میں نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ جس باغ میں پناہ لی وہ کس کی ملکیت تھا؟

(ج) تفصیلی جواب دیں۔

1. سفر طائف کا واقعہ اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

سرگرمی برائے طلبہ:

- طلبہ سفر طائف کے واقعات سے ملنے والے اسباق کا آپس میں مذاکرہ کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- طلبہ کو اس باغ کے بارے میں بتائیں جس میں آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے پناہ لی۔
- مصائب و مشکلات پر طلبہ کو صبر کرنے کی ترغیب دیں۔

7. معراج النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن وسُنّت کی روشنی میں:

- اسراء و معراج کے معنی و مفہوم اور نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے عظیم معجزہ معراج سے واقف ہو سکیں۔
- سفر معراج کے واقعات سے اجمالی طور پر آگاہ ہو سکیں۔

اسراء کے معنٰی ہیں چلنا یا رات کا سفر۔ اس سے مراد حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا بیت اللہ سے بیت المقدس تک کا سفر ہے۔ معراج کا معنٰی ہے بلندی، اس سے مراد نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا بیت المقدس سے آسمانوں تک کا سفر ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ (سورۃ بنی اسرائیل: ۱)

ترجمہ: پاک ہے وہ (ذات) جو ایک رات کے تھوڑے سے حصہ میں اپنے (خاص) بندہ کو مسجد الحرام سے مسجدِ اقصیٰ تک لے گیا جس کے گرد و پیش میں ہم نے برکتیں رکھیں تا کہ ہم انھیں اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں۔ بے شک وہ خُوب سُننے والا خُوب دیکھنے والا ہے۔

ایک رات حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو جنت سے لائی گئی ایک سواری (براق) پیش کی۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اس پر سوار ہو کر بیت المقدس پہنچے۔

وہاں پر موجود تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی امامت میں نماز ادا کی۔ اس کے بعد آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ دوبارہ براق پر سوار ہوئے اور آسمانوں کی طرف سفر شروع کیا۔ آسمانوں پر آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ملاقات مختلف انبیاء کرام علیہم السلام سے ہوئی:

پہلے آسمان پر	حضرت آدم علیہ السلام
دوسرے آسمان پر	حضرت یحیٰ علیہ السلام

تیسرے آسمان پر	حضرت یوسف علیہ السلام
چوتھے آسمان پر	حضرت ادریس علیہ السلام
پانچویں آسمان پر	حضرت ہارون علیہ السلام
چھٹے آسمان پر	حضرت موسیٰ علیہ السلام
ساتویں آسمان پر	حضرت ابراہیم علیہ السلام

اس موقع پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو جنت، دوزخ اور اللہ تعالیٰ کی مختلف نشانیوں کا مشاہدہ کرایا گیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے امت کے لیے پانچ نمازوں کا تحفہ دیا گیا۔ اگلی صبح حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس سفر کا ذکر لوگوں سے کیا تو کفار نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا مذاق اڑایا، لیکن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سفر معراج کی تصدیق فرمائی جس کی وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صدیق کا لقب ملا۔

واقعہ معراج آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا بہت بڑا معجزہ ہے۔ اس واقعہ سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ پوری کائنات اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابند ہے۔ وہ جب چاہے وقت کو روک دے اور فاصلوں کو سمیٹ دے۔

ہمیں چاہیے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت کو سامنے رکھتے ہوئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت کریں اور ان کی مکمل اطاعت کریں۔

مشق

(الف) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. شب معراج میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی امامت فرمائی:

   الف) بیت المقدس میں ب) مسجد حرام میں ج) مسجد نبوی میں د) مسجد قبا میں

2. پہلے آسمان پر نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ملاقات ہوئی:

   الف) حضرت ہارون علیہ السلام سے ب) حضرت موسیٰ علیہ السلام سے
   ج) حضرت ابراہیم علیہ السلام سے د) حضرت آدم علیہ السلام سے

3. معراج کے موقع پر تحفہ ملا:

   الف) کلمہ کا ب) نماز کا ج) روزہ کا د) حج کا

4. معراج کے واقعہ کی سب سے پہلے تصدیق فرمائی:

الف) حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
ب) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
ج) حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
د) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(ب) سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. اسراء و معراج کا معنی و مفہوم لکھیں۔
2. رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی معراج کے موقع پر آسمانوں پر کن انبیاء کرام علیہم السلام سے ملاقات ہوئی؟
3. معراج کے متعلق آیت کریمہ کا ترجمہ لکھیں۔
4. واقعہ معراج سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

(ج) تفصیلی جواب دیں۔

1. معراج کے موقع پر پیش آنے والے اہم واقعات بیان کریں۔

سرگرمی برائے طلبہ:

- نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی معراج کے دوران جن انبیاء کرام علیہم السلام سے ملاقات ہوئی ان کے ناموں پر مشتمل چارٹ بنا کر کمرہ جماعت میں آویزاں کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- سفر معراج کے واقعات ترتیب وار طلبہ کو سنائیں۔

8. ہجرت مدینہ منوّرہ

حاصلاتِ تعلّم:اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ہجرت کا معنیٰ و مفہوم اور ہجرت مدینہ کے اسباب، واقعات اور نتائج مختصر طور پر جان سکیں۔

اسلام میں ہجرت سے مراد اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے اپنے علاقہ یا وطن کو چھوڑ کر کسی دوسری جگہ چلے جانا ہے۔

بعثت کے بعد تیرہ سال تک حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیّن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مکہ مکرمہ میں بہت تکلیفیں دی گئیں۔ ان حالات میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو مدینہ منورہ ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔ اس طرح مدینہ منورہ میں اسلام تیزی سے پھیلنے لگا۔

> ہجرت کا لفظی معنیٰ ہے:
> اپنا علاقہ یا وطن کو چھوڑ کر دوسری جگہ آباد ہونا۔

مشرکین مکہ اس صورتِ حال سے پریشان ہو گئے اور انھوں نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے خلاف انتہائی قدم اُٹھانے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ اُنھوں نے دارالندوہ میں جمع ہو کر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو (نعوذ باللہ) قتل کرنے کا ناپاک منصوبہ بنایا۔

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو مشرکین مکہ کے اس خطرناک منصوبے سے آگاہ کر دیا اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو مدینہ منورہ ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ہجرت کا فیصلہ کیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس مشرکین مکہ کی امانتیں تھیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ لوگوں کی امانتیں واپس کر کے مدینہ منورہ چلے آئیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنے ساتھی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لے کر ہجرت کے سفر پر نکلے اور مکہ سے نکل کر غارِ ثور میں پناہ لی۔

اگلی صبح مشرکین مکہ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تلاش شروع کر دی۔ ساتھ ہی قریش مکہ نے یہ اعلان بھی کیا کہ جو شخص آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو گرفتار کر کے لائے گا اسے سو اونٹ انعام میں دیے جائیں گے۔

انعام کے لالچ میں بہت سے لوگ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تلاش میں نکلے۔ چند لوگ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو تلاش کرتے کرتے غار کے دہانے پر پہنچ گئے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خوفزدہ ہو گئے۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کی بے چینی دُور کرتے ہوئے ان الفاظ سے

انھیں تسلی دی:

لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ج(سورۃ التوبۃ:40)

ترجمہ: غم نہ کر یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

غار ثور میں تین دن قیام کے بعد آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے۔ مدینہ منورہ کے قریب قبا نامی بستی میں قیام کیا اور وہاں اسلام کی پہلی مسجد "مسجدِ قبا" تعمیر کی۔

جب آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مدینہ پہنچے تو اہلِ مدینہ نے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا پر جوش استقبال کیا۔ بچیوں نے خوشی کے گیت گائے۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی میزبانی کا شرف حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہوا۔

آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ منورہ میں پہلی اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی۔ مسجدِ نبوی کی تعمیر فرمائی۔ مدینہ منورہ کی صورت میں مسلمانوں کو ایک مضبوط مرکز مل گیا اور یہاں سے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا ایک نیا باب شروع ہوا۔

ہجرتِ مدینہ سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ اسلام کی خاطر اپنا گھر بار بھی چھوڑنا پڑے تو اس سے دریغ نہیں کرنا چاہیے۔

مشق

(الف) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. بعثت کے تیرہویں سال نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ہجرت کی:

الف) مدینہ منورہ　ب) حبشہ　ج) شام　د) تبوک

2. نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے غار ثور میں قیام کیا:

الف) ایک دن　ب) تین دن　ج) دو دن　د) چار دن

3. ہجرت کے سفر میں نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھی تھے:

الف) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ　ب) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ج) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ　د) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

4. ہجرت سے قبل نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے امانتیں سپرد کیں:

الف) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے　ب) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

ج) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے　د) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

(ب) سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. ہجرت کا معنی و مفہوم لکھیں۔
2. نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اسلام کی پہلی مسجد کہاں تعمیر کی؟
3. ہجرت مدینہ کے دو نتائج لکھیں۔
4. کفار مکہ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو تلاش کرنے والوں کے لئے کیا انعام رکھا تھا؟

(ج) تفصیلی جواب دیں۔

1. ہجرت مدینہ کے اسباب اور واقعات تحریر کریں۔

سرگرمی برائے طلبہ:

- ہجرت مدینہ کی اہمیت و فضیلت کے بارے میں طلبہ آپس میں مذاکرہ کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- طلبہ کو ہجرت مدینہ کے تناظر میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمات سے آگاہ کریں۔
- طلبہ کو غار ثور اور مسجد قبا کی ویڈیو دکھائیں۔

مسجدِ قبا

9. مواخاتِ مدینہ

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- مواخات مدینہ کے معنیٰ و مفہوم اور اس کے تناظر میں اخوت و بھائی چارہ کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- معاشرہ میں مواخات و بھائی چارہ کے فوائد و اثرات سے آگاہ ہو سکیں۔

بعثت کے تیرھویں سال مسلمانوں نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کی۔ ہجرت کرنے والے "مہاجرین" اور مدینہ منورہ میں ان کی مدد کرنے والے مسلمان "انصار" کہلائے۔ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ پہنچنے والے مسلمان خالی ہاتھ تھے۔ ان کا کوئی ذریعہ معاش نہ تھا۔

آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے انصار اور مہاجرین کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر جمع کیا جن کی کل تعداد نوے تھی اور ان کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا، اسے مواخاتِ مدینہ کہتے ہیں۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ایک مہاجر کا ہاتھ ایک انصاری کے ہاتھ میں دیا اور فرمایا کہ آج سے تم دونوں بھائی بھائی ہو۔

> مواخات کے معنی ہیں: بھائی چارہ

یوں یہ لوگ ایک دوسرے کے دکھ درد کے ساتھی قرار پائے۔ انصار نے مہاجرین کا ہر طرح سے خیال رکھا۔ انھیں اپنے گھر لے گئے اور اپنی ہر چیز میں شریک کیا۔

حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا! میں انصار میں سب سے زیادہ مال دار ہوں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرا مال دو حصوں میں تقسیم کر کے آدھا حصہ لے لیں۔ ضرورت مند ہونے کے باوجود حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آدھا مال لینے سے انکار کر دیا۔ انھوں نے اپنے بھائی پر بوجھ بننے کی بجائے خود محنت مزدوری کرنے کا فیصلہ کیا، جس کے نتیجے میں وہ جلد ہی خوشحال ہو گئے۔

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ انصار نے کس طرح بڑھ چڑھ کر اپنے مہاجر بھائیوں کی مدد کی اور کس قدر محبت، خلوص، ایثار اور قربانی سے کام لیا۔ دوسری طرف مہاجرین نے بھی کیا خوب طرزِ عمل اختیار کیا کہ انصار کی نوازشات سے کوئی غلط فائدہ نہیں اُٹھایا، بلکہ صرف اتنا ہی لیا جتنی ضرورت تھی تاکہ وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہو سکیں۔

انصار مدینہ کاشت کاری کیا کرتے تھے جب کہ اکثر مہاجرین کا پیشہ تجارت تھا۔ ان دونوں گروہوں کے میل جول سے مدینہ منورہ کے معاشرہ میں استحکام آیا، امن قائم ہوا اور خوش حالی آئی۔ مواخات کے نتیجے میں مسلمانوں میں محبت والفت کا رشتہ مزید پختہ ہو گیا۔

مواخات کا رشتہ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زبردست حکمت و دانائی کو ظاہر کرتا ہے۔

اس کے نتیجے میں مسلمانوں میں محبت واخوت کا رشتہ قائم ہوا۔ ان میں خیر خواہی اور ایثار کا جذبہ پروان چڑھا۔ معاشرے میں استحکام پیدا ہوا۔

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:
ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور نہ اسے ظالم کے حوالے کرتا ہے اور جو اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ضرورتیں پوری کرتا رہتا ہے اور جو کسی مسلمان کی تکلیف کو دور کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی تکلیف کو دور کرے گا اور جو کسی مسلمان کے عیب چھپاتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔ (جامع ترمذی:1426)

درحقیقت مواخات مدینہ منورہ میں امت مسلمہ کے لیے پیغام ہے کہ مسلمانوں میں اصل رشتہ کلمہ کا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اس رشتے کا احترام اور پاسداری کریں۔ اپنے مسلمان بھائیوں کے حقوق ادا کریں تاکہ مسلم معاشرہ امن وسکون کا گہوارہ بن سکے۔

﴿مشق﴾

(الف) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. مواخات کے معنی ہیں:

الف) بھائی چارہ　ب) ایثار　ج) مدد　د) قربانی

2. مکہ مکرمہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ آنے والے لوگ کہلائے:

الف) انصار　ب) مہاجر　ج) عابد　د) مجاہد

3. مواخات مدینہ میں شریک کل افراد کی تعداد تھی:

الف) پینتیس　ب) چالیس　ج) ستر　د) نوے

4. نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے رشتہ مواخات قائم فرمایا:

الف) مہاجرین اور انصار کے درمیان　ب) مہاجرین اور عیسائیوں کے درمیان
ج) مہاجرین اور یہودیوں کے درمیان　د) مہاجرین اور قریش کے درمیان

(ب) سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. مواخات کا رشتہ قائم کرنے کے لئے رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو کہاں جمع کیا؟
2. حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کس صحابی کے ساتھ مواخات کا رشتہ قائم کیا گیا؟

3. مواخات کے بعد انصار کا طرزِ عمل کیا تھا؟

4. مواخات کے بعد مہاجرین کا طرزِ عمل کیسا تھا؟

(ج) تفصیلی جواب دیں۔

1. مواخات کے تناظر میں بھائی چارہ کی اہمیت واضح کریں۔

2. مواخات و بھائی چارہ کے چند فوائد و اثرات تحریر کریں۔

سرگرمی برائے طلبہ:

- اساتذہ کی مدد سے مواخات میں شامل کوئی سے تین انصار مدینہ اور تین مہاجرین مکہ کے نام تلاش کر کے نوٹ بک پر لکھیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- طلبہ کو اخوت و بھائی چارے کے معاشرے پر پڑنے والے اثرات سے آگاہ کریں۔
- دورِ حاضر میں مواخات کی ممکنہ صورتوں کے بارے میں طلبہ کو بتائیں۔

10. مسجد نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- مسجد نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تعمیر کے متعلق جان سکیں۔
- مسجد نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی فضیلت اور اس کی تاریخی، تعلیمی اور معاشرتی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔

مدینہ منورہ پہنچ کر حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں قیام فرمایا اور سب سے پہلے مدینہ منورہ میں مسجد کی تعمیر کا ارادہ فرمایا۔

مسجد کی تعمیر کے لیے جو زمین پسند کی گئی، وہ دو یتیم بچوں حضرت سہل اور سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ملکیت تھی۔ ان دونوں بچوں نے اپنی زمین بغیر کسی معاوضے کے نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کر دی۔ لیکن آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے زمین کی پوری قیمت ادا کر کے مسجد کی تعمیر شروع کر دی۔ اس مسجد کو مسجدِ نبوی کہتے ہیں۔

انصار و مہاجرین میں سے تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مسجد کی تعمیر میں شریک ہوئے۔ خود نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان کے ساتھ تعمیر میں حصہ لیا۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے امہات المومنین کے لیے مسجد سے متصل چند حجرے بھی تعمیر فرمائے۔

> مسجد نبوی کی دیواریں کچی اینٹوں اور گارے سے بنائی گئیں۔ مسجد کے ستون کھجور کے تنوں سے بنائے گئے۔ چھت کھجور کے پتوں اور شاخوں کی تھی۔ فرش بھی کچا تھا۔ مسجد کے تین دروازے بنائے گئے۔

مسجد نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی فضیلت:

مسجد الحرام (بیت اللہ) کے بعد مسجدِ نبوی مقدس ترین مسجد ہے۔ اس مسجد میں نماز پڑھنا بہت فضیلت والا عمل ہے۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مسجد نبوی کی فضیلت اس طرح بیان فرمائی:

"میری اس مسجد میں نماز مسجد الحرام کے سوا، تمام مساجد میں نماز سے ایک ہزار درجہ زیادہ افضل ہے"۔ (صحیح بخاری: 1190)

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا روضہ مبارک بھی مسجد نبوی میں ہے۔ حج کے لیے جانے والے لوگ مسجد نبوی اور روضہ رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زیارت بھی

کرتے ہیں۔ مسجد نبوی میں ایک مقام ہے، جسے ریاض الجنۃ کہتے ہیں۔ ریاض الجنۃ کا معنی ہے جنّت کا باغ۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی زمین جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے" (صحیح بخاری: 1196)

مسجد نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمی، معاشرتی اور تاریخی اہمیت:

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مسجد کے ساتھ غریب اور نادار مسلمانوں کے قیام اور تعلیم کے لیے ایک چبوترہ بنوایا، جو صفہ کے نام سے مشہور ہوا۔

یہاں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں مامور رہتے اور دین کی تعلیم حاصل کرتے۔ یہ صحابہ اصحاب صفہ کہلائے۔

مسجد نبوی اسلامی ریاست کا ایک اہم مرکز تھی۔ یہ عبادت گاہ کے ساتھ ساتھ ایک تربیت گاہ بھی تھی۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اہم معاملات میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے اسی مسجد میں مشاورت فرماتے۔

اسی مسجد سے جہاد کے لیے مجاہدین کے لشکر روانہ کیے جاتے۔ دوسرے ملکوں اور قبیلوں سے آنے والے وفود کو مسجد نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں ٹھہرایا جاتا اور اہم معاملات پر ان سے گفتگو کی جاتی۔ بعد کے مختلف ادوار میں اس مسجد میں توسیع ہوتی رہی۔

مشق

(الف) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. مسجد نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زمین ملکیت تھی:

الف) دو سرداروں کی　ب) دو عورتوں کی　ج) دو بزرگوں کی　د) دو یتیم بچوں کی

2. مسجد نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دیواریں بنائی گئیں:

الف) پتھروں سے　ب) سنگ مرمر سے　ج) سیمنٹ سے　د) کچی اینٹوں سے

3. مسجد نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں دروازے بنائے گئے:

الف) دو　ب) تین　ج) پانچ　د) چھے

4. مدینہ منورہ میں اسلام کی پہلی درس گاہ تھی:

الف) صفہ　ب) مسجد جمعہ　ج) مسجد غمامہ　د) مسجد قبا

(ب) سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. مسجد نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تعمیر کن چیزوں سے کی گئی تھی؟
2. مسجد نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی جگہ کس کی ملکیت تھی؟
3. نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے رہائشی مکان (حجرے) کہاں تعمیر فرمائے؟
4. اصحاب صفہ کون تھے؟

(ج) تفصیلی جواب دیں۔

1. مسجد نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمی اور معاشرتی اہمیت واضح کریں۔

سرگرمی برائے طلبہ:

- مسجد نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تعمیر کے واقعات کا طلبہ آپس میں مذاکرہ کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- مسجد نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ویڈیوز دکھا کر اس کی فضیلت اور آداب کے متعلق طلبہ کو مزید معلومات فراہم کریں۔

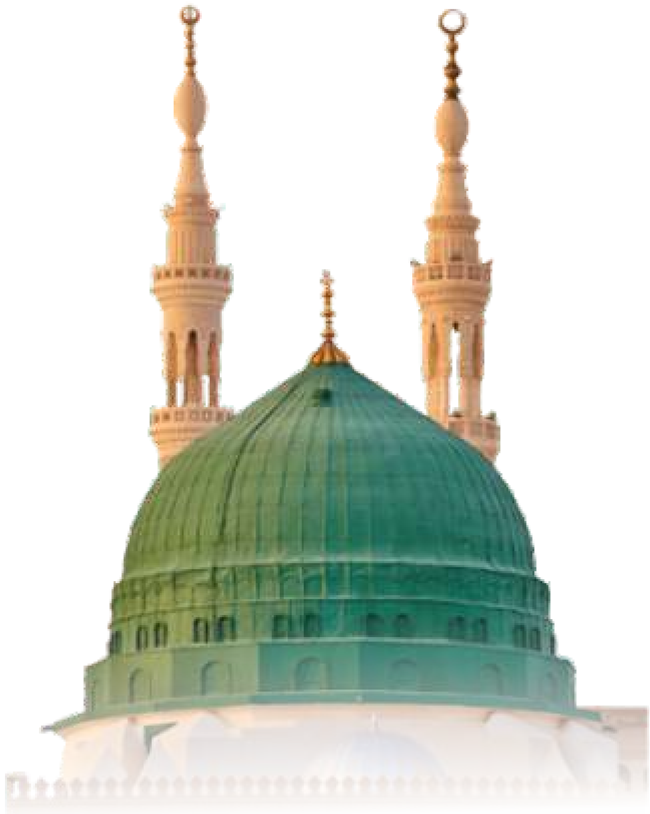

11. میثاقِ مدینہ

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- میثاق مدینہ کا تعارف، اس کی نمایاں دفعات اور پس منظر سے واقف ہو سکیں۔
- میثاق مدینہ کی اہمیت اور فوائد جان سکیں۔

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ منورہ میں اسلامی معاشرہ کی بنیاد رکھی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے سب سے پہلے وہاں کے مقامی قبائل کے ساتھ اپنے تعلقات قائم کرنے کی طرف توجہ فرمائی۔جس کے نتیجے میں مدینہ منورہ کے مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان ایک تحریری معاہدہ ہوا جسے میثاق مدینہ کہتے ہیں۔ میثاق مدینہ کو دنیا کا پہلا بین الاقوامی تحریری دستور (آئین) کہا جاتا ہے۔

میثاق مدینہ کی اہم دفعات:

میثاق عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لفظی معنی عہد و پیمان اور معاہدے کے ہیں۔

1) مدینہ منورہ کے تمام قبائل امن و امان سے رہیں گے اور ایک دوسرے کا ساتھ دیں گے۔
2) مسلمان اور یہودی اپنے اپنے مذہب پر عمل پیرا ہوں گے۔
3) مدینہ منورہ پر حملہ کرنے والوں کا مقابلہ مسلمان اور یہودی مل کر کریں گے۔
4) مظلوم کی مدد کی جائے گی اور ظالم کی حمایت کسی بھی صورت میں نہیں کی جائے گی۔
5) جنگ کی صورت میں دونوں فریق مل کر اخراجات برداشت کریں گے۔
6) کسی بھی اختلاف یا جھگڑے کا حتمی فیصلہ صرف نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کریں گے اور فریقین اس فیصلے کو تسلیم کریں گے۔

میثاقِ مدینہ مسلمانوں اور یہود کے تین قبائل بنو قریظہ، بنو نضیر اور بنو قینقاع کے درمیان ہوا۔

میثاق مدینہ کے فوائد:

1) اسی معاہدے کے نتیجہ میں مدینہ منورہ میں اسلامی ریاست قائم ہوئی، جس کے سربراہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ تھے۔
2) مدینہ منورہ اور اس کے ارد گرد کے علاقوں پر ایک حکومت قائم ہو گئی۔
3) مدینہ منورہ کے تمام گروہوں کے درمیان رواداری کی فضا قائم ہوئی۔
4) ہر کسی کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کی آزادی دی گئی اس کی وجہ سے لوگوں میں مذہبی رواداری پیدا ہوئی۔

5) مدینہ منورہ کا اندرونی اور بیرونی دفاع مضبوط ہوا۔

6) مسلمان علاقائی سازشوں سے محفوظ ہو کر ایک مضبوط طاقت بن گئے۔

7) مدینہ منورہ اور اردگرد کے علاقوں میں امن و امان قائم ہوا۔

8) اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا ایک نیا باب کھلا۔

میثاق مدینہ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی معاملہ فہمی، دانائی اور بصیرت کو ظاہر کرتا ہے۔ نیز یہ معاہدہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اسلام امن و سلامتی کا دین ہے۔ میثاق مدینہ کو انسانی تاریخ میں مذہبی رواداری کی عظیم مثال کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اس معاہدہ کی رو سے دیگر اقوام کے مذہبی، معاشرتی اور سیاسی حقوق تسلیم کئے گئے۔

مشق

(الف) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. "میثاق" زبان کا لفظ ہے:

الف) سریانی کا　ب) فارسی کا　ج) عبرانی کا　د) عربی کا

2. میثاق کے لفظی معنی ہیں:

الف) مذاکرات　ب) عہد و پیمان　ج) بحث و مباحثہ　د) مذاکرہ

3. مدینہ منورہ میں یہود کے قبائل آباد تھے:

الف) دو　ب) تین　ج) چار　د) پانچ

4. دنیا کا پہلا بین الاقوامی تحریری دستور ہے:

الف) بیعت رضوان　ب) حلف الفضول　ج) صلح حدیبیہ　د) میثاق مدینہ

(ب) سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. مدینہ منورہ کے اطراف میں آباد یہودی قبائل کے نام لکھیں۔
2. میثاق مدینہ کا مقصد بیان کریں۔
3. میثاق مدینہ میں شامل فریقین کے نام لکھیں۔
4. میثاق مدینہ کی بنیاد پر کونسی ریاست قائم ہوئی؟

(ج) تفصیلی جواب دیں۔

1. میثاق مدینہ کی چند اہم دفعات لکھیں۔
2. میثاقِ مدینہ کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے فوائد و ثمرات تحریر کریں۔

سرگرمی برائے طلبہ:

- میثاق مدینہ کے چند فوائد کی فہرست بنائیں اور آپس میں مذاکرہ کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- موجودہ دور کے تناظر میں طلبہ کو میثاق مدینہ کی ضرورت و اہمیت سے آگاہ کریں۔

12. غزوات نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- جہاد کا حقیقی تعارف اور غزوہ و سریہ میں فرق جان سکیں۔
- غزوہ بدر، غزوہ احد اور غزوہ خندق کے اسباب، واقعات اور نتائج و ثمرات سے آگاہ ہو سکیں۔

جہاد کے لغوی معنی کوشش کے ہیں۔ اصطلاح میں اس سے مراد وہ کوشش ہے جو اللہ کے دین کی حفاظت اور اس کی ترقی کے لیے کی جائے۔

غزوہ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لفظی معنی "جنگ" کے ہیں۔ اسلام میں غزوہ سے مراد وہ جنگ ہے جس کی قیادت نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمائی ہو۔ غزوہ کی جمع غزوات ہے۔

غزوات کا پس منظر:

مدینہ منورہ میں مسلمانوں کی ترقی اور اسلام کی اشاعت سے کفار مکہ کے ساتھ ساتھ مدینہ منورہ کے یہود اور دیگر اسلام دشمن قبائل بھی سخت پریشان ہوئے۔ انھوں نے مسلمانوں کے خلاف کئی جنگیں لڑیں۔ جن میں تین بڑے غزوات بدر، احد اور خندق نمایاں ہیں۔

> جس جنگ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے شرکت نہ کی ہو اور لشکر روانہ فرمایا ہو اسے "سریہ" کہتے ہیں۔

> نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے غزوات کی تعداد تقریباً 27 ہے۔

غزوہ بدر:

مسلمانوں اور کافروں کے درمیان پہلی جنگ غزوہ بدر کہلاتی ہے۔ یہ غزوہ 17 رمضان المبارک 2 ہجری کو ہوا۔ کفار مکہ کے لشکر کی قیادت ابو جہل کر رہا تھا۔ جس میں کفار کے لشکر کی تعداد ایک ہزار تھی۔ کفارِ مکہ کا لشکر اسلحہ سے لیس تھا۔ اسلامی لشکر میں صرف تین سو تیرہ مجاہدین تھے۔ جن کے پاس سواریوں اور اسلحہ کی شدید کمی تھی لیکن وہ ایمان کے جذبہ سے سرشار تھے۔

> غزوہ بدر کے قیدیوں کو دس دس مسلم بچوں کو تعلیم دینے کے عوض آزاد کیا گیا۔

اس غزوہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کامیابی عطا فرمائی۔ اور اسے "یوم الفرقان" کا نام دیا گیا۔ غزوہ بدر میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کے لیے آسمان سے فرشتے بھیجے۔ اس غزوہ میں کفار مکہ کے سردار ابو جہل سمیت ستر نمایاں افراد قتل ہوئے اور اتنے ہی قیدی بنائے گئے۔

غزوہ احد:

غزوہ بدر میں ذِلت آمیز شکست کے بعد کفارِ مکہ انتقام کی آگ میں جل رہے تھے۔ تین ہجری کو ابوسفیان کی قیادت میں کفارِ مکہ کا تین ہزار کا لشکر مسلمانوں سے بدلہ لینے کے لیے مکہ سے روانہ ہوا۔ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کفار سے مقابلے کے لیے سات سو مجاہدین کے ساتھ اُحد پہاڑ کے قریب پڑاؤ ڈالا۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عبد اللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو پچاس تیر اندازوں کے ساتھ پہاڑی درے پر مقرر فرمایا اور انھیں کسی بھی صورت میں درہ نہ چھوڑنے کی تلقین فرمائی۔ مسلمانوں نے نہایت بہادری سے کافروں کا مقابلہ کیا اور کفار بھاگنے پر مجبور ہو گئے۔ درے پر موجود 50 تیر انداز فتح دیکھ کر درے سے نیچے آ گئے۔ کفار نے جب درّہ خالی دیکھا تو پلٹ کر مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ اس نازک ترین وقت میں نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مسلمانوں کو پھر سے جمع کیا اور کفار پر دوبارہ حملہ کیا۔ کفار مکہ اس حملے کا مقابلہ نہ کر سکے اور میدانِ جنگ چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اس غزوہ میں ستر مسلمان مجاہدین شہید ہوئے۔

> مزید جانیے!
> غزوہ اُحد میں نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ زخمی ہوئے اور آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے دو دانت مبارک شہید ہوئے۔

غزوہ خندق:

5 ہجری میں مشرکین مکہ نے مدینہ کے مسلمانوں کے خلاف جنگ کی تیاریاں شروع کیں اور 10 ہزار کا لشکر لے کر مدینہ پر چڑھائی کی۔ اس غزوہ میں نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ کی حفاظت کے لیے صحابہ رضی اللہ عنھم کے ساتھ مل کر مدینہ منورہ کے گرد خندق کھودی۔ خندق کھودنے کی تجویز حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے دی۔ کفار خندق دیکھ کر حیران رہ گئے۔ انھوں نے مدینہ منورہ کا محاصرہ کر لیا اور خندق عبور کرنے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن ناکام رہے۔ محاصرہ کئی دِن جاری رہا۔ ایک رات شدید طوفان آیا۔ جس نے دشمنوں کے خیموں کو اکھاڑ دیا۔ وہ راتوں رات میدان خالی کر کے بھاگ گئے۔

> خندق کی لمبائی ساڑھے تین میل، چوڑائی پندرہ فٹ اور گہرائی اکیس فٹ تھی۔

اس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی غیبی مدد کی اور انھیں بغیر لڑے فتح سے نوازا۔ غزوہ خندق کو غزوہ احزاب بھی کہا جاتا ہے۔

> غزوہ خندق میں سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرب کے مشہور پہلوان عمرو بن عبدود کو قتل کیا۔

ثمرات:

- کفار بار بار شکست سے دل برداشتہ ہوئے۔

- مسلمانوں کے حوصلے بڑھے۔
- اللہ تعالیٰ کی مدد پر مسلمانوں کے یقین میں اضافہ ہوا۔
- یہود اور دیگر قبائل پر مسلم فوج کی دھاک بیٹھ گئی۔
- مالِ غنیمت اور فدیہ کی صورت میں مسلمانوں کی معاشی حالت مستحکم ہوئی۔

غزوات النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں ہمارے لیے سبق ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ حق والوں کے ساتھ ہوتا ہے انھیں کبھی تنہا نہیں چھوڑتا۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اخلاص اور ثابت قدمی اختیار کریں۔ ہر حال میں نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کو لازم پکڑیں، صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں اور اسی سے مدد مانگیں۔

مشق

(الف) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. غزوہ بدر پیش آیا:

الف) 15 رمضان المبارک کو — ب) 16 رمضان المبارک کو
ج) 17 رمضان المبارک کو — د) 18 رمضان المبارک کو

2. غزوہ خندق میں کفار کی تعداد تھی:

الف) ایک ہزار — ب) تین ہزار — ج) پانچ ہزار — د) دس ہزار

3. غزوہ اُحد میں مسلمان شہید ہوئے:

الف) تیس — ب) چالیس — ج) پچاس — د) ستر

4. غزوہ بدر میں کفار کے لشکر کا سردار تھا:

الف) ابو جہل — ب) ابولہب — ج) عتبہ — د) ولید بن مغیرہ

(ب) سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. جہاد کا کیا مطلب ہے؟
2. سریہ سے کیا مراد ہے؟
3. غزوہ خندق میں خندق کی لمبائی اور چوڑائی کتنی تھی؟
4. غزوہ بدر کا دوسرا نام کیا ہے؟

(ج) تفصیلی جواب دیں۔

1. غزوات النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے نتائج و ثمرات تحریر کریں۔

سرگرمی برائے طلبہ:

- غزوہ بدر، غزوہ احد، غزوہ خندق کے اسباب و واقعات کا طلبہ آپس میں مذاکرہ کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- اساتذہ طلبہ کے مابین غزوات النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حوالہ سے ذہنی آزمائش کا مقابلہ کروائیں اور ان کے فوائد و ثمرات پر مبنی چارٹ تیار کروائیں۔

باب چہارم: **اخلاق و آداب**

1. سادگی

حاصلاتِ تعلّم:اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ قرآن و سنت کی روشنی میں:

- سادگی کا مفہوم سمجھ کر سادگی اور بناوٹ میں فرق جان سکیں۔
- سادگی کے فوائد و ثمرات سے آگاہ ہو کر زندگی میں نمود و نمائش سے دور رہتے ہوئے سادگی اپنا سکیں۔

سادگی سے مراد بناوٹ اور تکلف سے پاک ہونا ہے۔ دکھاوے اور فضول خرچی سے بچتے ہوئے صرف ضروری استعمال کی چیزوں پر گزارا کرنا سادگی کہلاتا ہے۔ سادگی کا متضاد تکلف اور بناوٹ ہے، جس کا مطلب ہے اپنے آپ کو وہ ظاہر کرنا جو اصل میں نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو حکم دیا کہ آپ اس بات کا اعلان کر دیں:

وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ۝ (سورۃ ص: 86)

ترجمہ: اور میں تکلف (بناوٹ) کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

ہمارے پیارے نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زندگی سادگی کا بہترین نمونہ تھی۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے زندگی بھر کبھی تکلف اور بناوٹ سے کام نہیں لیا۔ ہمیشہ سادہ لباس پہنتے، سادہ خوراک استعمال کرتے اور گھر کے چھوٹے موٹے کام خود کر لیتے۔ مجلس میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین کے ساتھ فرش پر بیٹھ جاتے اور گھر میں بھی سادہ زندگی گزارتے تھے۔ رسم و رواج میں بھی آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ہمیشہ سادہ طرزِ عمل اختیار کیا۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی سب سے چھوٹی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا نکاح بہت سادگی سے کیا۔ سادگی سے متعلق آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ (سنن ابی داؤد: 4161)

ترجمہ: بے شک سادگی ایمان کا حصہ ہے۔

سادگی کے فوائد:

- سادگی اختیار کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔

- زندگی میں آسانیاں پیدا ہوتی ہیں۔
- انسان فضول خرچی سے بچ جاتا ہے۔
- مشکلات اور پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔
- انسان حرام کمائی سے محفوظ رہتا ہے۔
- اطمینان اور سکون حاصل ہوتا ہے۔
- انسان میں صبر و شکر کی عادت پیدا ہوتی ہے۔

ہمیں چاہیے زندگی کے ہر معاملہ میں سادگی اختیار کریں۔ خوراک، لباس، رہائش اور رسم و رواج میں نمود و نمائش سے بچیں۔ اس طرح ہماری زندگی میں سکون بھی ہوگا، معاشی مشکلات سے بھی بچ جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی بھی حاصل ہوگی۔

﴿مشق﴾

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. حدیث کے مطابق سادگی حصہ ہے:

الف) زندگی کا　　ب) تعلیم کا　　ج) ایمان کا　　د) کمائی کا

2. سادگی کا متضاد ہے:

الف) منافقت　　ب) حسد　　ج) تکبر　　د) بناوٹ

3. دکھاوے سے بچنا کہلاتا ہے:

الف) کفایت شعاری　　ب) سمجھداری　　ج) سادگی　　د) رواداری

4. اپنے آپ کو ایسا ظاہر کرنا جو اصل میں نہیں کہلاتا ہے:

الف) سخاوت　　ب) بناوٹ　　ج) شہرت　　د) سادگی

(ب) سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. سادگی سے کیا مراد ہے؟
2. سادگی اور بناوٹ میں کیا فرق ہے؟
3. سادگی کی اہمیت سے متعلق ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں۔
4. سادگی کے چند فوائد لکھیں۔

5. نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خوراک، لباس اور طرزِ زندگی کیسا تھا؟

(ج) تفصیلی جواب دیں۔

1. نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی سے سادگی کا سبق حاصل کرتے ہوئے ہم اپنی روزمرہ زندگی میں سادگی کیسے اختیار کر سکتے ہیں؟

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- سوچیں اور اپنے ساتھیوں سے تبادلہ خیال کریں کہ آپ خوراک، لباس اور رہن سہن میں کیسے سادگی اپنا سکتے ہیں۔
- سادگی کے فوائد اور نمود و نمائش کے نقصانات پر مبنی فہرست تیار کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- طلبہ کو بناوٹ اور فضول خرچی کے نقصانات سے آگاہ کریں۔
- طلبہ کو اسوۂ حسنہ کی روشنی میں سادگی کی اہمیت بتائیں۔

2. رواداری

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ قرآن و سنت کی روشنی میں:

- رواداری کے معنی و مفہوم اور اہمیت سے واقف ہو سکیں۔
- رواداری کے معاشرتی فوائد و ثمرات جان کر گروہی، مسلکی، علاقائی اور لسانی عدم برداشت سے اجتناب کر سکیں۔

رواداری کے لفظی معنی ہیں لحاظ کرنا، رعایت کرنا وغیرہ۔ کسی بھی معاملہ میں دوسروں کی رائے کا احترام کرنا رواداری کہلاتا ہے۔ اسلام ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ کوئی شخص اگر ہمارے عقیدہ، نظریہ یا مسلک سے اتفاق نہیں کرتا تو اس پر زبردستی اپنا عقیدہ یا نظریہ مسلّط نہ کیا جائے۔ کسی دوسرے سے زبردستی اپنی بات منوانا رواداری کے خلاف ہے۔

اہمیت:

اسلام غیر مسلموں کو حکمت اور اچھی دلیلوں کے ساتھ دین کا پیغام پہنچانے کی تعلیم دیتا ہے۔ اگر کوئی اسے قبول کرتا ہے تو اس کی مرضی ورنہ اس پر زبردستی نہ کی جائے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۣ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ (سورۃ البقرہ: 256)

ترجمہ: دین میں کوئی جبر نہیں۔ یقیناً ہدایت (صاف طور پر) گمراہی سے واضح ہو چکی۔

اسلام ہر شخص کو اپنے مذہب اور نظریہ کے مطابق زندگی گزارنے کی آزادی دیتا ہے۔ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے جب اسلام کی تبلیغ شروع کی تو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو بہت سے مخالفین کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنے مخالفین کو نہایت حکمت اور اَخلاق کے ذریعے اسلام کی طرف بلایا۔

خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور میں بھی مکمل مذہبی آزادی تھی۔ تمام مذاہب کے ماننے والوں کو نہ صرف اپنے اپنے طریقے کے مطابق عبادت کرنے کی آزادی تھی بلکہ ان کی عبادت گاہوں اور مقدس مقامات کی حفاظت بھی کی جاتی تھی۔ ہمارے وطن میں مختلف مذاہب اور مسالک کے لوگ رہتے ہیں۔ ان کی عبادت گاہیں موجود ہیں۔ وہ اپنے تہوار بھی مناتے ہیں اور ان پر کسی قسم کا کوئی جبر نہیں ہے۔

مسلمان مبلغین کا وہ اخلاق جس سے متاثر ہو کر غیر مسلم جوق در جوق اسلام میں داخل ہو گئے۔ اس میں رواداری کا کردار سب سے نمایاں ہے۔

رواداری کے فوائد:

- رواداری سے معاشرہ میں امن پیدا ہوتا ہے۔

- ایک دوسرے کے احترام کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
- انسان میں صبر و تحمل پیدا ہوتا ہے۔
- ہر ایک کی عزت نفس اور جان و مال کی حفاظت ہوتی ہے۔
- رواداری سے انسان میں عفوو درگزر کی صفت پیدا ہوتی ہے۔

ہمیں چاہیے اپنے آپ میں رواداری کی صفت پیدا کریں۔ دوسروں کی رائے کا احترام کریں۔ کسی کو بھی اس کے مذہب، مسلک، علاقے اور زبان کی وجہ سے برا نہ سمجھیں۔ ہر انسان کے بنیادی اور فطری حقوق کا خیال رکھیں۔ اس طرح ہمارے معاشرہ میں امن و سکون کی فضا قائم ہو گی۔

> **فرمان نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ:**
> جس نے کسی ذمّی معاہد (غیر مسلم شہری) کو ہلاک کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا۔
> (ابنِ ماجہ:2686)

مشق

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. رواداری کے معنی ہیں:

الف) معاف کرنا　ب) لحاظ کرنا　ج) پیروی کرنا　د) قناعت کرنا

2. دوسروں کے مذہبی عقائد اور جذبات کا احترام کرنا کہلاتا ہے:

الف) رحم دلی　ب) نرم مزاجی　ج) رواداری　د) صبر و تحمل

3. اسلام غیر مسلموں کو دین کا پیغام پہنچانے کا حکم دیتا ہے:

الف) طاقت کے ساتھ　ب) حکمت کے ساتھ　ج) جبر کے ساتھ　د) مال و دولت کے ساتھ

4. حدیث کی رُو سے وہ شخص جنت کی خوشبو سے بھی محروم ہو گا جس نے قتل کیا کسی:

الف) عیسائی کو　ب) یہودی کو　ج) منافق کو　د) ذمّی کو

(ب) سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. رواداری سے کیا مراد ہے؟
2. نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مخالفین کو کس طرح دین کی طرف بلایا؟
3. رواداری کے بارے میں اسلام ہمیں کیا تعلیم دیتا ہے؟
4. رواداری کے بارے میں خلفائے راشدین کا کیا طرزِ عمل تھا؟
5. معاشرہ میں امن و سکون پیدا کرنے کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟

(ج) تفصیلی جواب دیں۔

1. رواداری کے فوائد و ثمرات بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- طلبہ استاد صاحب کی رہ نمائی میں ایک دوسرے کے ساتھ مذاکرہ کریں کہ وہ اپنے گھر، سکول یا محلے میں کیسے رواداری کا مظاہرہ کر سکتے ہیں؟
- رواداری اور برداشت کے متعلق چند نکات پر مبنی چارٹ تیار کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- طلبہ کو رواداری کی اہمیت اور معاشرہ پر اس کے مرتب ہونے والے اثرات سے آگاہ کریں۔
- طلبہ کو نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرت سے رواداری کے واقعات سنائیں۔

3. وقت کی پابندی

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ قرآن و سنت کی روشنی میں:

- وقت کی پابندی کی اہمیت سمجھ کر نظامِ فطرت سے وقت کی پابندی کے اصول سیکھ سکیں۔
- عملی زندگی میں وقت کی پابندی کے فوائد جان کر ان پر عمل کر سکیں۔

ہر کام کو اس کے وقت پر کرنا وقت کی پابندی کہلاتا ہے۔ کائنات کی ہر شے وقت کی پابند ہے۔ سورج اپنے مقررہ وقت پر طلوع اور غروب ہوتا ہے۔ چاند اور تارے اپنے وقت پر چمکتے اور چھپ جاتے ہیں۔ اسی طرح بارش برسنا، موسموں کی تبدیلی، فصل کا اُگنا، ہر کام کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے عبادات کے لئے بھی وقت کی پابندی لازم قرار دی ہے۔ نماز وقت پر ادا کرنا ضروری ہے۔ فرض روزے صرف رمضان المبارک میں ہی رکھے جاسکتے ہیں۔ حج کی ادائی صرف ذوالحجہ کے خاص دنوں میں ہو سکتی ہے۔ ہمارے پیارے نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا معمول تھا کہ اپنے وقت کو مفید کاموں میں صرف کرتے اور ہر کام وقت پر کرتے تھے۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کھانے پینے، سونے جاگنے اور زندگی کے دیگر کاموں کے لیے اوقات مقرر کر رکھے تھے اور آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہمیشہ ان کی پابندی فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح کائنات کے نظام کو وقت کا پابند بنایا ہے اور ہر عبادت کے لیے ایک خاص وقت مقرر فرمایا ہے، اسی طرح روزمرہ زندگی میں انسان کو بھی وقت کا پابند ہونا چاہیئے۔ کامیاب انسان وہ ہے جو دن بھر کے کاموں کے لیے نظام الاوقات بنالے اور پھر اس کے مطابق اپنے سارے کام انجام دے۔

جو طلبہ اپنا وقت فضول کاموں میں ضائع کرتے ہیں، فضول گپ شپ میں وقت گزارتے ہیں۔ موبائل پر گیم کھیلتے ہیں اور طرح طرح کی ویڈیوز دیکھتے ہیں یا سارا دن کھیل کود میں لگے رہتے ہیں اُن کی پڑھائی بھی متاثر ہوتی ہے اور انہیں زندگی میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

وقت کی پابندی کے بغیر کسی قوم نے ترقی نہیں کی۔ دنیا میں جتنی بھی ترقی یافتہ قومیں ہیں وقت کی پابندی ان کا پہلا اصول رہا ہے۔

وقت کی پابندی کے فوائد:

- وقت کی پابندی سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں۔
- انسان کو کامیابی حاصل ہوتی ہے۔
- انسان کے اندر نظم و ضبط پیدا ہوتا ہے۔

- لوگوں کا اس پر اعتماد قائم ہوتا ہے۔
- ہر کام وقت پر کرنے سے انسان بہت سی پریشانیوں سے بچ جاتا ہے۔

ہمیں چاہیئے کہ زندگی کے تمام کاموں میں وقت کی پابندی کا خیال رکھیں۔ اپنے وقت کو بے کار کاموں میں ضائع نہ کریں۔ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اسوہ حسنہ کو سامنے رکھتے ہوئے وقت کی پابندی کریں تا کہ دُنیا اور آخرت میں کامیاب ہو سکیں۔

﴿مشق﴾

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. زندگی میں کامیابی کے لئے لازمی ہے:

الف) وقت کا استعمال　ب) وقت کا اسراف　ج) وقت کی پابندی　د) وقت کی پہچان

2. حج ادا کیا جاتا ہے ہر سال:

الف) ذوالحجہ میں　ب) ذی قعدہ میں　ج) محرم میں　د) صفر میں

3. اللہ تعالیٰ نے وقت کی پابندی لازم قرار دی ہے:

الف) کھانے کے لئے　ب) کھیلنے کے لئے　ج) عبادات کے لئے　د) ہر کام کے لئے

4. نماز ادا کرنا ضروری ہے:

الف) مقررہ وقت پر　ب) دن کے وقت　ج) شام کے وقت　د) فرصت کے وقت

(ب) سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. وقت کی پابندی سے کیا مراد ہے؟
2. کون سی عبادات وقت پر ادا کرنا لازم ہے؟
3. نظامِ کائنات سے ہمیں کس طرح وقت کی پابندی کا سبق ملتا ہے؟
4. وقت کی پابندی نہ کرنے کے کوئی سے تین نقصانات بیان کریں۔
5. وقت کو ضائع ہونے سے کیسے بچایا جا سکتا ہے؟

(ج) تفصیلی جواب دیں۔

1. وقت کی پابندی کے فوائد لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- آپ اپنی روزمرہ زندگی میں وقت کی پابندی کا خیال کیسے رکھیں گے۔ آپس میں بات چیت کریں۔
- اپنے روزمرہ کے معمولات میں وقت کی پابندی کے جو فوائد آپ محسوس کرتے ہیں اپنے ساتھیوں کو بتائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- طلبہ میں مباحثہ کرائیں کہ عام طور پر انسان کس طرح وقت ضائع کرتا ہے۔
- طلبہ سے دن بھر کی سرگرمیوں کے اوقاتِ کار کا جدول تیار کروائیں۔
- طلبہ کو وقت کا پابند بنانے کے لیے اُن کی سرگرمیوں کا جائزہ لیں۔

4. آدابِ مجلس

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ قرآن و سنت کی روشنی میں:

- مجلس کا مفہوم اور آداب سمجھ سکیں۔
- سیرت النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی روشنی میں آدابِ مجلس کے واقعات جان کر ان پر عمل پیرا ہو سکیں۔

مجلس کے لغوی معنی ہیں بیٹھنے کی جگہ۔ مجلس سے مراد وہ جگہ ہے جہاں کچھ لوگ جمع ہو کر ایک دوسرے سے گفتگو کرتے ہیں۔ مجالس میں بیٹھنے سے دوسروں کے مسائل کا پتہ چلتا ہے۔ دوسروں کے تجربات سے فائدہ اٹھانے کا موقع ملتا ہے۔ علم والوں کی مجلس میں بیٹھنے سے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔ اچھے لوگوں کی مجلس میں بیٹھنے سے انسان کے اَخلاق اچھے ہوتے ہیں۔ انسان کو دیکھنا چاہیئے کہ اس کی دوستی، اٹھنا اور بیٹھنا کیسے لوگوں کے ساتھ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین کو آدابِ مجلس کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ جب وہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مجلس میں ہوں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ادب و احترام کا پورا خیال رکھیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین مجلس نبوی میں نہایت ادب و احترام سے بیٹھتے اور خاموشی اور توجہ سے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بات سنتے تھے۔ قرآن مجید میں آدابِ مجلس بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا قِيۡلَ لَكُمۡ تَفَسَّحُوۡا فِى الۡمَجٰلِسِ فَافۡسَحُوۡا يَفۡسَحِ اللّٰهُ لَكُمۡ ۚ

وَاِذَا قِيۡلَ انْشُزُوۡا فَانْشُزُوۡا (سورۃ المجادلہ: 11)

ترجمہ: مومنوں جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں کھل کر بیٹھو تو کھل کر بیٹھا کرو۔ اللہ تعالیٰ تم کو کشادگی بخشے گا اور جب کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہوا کرو۔

آدابِ مجلس:

- مجلس میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا چاہیئے۔
- مجلس میں جہاں جگہ ملے بیٹھ جانا چاہیے۔
- مجلس سے کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہیں بیٹھنا چاہیئے۔
- مجلس میں دو آدمیوں کو آپس میں سرگوشی نہیں کرنی چاہیئے۔
- مجلس میں اگر کوئی بات کر رہا ہو تو اس کی بات کو کاٹ کر اپنی بات نہیں کرنا چاہیے۔

- مجلس میں دوسروں کی بات غور سے سننی چاہیے۔
- مجلس میں اگر کوئی راز کی بات کہی گئی ہے تو اِسے آگے بیان نہیں کرنا چاہیۓ۔
- ایسی مجالس میں شریک نہیں ہونا چاہیۓ جو وقت کے ضیاع اور اَخلاقی بگاڑ کا باعث ہوں۔
- مجلس کے اختتام پر مسنون دعا پڑھنی چاہیۓ۔

مجالس کی مختلف اقسام ہوتی ہیں۔ بعض مجالس نیکی پر آمادہ کرنے والی ہوتی ہیں اور بعض مجالس برائی پر آمادہ کرنے والی ہوتی ہیں۔ ہمیں چاہیۓ کہ بُری مجالس سے اجتناب کریں اور آداب مجلس کا خیال رکھیں۔ نیک مجالس میں شرکت کرنا ہمارے لیے دنیا و آخرت کی کامیابی کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

مجلس کے خاتمے کی دعا:

سُبۡحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمۡدِكَ اَشۡهَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنۡتَ اَسۡتَغۡفِرُكَ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡكَ

(سنن ابی داؤد: 4857)

مشق

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. مجلس کے لفظی معنی ہیں:

الف) چلنے کی جگہ　ب) بیٹھنے کی جگہ　ج) کام کرنے کی جگہ　د) آرام کرنے کی جگہ

2. آدابِ مجلس بیان ہوئے ہیں:

الف) سورۃ الفاتحہ میں　ب) سورۃ الملک میں　ج) سورۃ المجادلہ میں　د) سورۃ الرحمٰن میں

3. مجلس میں بیٹھنا چاہیے:

الف) اونچی جگہ　ب) زمین پر　ج) جہاں جگہ ملے　د) نمایاں جگہ

4. انسان کے اخلاق اچھے ہوتے ہیں:

الف) اچھی مجلس سے　ب) اچھی صحت سے　ج) زیادہ دولت سے　د) بڑے عہدہ سے

(ب) سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. مجلس سے کیا مراد ہے؟
2. اچھے لوگوں کی مجلس میں بیٹھنے کا کیا فائدہ ہوتا ہے؟
3. صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی مجلس میں کیسے بیٹھتے تھے؟
4. قرآن مجید میں کون سے آدابِ مجلس بیان ہوئے ہیں؟
5. کیسی مجالس میں شرکت نہیں کرنی چاہیۓ؟

(ج) تفصیلی جواب دیں۔

1. آدابِ مجلس بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- آپ نے کسی مجلس میں شرکت کی ہو گی۔ اچھی طرح سوچ کر اپنے دوستوں کو بتائیں کہ آپ نے کِن کِن آدابِ مجلس کا خیال رکھا تھا۔
- کمرا جماعت بھی ایک مجلس ہے۔ آپس میں مذاکرہ کریں کہ آپ کِن کِن آدابِ مجلس کا خیال رکھتے ہیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- طلبہ کو مختلف مجالس کا تعارف کرائیں اور اچھی مجلس کے فوائد اور بری مجلس کے نقصانات سے آگاہ کریں۔
- طلبہ کو مجلس کے خاتمہ کی دعا یاد کرائیں۔
- طلبہ کو آدابِ مجلس پر عمل کرنے کی ترغیب دیں۔

باب پنجم: حُسنِ معاملات و معاشرت

1. دیانت داری

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ قرآن و سنت کی روشنی میں:

- دیانت داری کا مفہوم سمجھ کر تمام معاملات میں دیانت داری کی ضرورت و اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- سیرتِ طیبہ کی روشنی میں دیانت داری کی مثالوں سے آگاہ ہو کر دیانت داری کے اصولوں پر عمل کر سکیں۔

کوئی بھی کام سچی نیت اور ایمانداری سے کرنا دیانت داری کہلاتا ہے۔ دوسروں کے حقوق ایمانداری کے ساتھ ادا کرنا، اپنی ذمہ داریوں کو اچھی طرح ادا کرنا، امانت کی حفاظت کرنا اور وعدہ پورا کرنا سب دیانت داری میں شامل ہیں۔

دیانت کی ضد بد دیانتی ہے۔ جو شخص کام چور ہو، امانت میں خیانت کرتا ہو، دھوکہ باز ہو اور دوسروں کے حقوق ادا نہ کرے اسے بد دیانت کہتے ہیں۔

ضرورت و اہمیت:

ایک اچھا اور کامیاب معاشرہ قائم کرنے کے لیے دیانت داری بہت ضروری ہے۔ جب معاشرہ کا ہر فرد ایمانداری سے اپنی ذمہ داریاں ادا کرے گا تو لوگ سکون کی زندگی گزاریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے کامیاب مومنین کی صفت بیان کی ہے:

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَ مٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ ○ (سورۃ المومنون: 8)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور وعدہ کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

لَآ اِيْمَانَ لِمَنْ لَّآ اَمَانَةَ لَهٗ (مسند احمد: 12383)

ترجمہ: جس میں امانت داری نہیں اس میں ایمان نہیں۔

اس کا مطلب ہے کہ کوئی شخص دیانت داری کے بغیر حقیقی مسلمان نہیں بن سکتا۔ مسلمان وہی ہے جو امانت کی حفاظت کرنے والا ہو۔

نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دیانت داری:

ہمارے پیارے نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اپنی امانت، دیانت اور سچائی کی وجہ سے مکہ مکرمہ میں صادق اور امین کہلاتے تھے۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے دشمن بھی آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ

اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر اتنا اعتماد کرتے تھے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس اپنی قیمتی چیزیں حفاظت کے لیے رکھتے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہمیشہ وعدہ پورا فرماتے تھے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا جو مکہ کی ایک مالدار خاتون تھیں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دیانت داری سے اس قدر متاثر ہوئیں کہ انہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو نکاح کا پیغام بھجوایا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سچائی اور دیانتداری سے متاثر ہو کر بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا۔

ہمیں چاہیئے کہ ہم بھی اپنے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے طریقہ کو اپناتے ہوئے ہر کام دیانت داری سے کریں۔ اس طرح ہم اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندے بن سکتے ہیں اور دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

مشق

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. دیانت داری کا مطلب ہے:

الف) ایمانداری　ب) وفاداری　ج) خودداری　د) رازداری

2. امانت میں خیانت کرنے والے کو کہتے ہیں:

الف) مشرک　ب) بددیانت　ج) کافر　د) بدنیت

3. نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دیانت داری سے متاثر ہو کر نکاح کا پیغام بھیجا:

الف) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے　ب) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے

ج) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے　د) حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے

4. قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کامیاب مومنین کی صفت بیان کی ہے کہ وہ:

الف) مال کی حفاظت کرنے والے ہیں　ب) ملک کی حفاظت کرنے والے ہیں

ج) غلے کی حفاظت کرنے والے ہیں　د) امانت کی حفاظت کرنے والے ہیں

5. حدیث کی رُو سے جس میں امانت داری نہیں اس میں نہیں ہے:

الف) ایمان　ب) حیا　ج) جرأت　د) عقل

(ب) سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. دیانت داری سے کیا مراد ہے؟
2. بددیانت شخص کسے کہتے ہیں؟
3. دیانتداری کے حوالے سے ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

4. دیانت داری کے حوالے سے ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں۔
5. حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے رسالت مآب صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی کس صفت سے متاثر ہو کر نکاح کا پیغام بھیجا؟

(ج) تفصیلی جواب دیں۔

1. نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زندگی سے دیانت داری کی مثالیں بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- اپنی روزمرہ زندگی سے ایسے کاموں کی فہرست تیار کریں جنھیں آپ دیانت داری سے انجام دیتے ہیں۔
- طلبہ ایک دوسرے کے ساتھ تبادلہ خیال کریں کہ اگر ہر شخص دیانت داری کا مظاہرہ کرے تو معاشرہ میں کون سی تبدیلیاں آسکتی ہیں؟

ہدایات برائے اساتذہ:

- طلبہ کو نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرت سے دیانت داری کے واقعات سنائیں۔
- طلبہ پر بد دیانتی کے نقصانات واضح کریں۔

2. خدمتِ خلق

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ قرآن و سنت کی روشنی میں:

- خدمتِ خلق کا مفہوم اور سیرت النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی روشنی میں اس کی ضرورت واہمیت سمجھ سکیں۔
- دورِ حاضر کے مسائل کا ادراک کرتے ہوئے عملی زندگی میں خدمتِ خلق کی عادت اپنا سکیں۔

خدمتِ خلق کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرنا اور ضرورت مندوں کی ضروریات پورا کرنا۔

خدمتِ خلق کی ضرورت و اہمیت:

اسلام میں خدمتِ خلق کی بہت اہمیت ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ

وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝ (سورۃ البقرہ: 215)

ترجمہ: کہہ دو جو مال تم خرچ کرو، ماں باپ، قریبی رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں پر جو کچھ تم بھلائی کرو گے وہ بے شک اللہ جانتا ہے۔

نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

"جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرتا ہے"۔ (صحیح بخاری: 2442)

اسی طرح:

"جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا رہتا ہے"۔ (صحیح مسلم: 2699)

جہنمی جہنم میں جانے کی ایک وجہ یہ بیان کریں گے:

وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۝ (سورۃ المدثر: 44)

ترجمہ: "اور ہم مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے"۔

نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زندگی خدمتِ خلق کا بہترین نمونہ تھی۔ لوگوں کے کام اپنے ہاتھوں سے کر دیتے۔ حاجت مندوں کی حاجت پوری کرتے اور کبھی کوئی مانگنے والا آپ کے در سے خالی نہ جاتا تھا۔ مہمانوں کی خود خدمت کرتے۔ ایک مرتبہ حبشہ سے چند مہمان حاضر ہوئے، آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ خود ان کی خدمت میں مصروف ہو گئے۔ ایک صحابی حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر سے دور جہاد کے لیے گئے ہوئے

تھے۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہر روز ان کے گھر تشریف لے جاتے اور ان کی بکریوں کا دودھ دوہ دیا کرتے تھے۔

دورِ حاضر میں خدمتِ خلق:

ہمارے ارد گرد بہت سے ایسے لوگ ہیں جنہیں ہماری مدد کی ضرورت ہے۔ بعض اوقات ہمارے گھر میں ہمارے والدین اور بہن بھائیوں کو ہماری مدد کی ضرورت ہوتی ہے، پڑوس میں کوئی بیمار اور محتاج ہوتے ہیں یا ہمارے ہم جماعت ساتھی ضرورت مند ہوتے ہیں۔ لہٰذا ہم کبھی سودا سلف لا کر، کبھی کسی بیمار کو ہسپتال لے جا کر، گھر کے کاموں میں گھر والوں کا ہاتھ بٹا کر خدمتِ خلق کا فریضہ انجام دے سکتے ہیں۔ وبائی امراض، سیلاب، زلزلہ یا کسی حادثہ کے موقع پر لوگوں کی مدد کرنا خدمتِ خلق کے مختلف مواقع ہیں جن سے ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکتے ہیں۔ انسانوں کے ساتھ ساتھ جانوروں اور پرندوں کا خیال رکھنا بھی خدمتِ خلق کی ہی ایک صورت ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم خدمتِ خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اپنے ارد گرد رہنے والے لوگوں کی مدد کریں۔ اپنے ساتھیوں کی ضروریات کا خیال رکھیں۔ معذوروں، یتیموں اور بیواؤں کی مدد کریں۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کر کے ہم اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ لوگوں میں شامل ہو سکتے ہیں۔

﴿مشق﴾

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. جو شخص اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے، اس کی مدد کرتا ہے:

الف) انسان　　ب) جن　　ج) فرشتہ　　د) اللہ تعالیٰ

2. نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بکریوں کا دودھ دوہ دیا کرتے تھے:

الف) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی　　ب) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

ج) حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی　　د) حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

3. اہلِ جہنم جہنم میں جانے کی ایک وجہ بیان کریں گے:

الف) ہم ذکر نہیں کرتے تھے　　ب) ہم روزے نہیں رکھتے تھے

ج) ہم حج نہیں کرتے تھے　　د) ہم مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے

(ب) سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. خدمتِ خلق کے مختلف طریقے بیان کریں۔

2. خدمتِ خلق کے حوالے سے ایک حدیثِ مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

3. نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی کس طرح خدمتِ خلق کا نمونہ تھی؟

4. خدمتِ خلق ترک کرنے کے کوئی سے دو نقصانات بیان کریں۔

(ج) تفصیلی جواب دیں۔

1. دورِ حاضر میں خدمت کی ممکنہ صورتیں بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- آپس میں تبادلہ خیال کریں کہ آپ خدمتِ خلق کے کون کون سے طریقے اپنا سکتے ہیں۔
- خدمتِ خلق کے حوالے سے ایک حدیثِ مبارکہ پر مبنی چارٹ تیار کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- خدمتِ خلق کی مختلف صورتیں طلبہ پر واضح کریں۔
- خدمتِ خلق کی اہمیت اور ضرورت سے طلبہ کو آگاہ کرتے ہوئے انہیں خدمتِ خلق کی ترغیب دیں۔

3. وطن سے محبت

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ قرآن وسنت کی روشنی میں:

- وطن کے معنی و مفہوم سے آگاہ ہو سکیں۔
- وطن کی اہمیت سے آگاہ ہو کر وطن کی قدر کرنا سیکھ سکیں۔
- روزمرہ زندگی میں جذبہ حب الوطنی کے ساتھ ذمہ دار شہری کی خصوصیات اپنا سکیں۔

انسان کے رہنے اور قیام کرنے کی جگہ وطن کہلاتی ہے۔ وطن سے محبت کا یہ مطلب ہے کہ انسان جہاں پیدا ہوا، جہاں رہتا ہے اس جگہ سے اور وہاں کے رہنے والوں سے محبت کرے۔ اپنے وطن کی حفاظت اور ترقی کے لئے کوشش اور محنت کرے۔

وطن کی محبت ایک فطری عمل ہے۔ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بھی اپنے وطن سے محبت کرتے تھے۔ جب کفار نے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو مکہ مکرمہ چھوڑنے پر مجبور کیا تو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"اے مکہ تو کتنا پاکیزہ شہر ہے اور مجھے کتنا محبوب ہے۔ اگر میری قوم مجھے یہاں سے نکلنے پر مجبور نہ کرتی تو تیرے سوا کہیں اور سکونت اختیار نہ کرتا"۔ (جامع ترمذی: 3926)

وطن انسان کو تحفظ اور پہچان دیتا ہے۔ ہمارا پیارا وطن پاکستان ہمارے بزرگوں نے بے شمار قربانیوں کے بعد حاصل کیا۔ یہ ایک نظریے کی بنیاد پر حاصل کیا گیا اور اس کا مقصد یہ تھا کہ ایک ایسا ملک قائم کیا جائے جہاں لوگ اپنی زندگیاں اسلامی تعلیمات کے مطابق گذار سکیں۔ مدینہ منورہ کے بعد اسلام کے نام پر حاصل ہونے والی یہ دوسری ریاست ہے۔ یہاں ہمیں ہر طرح کی مذہبی آزادی حاصل ہے۔ یہ ملک ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم تحفہ ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اس کی قدر کریں، اس کی حفاظت اور ترقی کے لئے ہر ممکن کوشش کریں اور خوب محنت کریں۔ اچھا اور ذمہ دار شہری بن کر رہیں۔ ذمہ دار شہری کا مطلب ہے کہ ایک ایسا شہری جو اپنے حقوق و فرائض پہچان کر انہیں ادا کرتا ہو۔

ذمہ دار شہری کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے کہ ہم:

- وطن کی ترقی کے لئے ہم تعلیم حاصل کریں۔
- اپنے فرائض کو پہچانیں اور انہیں دیانتداری سے انجام دیں۔
- اپنے ہم وطنوں کے ساتھ اتحاد و اتفاق سے رہیں۔
- ملک کے تمام قوانین کی پابندی کریں۔

جاننے کی بات:

پاکستان کا مطلب ہے "پاک لوگوں کے رہنے کی جگہ"۔

- ملک کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار رہیں۔
- نظم و ضبط کا مظاہرہ کریں۔
- ایسا کوئی کام نہ کریں جو اختلاف اور نااتفاقی کا سبب بنے۔
- ملک کی تعمیر اور ترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔
- جب کسی دوسرے ملک میں جائیں تو کوئی ایسا کام نہ کریں جو ملک کی بدنامی کا باعث بنے۔
- ایسے کام کریں کہ پوری دنیا میں ملک کا نام روشن ہو۔
- اسلامی تعلیمات کے مطابق خود بھی زندگی گزاریں اور ان سنہری تعلیمات کو دوسروں تک بھی پہنچائیں۔

یہ تمام باتیں ذمہ دار شہری کی خصوصیات ہیں۔ انہیں اپنا کر ذمہ دار شہری ہونے کا ثبوت دیں اور اسے صحیح معنوں میں ایک اسلامی ریاست بنائیں۔

مشق

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. پاکستان کا مطلب ہے:

الف) آزاد لوگوں کے رہنے کی جگہ　　ب) نیک لوگوں کے رہنے کی جگہ
ج) پاک لوگوں کے رہنے کی جگہ　　د) خوبصورت لوگوں کے رہنے کی جگہ

2. اسلام کے نام پر حاصل ہونے والی دوسری ریاست ہے:

الف) ایران　　ب) افغانستان　　ج) قازقستان　　د) پاکستان

3. پاکستان حاصل کیا گیا:

الف) ترقی کے نام پر　　ب) عقیدت کے نام پر　　ج) اسلام کے نام پر　　د) ثقافت کے نام پر

4. کفار نے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو مجبور کیا:

الف) خیبر چھوڑنے پر　　ب) مکہ چھوڑنے پر　　ج) مدینہ چھوڑنے پر　　د) تبوک چھوڑنے پر

(ب) سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. وطن سے کیا مراد ہے؟
2. وطن سے محبت کا کیا مطلب ہے؟

3. مکہ مکرمہ سے ہجرت کرتے وقت نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کیا ارشاد فرمایا؟

4. ہمارا وطن ہمارے بزرگوں نے کیسے حاصل کیا؟

5. پاکستان کیوں حاصل کیا گیا تھا؟

(ج) تفصیلی جواب دیں۔

1. ذِمّہ دار شہری کی خصوصیات بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- اپنے ساتھیوں سے تبادلہ خیال کریں کہ آپ کس طرح ایک ذمہ دار شہری بن سکتے ہیں۔
- ملک کی ترقی اور سلامتی کے لیے آپ خود کو کیسے تیار کر سکتے ہیں چند نکات تحریر کریں۔
- ذمہ دار شہری کی خصوصیات پر مبنی فہرست تیار کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- طلبہ کو اپنے وطن کے ساتھ محبت کے تقاضے اور ان کی ضرورت و اہمیت سمجھائیں۔
- طلبہ کو نظریہ پاکستان کے مفہوم اور اہمیت سے آگاہ کریں۔
- وطن کی محبت کے موضوع پر طلبہ کے مابین مباحثہ کرائیں۔

4. چغل خوری

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ قرآن و سنت کی روشنی میں:

- چغل خوری کے معنی و مفہوم اور اس کی وعید سے متعلق جان سکیں۔
- چغل خوری کے انفرادی و اجتماعی نقصانات سے آگاہ ہو کر اپنے آپ کو چغل خوری سے بچا سکیں۔

کسی کی بات دوسرے تک پہنچانا جس سے فساد اور جھگڑا پیدا ہو "**چغل خوری**" کہلاتا ہے۔ چغل خوری ایک بڑا گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چغلی کھانے اور چغل خور کی بات سننے اور ماننے سے منع فرمایا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۝ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ ۝ (سورۃ القلم: 10-11)

ترجمہ: اور آپ بات نہ مانیں کسی ایسے شخص کی جو بہت قسمیں کھانے والا بہت گھٹیا ہے۔ (جو) بڑا ہی عیب نکالنے والا چغل خوری کرتا پھرتا ہے۔

نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے چغل خوری کے بارے میں ارشاد فرمایا:

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ (صحیح بخاری:6056)

ترجمہ: چغل خور جنت میں داخل نہیں ہو گا۔

چغل خوری کے نقصانات:

- چغل خوری ایسی معاشرتی برائی ہے جو سارے معاشرہ کو متاثر کرتی ہے۔
- چغل خوری سے لوگوں کے باہمی تعلقات خراب ہوتے ہیں۔
- چغل خوری سے معاشرہ کا امن و سکون تباہ ہو جاتا ہے۔
- لوگوں کے درمیان نفرت اور دشمنی پیدا ہوتی ہے۔
- چغل خور پر لوگ اعتماد نہیں کرتے اور اس سے نفرت کرتے ہیں۔
- چغل خوری فساد اور جھگڑے کو جنم دیتی ہے۔

ہمیں چاہیئے کہ ہم چغل خوری کو ایک بڑا گناہ سمجھتے ہوئے اس سے اپنے آپ کو بچائیں۔ ہم تمام انسانوں کی خیر خواہی کریں۔ دوسروں کے عیوب پر پردہ ڈالنے کی کوشش کریں۔ دوسروں کی عزت کا خیال رکھیں۔ عیب جوئی، غیبت، جھوٹ اور چغل خوری سے بچ کر ہی ہم دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

﴿مشق﴾

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے فرمان کے مطابق جنت میں نہیں جائے گا:

الف) سستی کرنے والا ب) چغل خور ج) زیادہ ہنسنے والا د) زیادہ باتیں کرنے والا

2. اللہ تعالیٰ نے بات ماننے سے منع کیا ہے:

الف) چغل خور کی ب) جھوٹے کی ج) مخالف کی د) بد دیانت کی

3. چغل خوری سے بچنے کا حکم ہے:

الف) سورۃ الناس میں ب) سورۃ الاخلاص میں ج) سورۃ الکوثر میں د) سورۃ القلم میں

4. ایک کی بات فساد کے لیے دوسرے تک پہنچانا کہلاتا ہے:

الف) جھوٹ ب) بہتان ج) حسد د) چغل خوری

(ب) سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. چغل خوری سے کیا مراد ہے؟
2. چغل خوری کی ممانعت پر ایک آیت کریمہ کا ترجمہ لکھیں۔
3. چغل خوری کے بارے میں ایک حدیث لکھیں۔
4. چغل خور سے لوگ کیوں نفرت کرتے ہیں؟
5. اسلام چغل خوری سے کیوں منع کرتا ہے؟

(ج) تفصیلی جواب دیں۔

1. چغل خوری کے نقصانات تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- اچھی اور بری عادات کی فہرست تیار کریں اور اپنا جائزہ لیں کہ آپ کے اندر اچھی عادات زیادہ ہیں یا بُری۔
- چغل خوری سے بچنے کا کوئی ایک طریقہ سوچیں اور ساتھیوں کو بتائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- طلبہ کو چغل خوری کے انفرادی اور اجتماعی نقصانات سے مزید آگاہ کریں۔
- چغل خوری اور دوسری بری عادتوں سے بچنے کی عملی مشق کرائیں۔

باب ششم: ہدایت کے سر چشمے اور مشاہیرِ اِسلام

1. حضرت داؤد علیہ السلام

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ قرآن و سنت کی روشنی میں:

- حضرت داؤد علیہ السلام کی زندگی کے حالات، چند واقعات، معجزات اور خوش الحانی سے واقف ہو سکیں۔
- حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب کے بارے میں جان سکیں۔

حضرت داؤد علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم نبی تھے۔ آپ علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام پر آسمانی کتاب **"زبور مقدس"** نازل کی۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے نبوت کے ساتھ ساتھ عظیم بادشاہت اور حکمت عطا کی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ۝ (سورۃ ص: 20)

ترجمہ: اور ہم نے ان کی حکومت کو مضبوط کیا اور ان کو حکمت عطا فرمائی اور فیصلہ کن بات کہنے کی صلاحیت عطا فرمائی۔

حضرت داؤد علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ عبادت کے ساتھ ساتھ ہمیشہ اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کماتے تھے۔ آپ علیہ السلام انتہائی جرأت مند، بہادر اور طاقت ور تھے۔ ایک دفعہ ایک ظالم بادشاہ جالوت نے آپ علیہ السلام کو مقابلہ کے لیے للکارا۔ وہ انتہائی طاقتور اور قد آور شخص تھا۔ کوئی بھی اس کے مقابلہ کے لئے تیار نہ تھا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے ایک ہی وار میں اس کا کام تمام کر دیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو جالوت کے لشکر پر فتح دی۔

حضرت داؤد علیہ السلام کے معجزات:

- اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو انتہائی خوبصورت اور ترنم والی آواز عطا فرمائی۔
- جب آپ علیہ السلام زبور مقدس کی تلاوت کرتے تو آپ کے ساتھ ساتھ پہاڑ اور پرندے بھی اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح بیان فرماتے۔

> اللہ تعالیٰ کے حکم سے انبیاء کرام علیہم السلام کے ہاتھوں کسی خلاف عادت کام کا ظاہر ہونا معجزہ کہلاتا ہے۔ جیسے، حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہا نرم ہو جاتا تھا۔

- اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام پر زبور مقدس کی تلاوت بہت آسان کر دی تھی۔ آپ علیہ السلام انتہائی مختصر وقت میں مکمل زبور کی تلاوت کر لیتے تھے۔

- اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کے ہاتھوں میں لوہا انتہائی نرم کر دیا تھا۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی زندگی سے ہمیں صبر، شکر، جرأت، بہادری، انصاف اور اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کھانے کا سبق ملتا ہے۔

مشق

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. حضرت داؤد علیہ السلام پر کتاب نازل ہوئی:

الف) تورات مقدس ب) زبور مقدس ج) انجیل مقدس د) صحیفہ

2. حضرت داؤد علیہ السلام نے مقابلہ کیا:

الف) جالوت کا ب) فرعون کا ج) نمرود کا د) ہامان کا

3. لوہے کا نرم ہونا معجزہ تھا:

الف) حضرت نوح علیہ السلام کا ب) حضرت ابراھیم علیہ السلام کا
ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا د) حضرت داؤد علیہ السلام کا

4. اللہ تعالیٰ نے نبوت کے ساتھ حکومت بھی عطا کی:

الف) حضرت زکریا علیہ السلام کو ب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو
ج) حضرت داؤد علیہ السلام کو د) حضرت اسماعیل علیہ السلام کو

5. حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ مل کر تسبیح کرتے:

الف) درخت ب) سمندر ج) پہاڑ د) دریا

(ب) سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. حضرت داؤد علیہ السلام کا مختصر تعارف تحریر کریں۔
2. جالوت کون تھا اور اس کا کیا انجام ہوا؟
3. معجزہ کسے کہتے ہیں؟
4. حضرت داؤد علیہ السلام کی زندگی میں ہمارے لیے کیا سبق ہے؟

(ج) تفصیلی جواب دیں۔

1. حضرت داؤد علیہ السلام کی سیرت اور معجزات بیان کریں۔

سرگرمی برائے طلبہ:

- حضرت داؤد علیہ السلام کی سیرت کے بارے میں کمرہ جماعت میں ہونے والے ذہنی آزمائش کے مقابلے میں حصہ لیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- حضرت داؤد علیہ السلام کے حالات، واقعات اور معجزات کے بارے میں طلبہ کے مابین ذہنی آزمائش کے مقابلہ کا اہتمام کریں۔

2. حضرت موسیٰ علیہ السلام

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ قرآن و سنت کی روشنی میں:

- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے حالات، واقعات اور معجزات سے آگاہ ہو سکیں۔
- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صفات سے متعلق جان کر انہیں اپنی عملی زندگی میں اپنا سکیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے عظیم نبی اور رسول تھے۔ آپ علیہ السلام مصر میں پیدا ہوئے۔ آپ علیہ السلام کے والد کا نام عمران تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو بنی اسرائیل کی طرف نبی بنا کر بھیجا۔ آپ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آسمانی کتاب تورات عطا کی۔

> موسیٰ علیہ السلام کا ایک لقب کلیم اللہ بھی ہے۔

جب موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو اس وقت مصر میں فرعون کی حکومت تھی۔ فرعون ایک ظالم بادشاہ تھا جس نے اپنے خدا ہونے کا دعویٰ کر رکھا تھا اور بنی اسرائیل کو اپنا غلام بنا رکھا تھا۔ اسے کسی نجومی نے بتایا کہ بنی اسرائیل میں ایک بچہ پیدا ہو گا جو تیری بادشاہت ختم کر دے گا۔ اس پر اس نے بنی اسرائیل میں پیدا ہونے والے ہر بچے کو قتل کرنے اور بچیوں کو زندہ چھوڑنے کا حکم دے دیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرعون کے اس ظلم کو یوں بیان کیا:

> موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوا کرتے تھے۔

يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ط (سورۃ البقرہ: 49)

ترجمہ: وہ تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے تھے اور تمہاری عورتوں (بیٹیوں) کو زندہ چھوڑتے۔

موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ علیہ السلام کو ایک صندوق میں بند کر کے دریا میں بہا دیا۔ یہ صندوق بہتا ہوا فرعون کے محل کے قریب سے گزرنے لگا۔ اچانک فرعون کی بیوی آسیہ کی صندوق پر نظر پڑی اور اس نے اپنے کارندوں کو صندوق لانے کا حکم دے دیا۔ جب صندوق کھولا گیا تو اس میں ایک انتہائی خوبصورت بچہ تھا۔ بچے کو دیکھتے ہی اللہ تعالیٰ نے ملکہ کے دل میں بچے کی محبت پیدا کر دی۔ ملکہ نے بچے کو خوشی خوشی اپنے پاس رکھنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس طرح موسیٰ علیہ السلام جوان ہونے تک فرعون کے محل میں رہے۔ آپ نے دیکھا کہ فرعون آپ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل پر بے حد ظلم کرتا تھا۔ اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام مصر سے مدین تشریف لے گئے۔ وہاں حضرت شعیب علیہ السلام کے گھر دس سال تک رہے۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی بیٹی کا نکاح آپ علیہ السلام سے کر دیا۔ جب آپ علیہ السلام مدین سے اپنی بیوی کے ساتھ واپس مصر آ رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے راستہ میں کوہِ طور پر آپ علیہ السلام کو نبوت عطا کی۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو دو معجزے عطا کیے۔ ایک معجزہ یہ تھا کہ جب آپ اپنی لاٹھی زمین پر ڈالتے تو وہ ایک بڑا سانپ بن

جاتا اور دوسرا معجزہ یہ تھا کہ جب آپ اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر نکالتے تو وہ روشن ہو جاتا۔

آپ علیہ السلام جب فرعون کے پاس پہنچے تو اسے حکم دیا کہ میری قوم بنی اسرائیل کو آزاد کرو اور ساتھ ہی معجزات بھی دکھائے لیکن فرعون نہ مانا اور اس نے آپ علیہ السلام سے دشمنی اور مخالفت کی انتہا کر دی۔ فرعون نے معجزات دیکھ کر آپ علیہ السلام پر جادوگر ہونے کا الزام لگا دیا۔ اس نے مقابلہ کے لیے تمام جادوگروں کو بلایا۔ جادوگروں نے اپنی لاٹھیاں اور رسیاں زمین پر ڈالیں تو وہ جادو کے اثر سے سانپ نظر آنے لگیں۔ اس کے بعد جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے **"عصا"** زمین پر ڈالا تو وہ ایک بہت بڑا سانپ بن کر جادوگروں کے سانپوں کو نگل گیا۔ اس پر جادوگر سمجھ گئے کہ ہمارا مقابلہ کسی جادوگر سے نہیں، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کے سچے نبی اور رسول ہیں۔ اس پر وہ تمام آپ علیہ السلام پر ایمان لے آئے۔

ایک دن موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے فلسطین جا رہے تھے، راستہ میں سمندر تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے سمندر میں لاٹھی ماری اور سمندر میں راستے بن گئے۔ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے ساتھ سمندر پار کر کے صحرائے سینا چلے گئے۔ ادھر فرعون بھی اپنے لشکر کے ساتھ آپ علیہ السلام کا پیچھا کر رہا تھا۔ جوں ہی وہ سمندر کے درمیان پہنچا اللہ تعالیٰ نے پانی کو آپس میں ملا دیا۔ اس طرح فرعون اپنے لشکر سمیت پانی میں غرق ہوا اور بنی اسرائیل کو اس کی غلامی سے نجات مل گئی۔

اللہ تعالیٰ نے صحرائے سینا میں موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم بنی اسرائیل کو بے شمار نعمتوں سے نوازا۔ بادل ان پر سایہ کرتے، کھانے کے لئے من و سلویٰ اتارا جاتا اور پینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے بارہ (12) چشمے جاری کر دیے۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام انتہائی بہادر، طاقت ور، وفا شعار اور وعدہ کی پاسداری کرنے والے نبی تھے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سیرت سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ ہم آزادی کی نعمت کی قدر کریں، مشکلات اور مصائب کا ڈٹ کر مقابلہ کریں۔ اللہ تعالیٰ پر توکل کریں اور اس کے دین پر ثابت قدم رہیں۔

﴿مشق﴾

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے:

الف) مصر میں　　ب) شام میں　　ج) عراق میں　　د) مکہ میں

2. موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی:

الف) تورات مقدس　　ب) زبور مقدس　　ج) انجیل مقدس　　د) قرآن مجید

3. موسیٰ علیہ السلام کے دور میں مصر کا بادشاہ تھا:

الف) ہامان　　ب) قارون　　ج) جالوت　　د) فرعون

4. موسیٰ علیہ السلام کا ایک لقب ہے:

الف) ذبیح اللہ　　ب) صفی اللہ　　ج) کلیم اللہ　　د) خلیل اللہ

5. "عصا" معجزہ ہے:

الف) حضرت ابراہیم علیہ السلام کا　　ب) حضرت یعقوب علیہ السلام کا

ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا　　د) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا

(ب) سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش پر ماں نے انہیں صندوق میں کیوں ڈال دیا؟
2. حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات تحریر کریں۔
3. موسیٰ علیہ السلام کو نبوت کہاں ملی؟
4. حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین میں کس کے پاس رہے؟
5. موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو مصر سے کیوں نکالنا چاہتے تھے؟

(ج) تفصیلی جواب دیں۔

1. حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے اہم واقعات بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- صحرائے سینا میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو جو نعمتیں عطا کیں ان کی ایک فہرست تیار کریں۔
- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سیرت اور واقعات کے بارے میں کمرہ جماعت میں ہونے والے ذہنی آزمائش کے مقابلہ میں حصہ لیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- طلبہ کے لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سیرت اور واقعات پر مشتمل ذہنی آزمائش کے مقابلہ کا اہتمام کریں۔

3. حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ قرآن وسنت کی روشنی میں:

- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت، حالاتِ زندگی اور معجزات کے بارے میں جان سکیں۔
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات اور صفات جان کر ان سے رہ نُمائی لے سکیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم نبی اور رسول تھے۔ آپ علیہ السلام ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے تقریباً 574 سال پہلے فلسطین کے علاقے ناصرہ میں پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجا اور آسمانی کتاب انجیل عطا کی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت مریم علیہا السلام تھا۔ ان کا گھرانہ انتہائی معزز اور دین دار تھا۔ حضرت مریم علیہا السلام نہایت نیک، پاک باز اور عبادت گزار خاتون تھیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پیدائش کے بعد اپنی والدہ کی گود میں باتیں کیں۔ قرآن مجید میں ہے:

قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ۗ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ۙ (سورۃ مریم: 30)

ترجمہ: وہ (عیسیٰ علیہ السلام) بول اٹھے بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات:

- اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو بغیر باپ کے اپنی قدرت سے پیدا فرمایا۔
- آپ علیہ السلام مٹی کا پرندہ بنا کر اس میں پھونک مارتے تو وہ اللہ کے حکم سے اڑنے لگتا۔
- آپ علیہ السلام پیدائشی اندھے اور کوڑھ کے مریضوں کو اللہ کے حکم سے شفایاب کرتے۔
- مُردوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ کر دیتے۔
- لوگ اپنے گھر سے جو کھا کر آتے یا گھر میں رکھا ہوتا آپ علیہ السلام اس کے بارے میں بھی خبر دیتے تھے۔

آپ علیہ السلام نے لوگوں کو ایک اللہ کی عبادت کا حکم دیا۔ انہیں سیدھے راستے کی طرف بلایا اور انہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنے کی تلقین کی۔ چند لوگ آپ علیہ السلام کی دعوت پر ایمان لے آئے، جو حواری کہلائے۔ رفتہ رفتہ آپ علیہ السلام کے ماننے والوں میں اضافہ ہونے لگا جس سے آپ علیہ السلام کے مخالفین آپ علیہ السلام کے سخت خلاف ہو گئے۔ انہوں نے آپ علیہ السلام کو جان سے مارنے کا منصوبہ تیار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے منصوبے کو ناکام بنایا اور آپ علیہ السلام کو اپنی قدرت سے زندہ آسمانوں پر اٹھا لیا۔ دوبارہ آپ علیہ السلام قیامت کے قریب اللہ تعالیٰ کے حکم سے دنیا میں

تشریف لائیں گے اور شرک اور بت پرستی کا خاتمہ کریں گے۔ دجال کو قتل کریں گے اور ہمارے پیارے نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی شریعت نافذ کریں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک لقب روح اللہ بھی ہے۔

آپ علیہ السلام انسانوں کو اللہ کی بندگی کی طرف بلانے والے، انتہائی عبادت گزار، اپنی والدہ سے حُسنِ سلوک رکھنے والے، غریب پرور، صبر و تحمل اور استقامت کا مظاہرہ کرنے والے تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہم دین کا کام پورے اخلاص سے کریں۔ مشکلات اور پریشانیوں میں صبر سے کام لیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر مکمل بھروسہ کریں اور یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی مدد نیک اور صالح لوگوں کے ساتھ ہوتی ہے۔

مشق

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آسمانی کتاب عطا کی:
   الف) تورات مقدس　ب) زبور مقدس　ج) انجیل مقدس　د) صحف
2. حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے:
   الف) عراق میں　ب) فلسطین میں　ج) مکہ میں　د) شام میں
3. مُردوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ کرنا معجزہ تھا:
   الف) حضرت ابراھیم علیہ السلام کا　ب) حضرت صالح علیہ السلام کا
   ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا　د) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا
4. حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کہلائے:
   الف) صحابی　ب) حواری　ج) معین　د) انصار
5. حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک لقب ہے:
   الف) صفی اللہ　ب) روح اللہ　ج) نجی اللہ　د) کلیم اللہ

(ب) سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تعارف بیان کریں۔
2. حضرت مریم علیھا السلام کا مختصر تعارف تحریر کریں۔

3. حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ماں کی گود میں کیا باتیں کیں؟

4. حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کو کس بات کی دعوت دی؟

5. حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

(ج) تفصیلی جواب دیں۔

1. حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات بیان کریں۔

سرگرمی برائے طلبہ:

- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات اور صفات پر مبنی چارٹ تیار کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- طلبہ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش، حالاتِ زندگی، رفعِ آسمانی، نزول اور دجال کے بارے میں مزید معلومات دیں۔
- طلبہ کے سامنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی اور معجزات کہانی کی صورت میں پیش کریں۔

4. خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالاتِ زندگی اور بطور خلیفہ خدمات سے آگاہ ہو سکیں۔
- خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی سے رہ نُمائی حاصل کر کے اپنی عملی زندگی میں اس کا اطلاق کر سکیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ راشد ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ مکرمہ میں قریش کے مشہور خاندان بنو عدی میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام خطاب اور والدہ کا نام حَنتمہ بنت ہاشم تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے عمر میں تقریباً تیرہ سال چھوٹے تھے۔

> کیا آپ جانتے ہیں!
> **"فاروق"** کا مطلب ہے حق و باطل میں فرق کرنے والا۔

ایک دفعہ اپنی بہن سے قرآن مجید کی تلاوت سنی تو زبان سے بے اختیار نکلا کہ یہ کسی انسان کا کلام نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں سے سیدھے نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں تشریف لے گئے اور اسلام قبول کر لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام قبول کرنے سے اسلام اور مسلمانوں کو قوت ملی۔ مسلمانوں نے ان کی قیادت میں خانہ کعبہ میں نماز ادا کی۔ اس موقع پر آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے انہیں **"فاروق"** کا لقب دیا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غیر معمولی صفات سے نوازا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذہین و فطین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک متقی، بہادر، جری اور بارعب انسان تھے۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے اس قدر محبت تھی کہ ہر وقت آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر جان قربان کرنے کے لیے تیار رہتے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار ان دس خوش نصیب ہستیوں میں ہوتا ہے جنھیں رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے دنیا میں جنتی ہونے کی بشارت دی۔

> نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:
> جس راستے سے عمر گزرتا ہے شیطان اس راستے کو چھوڑ دیتا ہے۔ (صحیح بخاری: 6085)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمات:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے خلیفہ بنے۔ تاریخ میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار ایک عادل حکمران کے طور پر ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عدل و انصاف اور خدمتِ خلق کی اعلیٰ مثالیں قائم کیں۔ انصاف کے لیے عدالتیں قائم کیں، امن و امان قائم کرنے اور برائی کے

خاتمہ کے لیے پولیس کا محکمہ قائم کیا۔ تعلیم کو عام کرنے کے لیے مدارس قائم کیے۔ رعایا کی خبر گیری کے لیے راتوں کو چکر لگایا کرتے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں امن و امان قائم تھا اور رعایا خوشحال تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے نکاح میں آئیں۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تقریباً 22 لاکھ مربع میل پر حکومت کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساڑھے دس سال خلیفہ رہے۔ ایک دن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نمازِ فجر کی امامت کرا رہے تھے کہ ایک غیر مسلم غلام ابولولو فیروز نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اچانک حملہ کر دیا، جس سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شدید زخمی ہو گئے۔ یکم محرم الحرام چوبیس (24) ہجری کو شہادت کے مرتبے پر فائز ہوئے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔ ہم ان کی دینی، سیاسی اور فلاحی خدمات سے سبق حاصل کر کے اپنی زندگیوں کو منور کر سکتے ہیں۔

مشق

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے خلیفہ ہیں:
   الف) پہلے ب) دوسرے ج) تیسرے د) چوتھے
2. حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک لقب ہے:
   الف) فاروق ب) صدیق ج) غنی د) اَمین
3. حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے خلیفہ رہے:
   الف) ساڑھے آٹھ سال ب) ساڑھے نو سال ج) ساڑھے دس سال د) ساڑھے گیارہ سال
4. حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ہوئی:
   الف) رجب میں ب) شعبان میں ج) شوال میں د) محرم میں
5. حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق قریش کے خاندان سے تھا:
   الف) بنو مخزوم ب) بنو امیہ ج) بنو عدی د) بنو نجار

(ب) سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ارشادِ مبارک کا ترجمہ تحریر کریں۔

2. حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوئی سی دو خوبیاں لکھیں۔

3. حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فاروق کا لقب کیوں ملا؟

4. حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

(ج) تفصیلی جواب دیں۔

1. حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دینی خدمات بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- کمرا جماعت میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں منعقدہ ذہنی آزمائش کے مقابلہ میں شرکت کریں۔
- حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمات پر مبنی ایک فہرست تیار کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- طلبہ کے لئے کمرا جماعت میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت اور خدمات سے متعلق ذہنی آزمائش کے مقابلہ کا انعقاد کریں۔

5. خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کے بعد تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات زندگی اور صفات جان سکیں۔
- خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لقب ذوالنورین سے واقف ہو سکیں۔
- خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمات اور سیرت سے رہنمائی حاصل کر کے اپنی عملی زندگی میں اس کا نمونہ پیش کر سکیں۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق مکہ مکرمہ میں قریش کے مشہور خاندان بنو امیہ سے تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام عفان اور والدہ کا نام اَرویٰ تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیشہ تجارت تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی دولت اسلام اور مسلمانوں کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ اس سخاوت کی وجہ سے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے انہیں غنی کے لقب سے نوازا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار ان دس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں ہوتا ہے جن کو نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے دنیا میں جنت کی بشارت دی۔

نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ تھیں۔ جب ان کا انتقال ہوا تو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی دوسری بیٹی ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا نکاح حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کر دیا۔ اسی لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ذوالنورین بھی کہا جاتا ہے۔

نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے جب اسلام کی دعوت کا آغاز کیا تو شروع میں ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دعوت قبول کر لی۔ اسلام لانے کے بعد تمام مشکلات اور تکالیف کو صبر و تحمل سے برداشت کیا اور اسلام پر ثابت قدم رہے۔ اسلام کی خاطر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک بار حبشہ اور دوسری بار مدینہ منورہ ہجرت کی۔ شرم و حیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نمایاں صفت تھی۔

> وحی لکھنے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین کاتبین وحی کہلائے۔

آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ایک موقع پر فرمایا: کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ (صحیح مسلم: 2401)

آپ رضی اللہ عنہ بچپن ہی سے لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ وحی لکھنے کا اعزاز بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہے۔

خدمات:

مدینہ منورہ میں مسلمانوں کو پینے کے لئے صاف پانی کی اشد ضرورت تھی، کیونکہ وہاں پر صرف ایک ہی کنواں تھا جو ایک یہودی کے قبضہ میں تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کنواں یہودی سے خرید کر وقف کر دیا۔

غزوہ تبوک کے موقع پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں ایک ہزار اونٹ، ایک سو گھوڑے اور ایک ہزار دینار پیش کیے۔ اسی موقع پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا، اگر آج کے بعد عثمان کوئی بھی نیکی نہ کرے تو اسے کوئی نقصان نہیں۔ اپنے دور خلافت میں مسجدِ حرام اور مسجدِ نبوی کی توسیع کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں مصر میں بحری جہاز بنانے والا پہلا کارخانہ قائم ہوا، جس کی وجہ سے مسلمان ایک زبردست طاقت بن گئے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو ایک قرأت پر جمع کیا اور قرآنِ مجید کا نسخہ تیار کرایا۔ اسی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ کو **"جامع القرآن"** بھی کہا جاتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں بہت سارے علاقے اسلامی سلطنت کا حصہ بنے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارہ سال تک مسلمانوں کے خلیفہ رہے۔ پینتیس (35) ہجری میں باغیوں نے دورانِ تلاوت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا۔ اس وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر بیاسی (82) برس تھی۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جام شہادت نوش فرمالیا لیکن مدینہ منورہ میں کسی طرح کی خون ریزی پسند نہ کی۔ اس سے ہمیں یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ ہم امت کے اتحاد و اتفاق اور امن کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کریں۔

﴿مشق﴾

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے خلیفہ ہیں:

الف) پہلے ب) دوسرے ج) تیسرے د) چوتھے

2. حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک لقب ہے:

الف) ذوالنّورین ب) فاروق ج) حیدر د) صدیق

3. حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ہزار اونٹ پیش کیے:

الف) غزوہ بدر میں ب) غزوہ احد میں ج) غزوہ تبوک میں د) غزوہ خندق میں

4. نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں اس لئے آپ کہلائے:

الف) غنی ب) جامع القرآن ج) ذوالنورین د) کاتب وحی

5. حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے خلیفہ رہے:

الف) آٹھ سال　　ب) دس سال　　ج) بارہ سال　　د) چودہ سال

(ب) سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔
2. عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چند خوبیاں تحریر کریں۔
3. حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غنی کا لقب کیوں ملا؟
4. حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو **"جامع القرآن"** کیوں کہا جاتا ہے؟
5. غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کس طرح مدد کی؟

(ج) تفصیلی جواب دیں۔

1. حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمات بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کے بارے میں منعقد ہونے والے ذہنی آزمائش کے مقابلہ میں حصہ لیں۔
- حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صفات اور خوبیوں پر مبنی فہرست تیار کریں اور اپنا جائزہ لیں کہ ان میں سے کون کون سی صفات آپ میں موجود ہیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- طلبہ کے لیے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی سے متعلق ذہنی آزمائش (کوئز) کا اہتمام کریں۔

6. خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پرورش، سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح، اولاد اور حالات زندگی سے متعلق جان سکیں۔
- خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صفات جان کر اپنی عملی زندگی میں انہیں اپنا سکیں۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام علی اور لقب حیدر، کنیت ابوالحسن اور ابو تراب تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق قریش کے مشہور قبیلہ بنی ہاشم سے تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچازاد بھائی تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پرورش نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے زیر سایہ ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش بعثت سے دس سال پہلے مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لوگوں میں شامل ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ قبولِ اسلام کے وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر دس سال تھی۔

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی پیاری بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا نکاح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے دو بیٹے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دو بیٹیاں زینب رضی اللہ تعالیٰ عنھا اور ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنھا عطا کیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار ان دس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین میں ہوتا ہے جنہیں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دنیا میں جنت کی بشارت دی تھی۔

> حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے تینوں خلفاء کے مشیر رہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیصلے اسلامی نظامِ عدالت کے لئے رہنما اصول ہیں۔

حالاتِ زندگی اور صفات:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پاکیزہ اَخلاق کے مالک تھے۔ زہد و تقویٰ، ایثار و قربانی، شجاعت و بہادری، امانت و دیانت اور سخاوت میں اپنی مثال آپ تھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار ان لوگوں میں ہوتا تھا جو لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ اس لئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار بھی کاتبین وحی میں ہوتا ہے۔ علم و فضل میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کمال حاصل تھا۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے کو اہمیت دیتے تھے۔ صلح حدیبیہ اور نجران کے عیسائیوں کا معاہدہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی نے لکھا تھا۔ شجاعت اور بہادری آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سب سے نمایاں صفت تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام غزوات میں حصہ لیا اور اسلام کے نامور دشمنوں کو نشانِ عبرت بنایا۔ غزوہ خندق کے موقع پر عَمۡرو بن عَبۡدِ وَد اور غزوہ خیبر کے موقع پر یہودیوں کے نامور سردار اور پہلوان "مَرۡحَبۡ" کو ایک ہی وار میں قتل کر

دیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاتح خیبر اور اَسد اللہ (اللہ کا شیر) بھی کہلاتے ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ منتخب ہوئے۔

> حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدتِ خلافت تقریباً چار سال نو ماہ تھی۔

سن 40 ہجری میں کوفہ کی ایک مسجد میں فجر کی نماز ادا کر رہے تھے کہ ایک باغی عبدالرحمن بن ملجم نے تلوار کا وار کرکے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شدید زخمی کر دیا۔ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے 21 رمضان المبارک کو شہادت کے مرتبے پر فائز ہو گئے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہم محنت اور شوق سے زیادہ سے زیادہ علم حاصل کریں اور جرأت و بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسلام کی سربلندی کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کریں۔

﴿مشق﴾

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے خلیفہ تھے:

الف) پہلے　　ب) دوسرے　　ج) تیسرے　　د) چوتھے

2. قبولِ اسلام کے وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر تھی:

الف) آٹھ سال　　ب) دس سال　　ج) بارہ سال　　د) چودہ سال

3. **"فاتح خیبر"** لقب ہے:

الف) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا　　ب) حضرت عبیدہ ابن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

ج) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا　　د) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

4. حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رشتہ میں نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے تھے:

الف) ماموں زاد　　ب) چچازاد　　ج) خالہ زاد　　د) پھوپھی زاد

5. حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوئی:

الف) تیس (30) ہجری میں　　ب) پینتیس (35) ہجری میں

ج) چالیس (40) ہجری میں　　د) بیالیس (42) ہجری میں

(ب) سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔
2. حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شجاعت کا ایک واقعہ بیان کریں۔

3. حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "اَسد اللہ" کیوں کہا جاتا ہے؟
4. حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدتِ خلافت کتنی تھی؟

(ج) تفصیلی جواب دیں۔

1. حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات زندگی بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت، کردار اور خدمات سے متعلق ذہنی آزمائش کے مقابلہ میں حصہ لیں۔
- حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صفات پر مبنی ایک فہرست تیار کریں اور اپنا جائزہ لیں کہ آپ کے اندر ان میں سے کون کون سی صفات پائی جاتی ہیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- طلبہ کے لیے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت و کردار اور خدمات پر مبنی ذہنی آزمائش کے مقابلہ کا اہتمام کریں۔

باب ہفتم: اِسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے

(الف) صفائی اور پانی کی ضرورت واہمیت

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ قرآن وسنت کی روشنی میں:

- صفائی اور پانی کی ضرورت واہمیت اور اپنے ماحول میں صفائی کے مسائل سے آگاہ ہو سکیں۔
- صفائی کے فوائد واثرات سے آگاہ ہو کر ماحول کو صاف رکھنے میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔
- پانی کی اہمیت، استعمال اور عصر حاضر میں پانی کے مسائل کے متعلق آگاہی حاصل کر سکیں۔
- پانی کے ضیاع کے نقصانات جان کر روزمرہ زندگی میں پانی کا درست استعمال کر سکیں۔

صفائی کی ضرورت اور اہمیت:

اسلام میں صفائی اور پاکیزگی کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اسلام اپنے ماننے والوں کو پاک اور صاف رہنے کا حکم دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝ (سورۃ البقرۃ:222)

ترجمہ: بے شک اللہ بہت توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے اور وہ خوب پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔

ہمارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ صفائی اور پاکیزگی کا بہت خیال رکھتے تھے۔ اپنے لباس، گھر اور ماحول کو صاف ستھرا رکھتے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی لباس پاک رکھنے کا حکم دیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ (سورۃ المدثّر:4)

ترجمہ: اور اپنے کپڑوں کو (حسبِ سابق) پاک رکھیں۔

نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ (صحیح مسلم:223)

ترجمہ: پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے۔

> فرمان نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ
> ”لعنت کا سبب بننے والے تین کاموں سے بچو! لوگوں کے آنے جانے کی جگہوں پر، سائے میں اور عام راستوں میں قضائے حاجت کرنے سے (پرہیز کرو)“ (سنن ابی داؤد:26)

نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مسجد میں تھوکنے، اور بدبودار چیزیں کھا کر آنے سے منع

فرمایا۔ راستوں میں گندگی پھیلانے سے منع فرمایا اور تکلیف دہ چیز ہٹانے کا حکم دیا۔ نماز سے پہلے وضو، جمعہ و عیدین میں غسل کا حکم صفائی اور پاکیزگی کا اہتمام کرنے کی طرف اشارہ ہے۔ ہمیں چاہیے اپنے جسم، لباس اور ماحول کو صاف ستھرا رکھیں۔ صفائی اور پاکیزگی سے روح اور جسم تروتازہ رہتے ہیں۔ سستی، کاہلی دور ہو جاتی ہے اور انسان کئی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ صحت مند زندگی گزارنا ممکن ہوتا ہے۔ صاف ستھرا رہنے والے شخص کو ہر کوئی پسند کرتا ہے۔

پانی کی ضرورت اور اہمیت:

صفائی اور پاکیزگی کے علاوہ کئی کاموں کے لیے پانی کی ضرورت پڑتی ہے۔ پانی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ پانی ہر جاندار کی ضرورت ہے۔ پانی کے بغیر زندہ رہنا ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بارش کی صورت میں پانی عطا کیا اور سمندروں اور کنوؤں میں ذخیرہ کر کے اس ضرورت کو پورا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ (سورۃ الحجر:22)

ترجمہ: پھر ہم آسمان سے پانی نازل فرماتے ہیں اور ہم ہی تمھیں وہ (پانی) پلاتے ہیں اور تم اس کا ذخیرہ کرنے والے نہیں۔

عصر حاضر میں دنیا کو پانی کے مسائل کا سامنا ہے۔ دنیا کی ساری آبادی کو پینے کے لیے صاف پانی میسر نہیں ہے۔ اس لیے پانی کا ضیاع انتہائی ناپسندیدہ فعل ہے۔ ہمارے نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ضرورت کے مطابق پانی استعمال کرتے تھے۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے پانی کو آلودہ اور ضائع کرنے سے منع فرمایا اور ضرورت کے مطابق پانی استعمال کرنے کا حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ہر چیز میں اسراف سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ (سورۃ الاعراف:31)

ترجمہ: اور حد سے نہ بڑھو بے شک (وہ اللہ) حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

ایک دفعہ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو میں پانی کا اسراف کرتے دیکھا تو ان سے فرمایا:

یہ کیا اسراف ہے؟ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: کیا وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے؟ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جی ہاں، اگرچہ تم بہتی نہر پر ہی ہو۔ (سنن ابن ماجہ:425)

> فرمان نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ
> "تم میں سے کوئی آدمی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے پھر اس سے وضو کرے۔"
> (جامع ترمذی:68)

پانی کو آلودگی اور گندگی سے بچانا یہ بھی بہت بڑا مسئلہ ہے۔ پانی کو آلودگی سے بچانے کے لیے اس میں کوڑا کرکٹ اور گندگی پھینکنے سے بچنا چاہیے۔ پانی کی آلودگی سے بے شمار بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ جس سے پورا معاشرہ متاثر ہوتا ہے۔

ہمیں چاہیے کہ نبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات کے مطابق صفائی اور پاکیزگی کا خیال رکھیں۔ اپنا جسم، لباس اور ماحول صاف ستھرا رکھیں۔ پانی ضائع نہ کریں اور ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔ پانی کو صاف رکھنے کا اہتمام کریں اور اسے آلودہ ہونے سے بچائیں۔

﴿مشق﴾

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. حدیث کی رو سے صفائی حصہ ہے:

الف) ایمان کا　　ب) روزے کا　　ج) جہاد کا　　د) زکوٰۃ کا

2. نبی کریم صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے بدبودار چیزیں کھا کر آنے سے منع کیا:

الف) گھر میں　　ب) مسجد میں　　ج) سکول میں　　د) دوکان میں

3. سورۃ البقرہ کی آیت کریمہ کی رو سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں:

الف) نماز پڑھنے والوں سے　　ب) جہاد کرنے والوں سے

ج) زکوٰۃ دینے والوں سے　　د) پاک صاف رہنے والوں سے

4. وَ ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ کا ترجمہ ہے:

الف) اپنے جسم کو پاک رکھیں　　ب) اپنے گھر کو پاک رکھیں

ج) اپنے کپڑوں کو پاک رکھیں　　د) اپنے ماحول کو پاک رکھیں

(ب) سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. صفائی کے بارے میں ایک حدیث مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔
2. صفائی کے چند فوائد لکھیں۔
3. وضو اور غسل میں پانی کیسے استعمال کرنا چاہیے؟
4. پانی کو آلودہ کرنے کی ممانعت کے حوالہ سے حدیث مبارکہ بیان کریں۔
5. پانی کے ضیاع کے متعلق نبی کریم صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کیا فرمایا؟

(ج) تفصیلی جواب دیں۔

1. قرآن و حدیث کی روشنی میں صفائی و پاکیزگی کی اہمیت بیان کریں۔
2. اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کے لیے ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں؟

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- اساتذہ اور والدین کی مدد سے صفائی کا خیال نہ رکھنے کے نقصانات پر مبنی ایک چارٹ بنائیں۔
- آپ کن مواقع پر صفائی کا خیال رکھتے ہیں، فہرست بنائیں اور آپس میں مذاکرہ کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- سکول میں ہفتہ وار صفائی مہم کا اہتمام کریں اور طلبہ کے مابین لباس، جسم، کمرا جماعت کی صفائی کا مقابلہ کرائیں۔
- طلبہ کو سیرت طیبہ سے صفائی کی اہمیت اور اقدامات سے آگاہ کریں۔
- پانی کے ضیاع کے نقصانات کے حوالے سے پوسٹر بنا کر آگاہی مہم کا آغاز کیا جائے۔

(ب) حادثات سے بچنے کی تدابیر

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ قرآن و سنت کی روشنی میں:

- انسانی جان و مال اور عزت کی حفاظت کی ضرورت و اہمیت کو جان سکیں۔
- ناگہانی صورت میں اپنے تحفظ کی تدبیر سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- ٹریفک قوانین کی پابندی اور تجاوزات سے اجتناب کرتے ہوئے حادثات کی صورت میں اسلامی تعلیمات کے مطابق اپنا کردار ادا کر سکیں۔

اسلام انسان کی جان، مال، عزت و آبرو کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو زندگی دی ہے یہ اس کی امانت ہے۔ اس لیے ہم پر اپنی اور دوسروں کی جان و مال کی حفاظت لازم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: جس نے کسی جان کو بغیر کسی جان (کے بدلے) یا زمین میں بغیر فساد مچانے کے قتل کیا تو گویا اس نے تمام اِنسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے کسی ایک جان کو بچالیا تو گویا اس نے تمام اِنسانوں کو بچالیا۔ (سورۃ المائدہ: 32)

نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے انسانی جان کی حفاظت و حرمت کے متعلق فرمایا:

"ہر مسلمان کا خون، مال اور عزت و آبرو دوسرے مسلمان پر حرام ہے"۔ (سنن ابن ماجہ: 3933)

زندگی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اس کی حفاظت کرنا فرض ہے۔ اسلام کی تعلیمات یہی ہیں کہ اپنے آپ کو اور دوسروں کو مصائب اور تکالیف سے بچانے کی پوری کوشش کی جائے۔

> فرمان نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ:
>
> "لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ"
>
> نہ نقصان دینا ہے اور نہ نقصان اٹھانا
>
> (سنن ابن ماجہ: 2341)

اسلام ہر اس کام سے منع کرتا ہے جس سے دوسروں کو تکلیف پہنچے اور انسانی زندگی کو خطرہ لاحق ہو۔ اس لیے تیز رفتاری سے گاڑی چلانا، گاڑی غلط جگہ پر کھڑی کرنا اور ٹریفک قوانین کا خیال نہ کرنا، اپنے آپ اور دوسروں کو تکلیف دینے کا باعث ہونے کی وجہ سے ممنوع ہیں۔ نشہ آور چیزوں کو بھی اسی وجہ حرام قرار دیا گیا ہے۔ جان، مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کرتے ہوئے مارے جانے والے کو اسلام میں شہید قرار دیا گیا ہے۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ناگہانی آفات اور حوادثات کی صورت میں انسانی جان کے تحفظ کی ترغیب دی۔ حدیث مبارکہ ہے:

"جب تم کسی علاقے میں وبا (طاعون) کے بارے میں سنو تو اس میں نہ جاؤ اور اگر کسی علاقے میں طاعون پھیل جائے اور تم اس میں ہو تو اس سے نہ نکلو۔ (صحیح مسلم: 2219)

مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمیں چاہیے کہ اپنی زندگی کی حفاظت کریں اور دوسروں کو نقصان نہ پہنچائیں۔ حادثات

سے بچنے کے لیے ان تدابیر پر عمل کریں۔

- صحت کے لیے مضر اشیاء سے اجتناب کریں۔
- سڑک پار کرتے ہوئے جلد بازی نہ کریں۔
- گاڑی چلاتے ہوئے تیز رفتاری سے اجتناب کریں اور ٹریفک کے قوانین کی پابندی کریں۔
- حادثہ کی صورت میں ابتدائی طبی امداد اور پھر ڈاکٹر سے رجوع کریں۔
- راستوں اور سڑکوں کو تجاوزات وغیرہ سے تنگ نہ کریں۔
- وبا کی صورت میں ماہرینِ صحت (اطباء) کی ہدایات پر عمل کریں۔
- بارش کے موسم میں برقی آلات اور بجلی کے کھمبوں سے دور رہیں۔
- سخت سردی اور گرمی کی صورت میں احتیاطی تدابیر اختیار کریں۔
- گیس کے آلات (ہیٹر، چولھے) وغیرہ کھلے نہ چھوڑیں۔

حادثات اور ناگہانی آفات کے وقت حکومت کے تمام ادارے لوگوں کی جان و مال بچانے اور امداد میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ ایسے وقت میں ہمیں چاہیے ان کے ساتھ بھرپور تعاون کریں، نافذ کردہ قوانین پر عمل کریں۔ صبر سے کام لیں اور پرسکون رہیں اور دوسروں کو بھی تسلی دیں۔ متاثرین کو فوراً ابتدائی طبی امداد فراہم کریں۔ انھیں محفوظ مقامات تک منتقل کرنے اور اشیائے خوردونوش پہنچانے کے انتظامات کریں۔

فرمانِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہے:
"جو شخص اپنے بھائی کی عزت کا دفاع اس کی غیر موجودگی میں کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے چہرے سے آگ کو ہٹا دے گا۔ (جامع ترمذی: 1931)

مشق

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. اسلام میں جان و مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارے جانے والا شخص ہے:

الف) بہادر　　ب) شہید　　ج) محسن　　د) غازی

2. آیت کی رُو سے ایک انسانی جان بچانا، گویا بچانا ہے:

الف) دس انسانوں کو　　ب) سو انسانوں کو　　ج) ہزار انسانوں کو　　د) تمام انسانوں کو

3. حدیث میں وبا والی جگہ کے مکینوں کو حکم ہے:

الف) بھاگنے کا　　ب) وہیں ٹھہرنے کا　　ج) سفر کرنے کا　　د) روپوش ہونے کا

4. ہر ایسا کام جس سے انسانی زندگی کو تکلیف یا خطرہ لاحق ہو:

الف) پسندیدہ ہے　　ب) جائز ہے　　ج) منع ہے　　د) بُرا ہے

(ب) سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. اسلام نے نشہ آور چیزوں کے بارے میں کیا حکم دیا ہے؟
2. وبا پھیلنے کی صورت میں اسلام ہمیں کیا ہدایات دیتا ہے؟
3. مسلمان بھائی کی عزت و آبرو کی حفاظت سے متعلق ایک حدیث مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔
4. مسلمان ہونے کی حیثیت سے انسانی جان کے تحفظ کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟
5. حادثات اور ناگہانی آفات کی صورت میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

(ج) تفصیلی جواب دیں۔

1. انسانی جان و مال اور عزت کی حفاظت کی ضرورت و اہمیت بیان کریں۔
2. حادثات اور ناگہانی آفات سے بچاؤ کی تدابیر تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- ابتدائی طبی امداد اور حادثات سے بچنے کی تدابیر پر ایک خاکہ تیار کریں اور کمرہ جماعت میں پیش کریں۔
- حادثات سے بچاؤ کے لیے احتیاطی تدابیر کی فہرست بنائیں اور آپس میں مذاکرہ کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- طلبہ کو انسانی جان و مال کی عزت و حرمت کا مفہوم سادہ اور آسان الفاظ میں سمجھائیں۔
- طلبہ کو ٹریفک قوانین کی پابندی کے فوائد اور تجاوزات کے خاتمے کی اہمیت سے آگاہ کریں۔
- حادثات کی صورت میں احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کے حوالہ سے طلبہ کے مابین مذاکرہ کرائیں۔

(ج) درختوں اور پودوں کی اہمیت

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ قرآن و سنت کی روشنی میں:

- پودوں اور درختوں کی اہمیت، حفاظت اور فوائد سمجھ سکیں
- ماحولیاتی تبدیلی میں پودوں اور درختوں کی حفاظت کے حوالے سے اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اپنا کردار ادا کر سکیں۔

انسانی زندگی کے لیے پودے اور درخت بہت ضروری ہیں۔ درخت اور پودے بھی اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝ (سورۃ لقمان:10)

ترجمہ: پھر ہم نے اس (زمین) سے ہر قسم کی عمدہ چیزیں اگائیں۔

پودے اور درخت تمام انسانوں اور جانوروں کے لیے انتہائی مفید ہیں۔ یہ ہوا میں موجود آلودگی اپنے اندر جذب کر کے اسے صاف شفاف بناتے ہیں۔ درجہ حرارت میں کمی لا کر ماحول کو خوشگوار بناتے ہیں۔ انسان اور جانور اپنی غذائی ضروریات بھی ان سے پوری کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

هُوَالَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ۝ (سورۃ النحل:10)

ترجمہ: وہی (اللہ) ہے جس نے آسمان سے پانی نازل فرمایا تمہارے لیے اس میں کچھ پینے کے لیے ہے اور اسی سے درخت (اگتے ہیں) جن میں تم (جانور) چراتے ہو۔

درختوں پر پرندے اپنے گھونسلے بناتے ہیں۔ نباتات سے کئی قسم کی ادویات بھی بنائی جاتی ہیں جن سے انسان کئی مہلک بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ درختوں کی لکڑی سے مکانات، گھر کا سامان بنانے کے علاوہ اور حرارت و روشنی بھی حاصل کی جاتی ہے۔ شدید گرمی میں چھاؤں اور شدید سردی میں حرارت و روشنی بصورت آگ ان درختوں سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ زندگی انہی درختوں کے وجود کے ساتھ قائم ہے۔ اگر درخت اور پودے ناپید ہو جائیں تو زندگی کا وجود بھی ختم ہو جائے۔ یہی وجہ ہے اسلام نے درخت لگانا بہترین خدمت اور صدقہ جاریہ قرار دیا ہے۔ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"جو مسلمان درخت لگائے یا کھیتی میں بیج بوئے، پھر اس میں سے کوئی پرندہ، انسان یا چوپایہ کھائے تو وہ اس کی طرف

سے صدقہ شمار ہوگا"۔ (صحیح بخاری:2320)

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے ہاتھ مبارک سے کھجور کے پودے لگائے، اور شجر کاری کی ترغیب دی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"اگر تم میں سے کسی کے ہاتھ میں پودا ہو اور قیامت آجائے، اور اگر پودا لگا سکتا ہو تو ضرور اسے لگائے۔"

(مسند احمد:12777)

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بنجر زمین کو کاشت کرنے کی ترغیب دی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی شجر کاری کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شجر کاری نیکی اور ثواب کا کام ہے۔ اس میں دین و دنیا کے کئی فوائد ہیں۔ اس وقت ہمارا بڑا مسئلہ ماحولیاتی آلودگی ہے۔ جس کی وجہ سے زمینی درجہ حرارت تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ زیادہ سے زیادہ درخت لگا کر ہم ماحولیاتی آلودگی کم کر سکتے ہیں۔ زمینی درجہ حرارت اعتدال پر لا سکتے ہیں۔ موسمیاتی تبدیلیوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

ہمیں چاہیے کہ ماحول کو آلودگی سے بچانے کے لیے زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں۔ ان کی حفاظت کریں۔ یہ ہمارا قومی اور دینی فریضہ ہے۔

مشق

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. درجہ حرارت کم کرنے کا ذریعہ ہیں:

الف) درخت　ب) جانور　ج) پرندے　د) حشرات

2. حدیث کی رو سے صدقہ قرار دیا:

الف) صفائی کرنے کو　ب) کھانا کھانے کو　ج) درخت لگانے کو　د) مویشی پالنے کو

3. اس وقت دنیا کا بڑا مسئلہ ہے:

الف) بجلی کا　ب) ٹریفک کا　ج) گیس کا　د) ماحولیاتی آلودگی کا

4. ہم آلودگی کو کم کر سکتے ہیں:

الف) درخت لگا کر　ب) جانور پال کر　ج) عمارتیں بنا کر　د) فیکٹریاں لگا کر

(ب) سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. درخت لگانے کے کوئی سے تین فوائد لکھیں۔
2. شجرکاری سے کیا مراد ہے؟
3. درختوں کے بے جا کٹاؤ کے تین نقصانات لکھیں۔
4. شجرکاری سے متعلق ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں۔
5. آلودگی کم کرنے لیے تین تجاویز دیں۔

(ج) تفصیلی جواب دیں۔

1. پودوں اور درختوں کی اہمیت بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- شجرکاری مہم میں حصہ لیں۔
- درختوں کے فوائد کی فہرست بنائیں اور ساتھیوں کے ساتھ مذاکرہ کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- طلبہ کو درختوں کی اہمیت اور فوائد سے آگاہ کریں۔
- درختوں کے بے جا کٹاؤ اور نئے درخت نہ لگانے کے نقصانات سے طلبہ کو آگاہ کریں۔

قومی ترانہ

پاک سَرزَمِین شَاد بَاد　　کِشوَرِ حَسِین شَاد بَاد
تُو نِشَانِ عَزمِ عَالی شَان　　اَرضِ پَاکِستَان
مَرکَزِ یَقِین شَاد بَاد

پاک سَرزَمِین کا نِظَام　　قُوّتِ اُخُوّتِ عَوام
قَوم، مُلک، سَلطَنَت　　پَائِندَہ تَابِندَہ بَاد
شَاد بَاد مَنزِلِ مُرَاد

پَرچَمِ سِتَارَہ و ہِلَال　　رَہبَرِ تَرَقّی و کمَال
تَرجمانِ مَاضی، شَانِ حَال　　جَانِ اِستِقبَال
سَایۂ خُدائے ذُوالجَلال